٩٧٧

باسمه تعالی

فهرستبرگه منابع چاپ سنگی - اداره مخطوطات

شماره ثبت: ٧٣٧٦

رده‌بندی دیویی: ١٨٩٣ م ٢٤٨ ک ٢٩٧/٨٩٢ مرجع ☐

سرشناسه: کاکوری، تراب‌علی بن محمد کاظم

عنوان قراردادی:

عنوان: مقالات صوفیه

شرح پدیدآور:

کاتب: تاریخ کتابت:

محل نشر: لکهنو ناشر: مطبع منشی نول کشور تاریخ نشر: ١٨٩٣ م

صفحه شمار: ٢٣٢، ۴ ص مصور☐ درسی☐ گراور یا افست☐

زبان: فارسی ابعاد: ٢٥ x ١٧ نوع خط: نستعلیق

روش تهیه: وقفی☑ اهدایی☐ خریداری☐ ارسالی☐

واقف: سید کاظم عصار تاریخ ثبت: بهمن ١٣٥۴

یادداشتها:

موضوع(ها): ١. عارفان - سرگذشتنامه. ٢. عرفان ٣. تصوف

شناسه(های) افزوده: الف. عصار، کاظم، واقف. ب. عنوان.

فهرستنگار: اسدزاده. تاریخ فهرستنگاری: شهریور ٨٨

کتابخانه مرکزی آستان قدس

بعون صانع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان

لب تشنگان آب وصال ربانی و دل سوختگان آتش عشق یزدانی را
مژده باد که در ینولا تذکرهٔ مردان خدا و برگزیدگان بارگاه کبریا معدن حالات سینه اعنی

مقالات صوفیه

که ابتدای تالیفش از فتوحات تذکرة الاولیا و نفحات و رشحات حضرت شاه محمد کاظم قلندر
علوی فرموده بودند و بعد وفات شان حضرت شاه تراب علی صاحب کاکوروی خلف آنجناب تمام رسانیده‌اند

در مطبع نامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ بحلیهٔ طبع پوشید

(راجه) رام کمار پریس بکڈپو

معہ صنائع مکین و مکان فضل و ملحق جلال از زمانہ

لب تشنگان آب وصال ربانی و دل سوختگان آتش عشق یزدانی را
مژدہ باد کہ این مقالات تذکرہ مردان خدا و برگزیدگان بارگاہ کبریا معدن حالات سینۂ اعمی

مقالات صوفیہ

کہ ابتدای تالیفش از منتخبات تذکرۃ الاولیا و نفحات و رشحات حضرت شاہ محمد کاظم قلندر
علوی فرمودند و بعد وفات شان حضرت شاہ تراب علی صاحب کاکوروی خلف آنجناب بتکملہ رسانیدند

در مطبع نامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ بجلیۂ طبع پوشید

اطلاع – اس مطبع مین ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہی جسکی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہی جسکے معائنہ و ملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہین قیمت بھی ارزان ہی اس کتاب کے ٹیٹل پیج کے تین صفحے جو سادے ہین اُنمین بعض کتب حالات انبیا و اولیا و تصوف وغیرہ کی درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہی اُس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدردانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو

تواریخ فارسی مختص بحالات انبیا و اولیا وغیرہ اہل السنۃ

سفینۂ رحمانی – از حافظ عبد الرحمن صاحب

سیر الاقطاب – تذکرہ اولیا از شاہ لہدیہ چشتی –

گنجینۂ سروری – حالات اولیا مع مصرع تاریخ ولادت و وفات از مفتی غلام سرور لاہوری

وقائع شاہ معین الدین چشتی – از منشی بابو لال

خزینۃ الاصفیا – حالات انبیا و اولیا

روضۃ الصفا – کامل سات جلد یکجائی از محمد جاوید شاہ –

شواہد النبوۃ – از ملا عبد الرحمن جامی – احوال حضرت پیغمبر صلعم و آل و اصحاب –

معارج النبوۃ – احوال نبوۃ مستند معروف از ملا معین الدین کاشفی –

مدارج النبوۃ – از مولانا عبد الحق دہلوی نہایت نفیس کتاب دو جلدین –

جلد (اول) احوال رسالت –

جلد (دوم) ابتدائے تولد تا آخر –

تحریر الشہادتین – شرح سر الشہادتین از مولانا سلامت اللہ –

جامع طیبی – از شاہ طیب نعمت اللہی حالات ختم نبوت بشرح تمام –

مجالس العشاق – از میر سلطان حسین نبیرہ سلطان تیمور

روضۃ الشہداء – احوال شہدائے کربلا از ملا حسین واعظ کاشفی –

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد خدائی کہ از نوع بشر انبیا را برگزید و اولیا را مستطیع ایشان گردانید و بعد
از نعت رسولی کہ بکمال محبوبیت بدرجۂ خاتم النبوتی رسید و در دنیا و عقبی ہادی مضلان
و شفیع عاصیان گردید میگوید فقیر ہیچ بندۂ درگاہ باسطی تراب علی ولد حضرت
قدوۃ العارفین والکاملین زبدۃ المحققین والموحدین کالشیخ الاکبر الملقب بالغیب
بصاحب السر شاہ محمد کاظم قلندر العلوی قدس اللہ سرہ الانور کہ این
مختصریست مشتمل بر اقوال بزرگان دین و کلام اولیای پیشین مستنبط از کتاب
تذکرۃ الاولیا و نفحات و رشحات وغیرہ کہ اکثر از ان در ابتداے حال حضرت
قبلہ گاہی و کعبہ کماہی موصوف از تذکرۃ الاولیا برای تعلیم مریدان و تلقین طالبان
برچیدہ بودند چنانچہ از اول کتاب تا آخر قول منصور حلاج بعینہ و تمامہ ہمانست و
از قول ابو الحسن خرقانی تا آخر کتاب اخراج کردۂ این خاکپای درویشانست کہ بعد
وفات حضرت والدی مرحوم اتفاق افتاد و بمقالات الصوفیہ نام نہاد امید از

خوانندگان

خوانندگان و فائدہ یابندگان آنست کہ اول جناب حضرت صاحب قدس
سرہ بفاتحہ یاد آرند بعدہ بنام فقیر دست دعا بردارند تا فیضیاب و داخل ثواب شوند

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ

اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ مالک دینار رحمۃ اللہ علیہ
محمد واسع رحمۃ اللہ علیہ حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ ابو حازم مکی رحمۃ اللہ علیہ
عتبہ بن الغلام رحمۃ اللہ علیہ رابعہ بصری رحمۃ اللہ علیہا فضیل بن عیاض
رحمۃ اللہ علیہ ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ علیہ بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ ذو النون مصری
رحمۃ اللہ علیہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ شقیق بلخی
رحمۃ اللہ علیہ احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ داود طائی رحمۃ اللہ علیہ حارث محاسبی رحمۃ
اللہ علیہ ابو سلیمان دارانی رحمۃ اللہ علیہ حاتم اصم رحمۃ اللہ علیہ عبد اللہ تستری رحمۃ
اللہ علیہ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ فتح موصلی رحمۃ اللہ علیہ
احمد خوارزمی رحمۃ اللہ علیہ احمد خضرویہ رحمۃ اللہ علیہ ابو تراب نخشبی رحمۃ اللہ علیہ
یحیی معاذ رازی رحمۃ اللہ علیہ شاہ شجاع کرمانی رحمۃ اللہ علیہ یوسف ابن الحسین
رحمۃ اللہ علیہ ابو حفص حداد رحمۃ اللہ علیہ حمدون قصار رحمۃ اللہ علیہ منصور عمار رحمۃ
اللہ علیہ احمد عاصم انطاکی رحمۃ اللہ علیہ عبد الرحمن حسین رحمۃ اللہ علیہ جنید بغدادی
رحمۃ اللہ علیہ عمرو بن عثمان مکی رحمۃ اللہ علیہ ابو سعید خراز رحمۃ اللہ علیہ ابو الحسن نوری
رحمۃ اللہ علیہ ابو عثمان حیری رحمۃ اللہ علیہ ابو محمد رویم رحمۃ اللہ علیہ خواجہ ابن عطار
رحمۃ اللہ علیہ عبد اللہ بن الجلا رحمۃ اللہ علیہ ابراہیم بن داود رقی رحمۃ اللہ علیہ
یوسف اسباط رحمۃ اللہ علیہ ابو یعقوب نہرجوری رحمۃ اللہ علیہ سمنون محب رحمۃ اللہ علیہ

ابو محمد مرتعش رحمۃ اللہ علیہ ابو عبد اللہ محمد بن الفضیل رحمۃ اللہ علیہ ابو الحسین
بوشنگی رحمۃ اللہ علیہ محمد بن علی حکیم ترمذی رحمۃ اللہ علیہ خواجہ ابوبکر وراق رحمۃ
اللہ علیہ عبد اللہ منازل رحمۃ اللہ علیہ ابو علی سہل اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ ابو الخیر
نساج رحمۃ اللہ علیہ ابو الخیر اقطع رحمۃ اللہ علیہ ابو حمزہ خراسانی رحمۃ اللہ علیہ
احمد بن مسروق رحمۃ اللہ علیہ عبد اللہ بروعی رحمۃ اللہ علیہ عبد اللہ مغربی رحمۃ اللہ
علیہ ابو علی جرجانی رحمۃ اللہ علیہ ابوبکر کتانی رحمۃ اللہ علیہ عبد اللہ خفیف رحمۃ
اللہ علیہ خواجہ ابو محمد حریری رحمۃ اللہ علیہ حسین منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ خواجہ
عبد اللہ مبارک رحمۃ اللہ علیہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ محمد سماک رحمۃ اللہ علیہ
ابو الحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ ابو سعید ابو الخیر رحمۃ اللہ علیہ ابراہیم خواص رحمۃ
اللہ علیہ ابراہیم شیبانی رحمۃ اللہ علیہ ابوبکر طمستانی رحمۃ اللہ علیہ ابو حمزہ بغدادی
رحمۃ اللہ علیہ ابو عمر نجیب رحمۃ اللہ علیہ خواجہ ممشاد دینوری رحمۃ اللہ علیہ ابو الحسن
الصباغ رحمۃ اللہ علیہ ابوبکر واسطی رحمۃ اللہ علیہ ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ
ابو علی ثقفی رحمۃ اللہ علیہ ابو جعفر خالدی رحمۃ اللہ علیہ ابو علی رودباری رحمۃ اللہ
علیہ ابو الحسن حصیری رحمۃ اللہ علیہ خواجہ اسحق کازرونی رحمۃ اللہ علیہ خواجہ ابو عثمان
یساری رحمۃ اللہ ابو عثمان مغربی رحمۃ اللہ علیہ ابو القاسم نصیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ
ابو العباس نہاوندی رحمۃ اللہ علیہ ابو نصر سراج رحمۃ اللہ علیہ ابو القاسم
قصار رحمۃ اللہ علیہ ابو الفضل حسن رحمۃ اللہ علیہ ابو علی دقاق رحمۃ اللہ علیہ
ابو عبد اللہ المصری رحمۃ اللہ علیہ ابو محمد الاسی رحمۃ اللہ علیہ ابو القاسم معری
رحمۃ اللہ علیہ ابو الحسین شروانی ضعر رحمۃ اللہ علیہ ابو عبد اللہ مختار ہروی رحمۃ اللہ علیہ

ابوبکر بن عبد اللہ الطوسی نساج رحمۃ اللہ علیہ حجۃ الاسلام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ
شیخ احمد غزالی برادر حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ خواجہ عبد الخالق غجدوانی رحمۃ اللہ
علیہ خواجہ علی رامیتنی قدس اللہ سرہ خواجہ بہاؤ الدین نقشبند قدس اللہ سرہ
خواجہ محمد پارسا قدس اللہ سرہ مولانا عارف دیوگری رحمۃ اللہ علیہ خواجہ علاؤ الدین
عطار رحمۃ اللہ علیہ خواجہ حسن عطار رحمۃ اللہ علیہ خواجہ عبد اللہ امامی رحمۃ اللہ
علیہ مولانا سعد الدین کاشغری رحمۃ اللہ علیہ مولوی عبد الرحمن جامی قدس سرہ
مولانا عبد الغفور قدس اللہ سرہ العزیز مولانا علاؤ الدین آبیری قدس سرہ مولانا
شمس الدین محمد روجی رحمۃ اللہ شیخ عمر باغستانی قدس اللہ سرہ العزیز شیخ خداوند
طہور قدس اللہ سرہ خواجہ ابراہیم شاشی رحمۃ اللہ علیہ حضرت شیخ عبید اللہ احرار
رحمۃ اللہ علیہ عبد اللہ یمانی رحمۃ اللہ علیہ ابو عبد اللہ الزوعندی رکن الدین علاؤ الدولہ
سمنانی رحمۃ اللہ علیہ مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ مولانا شمس تبریز رحمۃ
اللہ علیہ مولانا سلطان الدین رحمۃ اللہ علیہ خواجہ شمس الدین محمد کوسوی رحمۃ اللہ علیہ

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمین الرحمن الرحیم والصلوة علی رسوله محمد وآله واصحابه اجمعین کلمات چند از سخنان اهل طریقت که در کتاب تذکرة الاولیا مذکور بود برداشتم شاید اگر توفیق موافق شود و بر یک سخن آن عمل دست دهد لبند است ما را در دنیا وآخرت امام جعفر صادق رضی الله عنه فرمود که هر که گوید خدا تعالی بر چیز یست یا در چیز یست یا از چیز یست او کافر گردد وگفت معصیتی که بنده را بحق نزدیک گرداند اول آن ترس بود وآخر آن عذر و هر طاعتی که اول آن امن بود وآخر آن عُجب بود آن طاعت بنده را از خدا تعالی دور میکند زیرا که مطیع با عُجب عاصی بود وعاصی با عذر مطیع پرسیدند درویش صابر فاضلتر یا توانگر شاکر گفت درویش صابر که توانگر را دل بکیسه بود ودرویش را با خدا ودر معنی آیه یختص برحمته من یشاء فرمود خاصه گرداند برحمت خود هر که خواهد وواسطه وعلل از میان برداشت تا دانند که عطای محض است وفرمود مومن آنست که استاده است بانفس خویش وعارف آنست که استاده است با خداوند خویش والهام از اوصاف مقبولان است واستدلال ساختن

که بی الهام بود علامت راندگان است وگفت مکر خدا در بنده پنهان تر است از رفتن مورچه بر سنگ سیاه در شب تاریک وعشق صفات الٰهی است نه مذموم است نه محمود وسر معائنه ما را آنگاه مسلم العشق شد که رقم دیوانگی بر ما کشیدند وگفت از صحبت پنج کس حذر کنید یکی از دروغ گوی که همیشه با وی در غرور باشی دوام احمق که آن وقت که سود تو خواهد زیان تو بود ونداند سوم بخیل که بهترین وقت از تو ببرد چهارم بد دل که وقت حاجت ترا ضائع گرداند پنجم فاسق که بیک لقمه بفروشد وبکمترین از یک لقمه گفتند کمتر از لقمه چیست گفت طمع وگفت حقتعالی را در دنیا بهشت است ودوزخ بهشت عافیت است ودوزخ بلا وعافیت است که کار خود بخدا بازگذارد وبلا آنکه کار خدا بنفس خود گذارد اویس قرنی رحمة الله علیه فرمود علیک بقلبک یعنی بر تو باد که دل حاضر داری تا غیر در وی نیاید وگفت سه چیز است هر که دوست دارد دوزخ بدو نزدیکتر طعام خوش خوردن ودوم لباس نیکو پوشیدن سوم با توانگران نشستن وگفت خضوع در نماز آنست که اگر تیر بادر پهلویش زنند او را خبر نباشد هرم بن حیان از وی وصیت خواست فرمود مرگ را زیر بالین دار چون بخسپی وپیش چشم دار چون برخیزی ودر خردی گناه منگر بزرگی او نگر که در وی عاصی میشوی وراه اهل صلاح پیش گیر وچون بر قوم رسی ایشانرا پند دهی وصحبت از خلق باز گیر دیگر فاروق از وی وصیت خواست فرمود خدا را می شناسی گفت می شناسم گفت بجز خدا دیگر را نشناسی ترا بهتر گفت زیادت کن گفت خدا ترا میداند گفت داند گفت اگر بجز خدا کسی دیگر نداند ترا به حسن بصری رحمة الله علیه از وی پرسیدند که مسلمانی چیست ومسلمان کیست گفت مسلمانی در کتابها ومسلمانان در گور اشارت بگور صحابه را کرد رضی الله عنهم سوال کردند که اصل دین چیست گفت ورع گفتند

آنکه ورع را تباه کند چیست گفت طمع گفتند کسی میگوید که خلق را دعوت مکنید تا
خود را اول پاک نکنید گفت شیطان در آرزوی هیچ نیست مگر این کلمه بر دل کند
تا در امر معروف و نهی منکر بسته آید وقتی ابوسعید حیر را نصیحت کرد که سه کار مکن یکی
قدم بر بساط سلاطین منه اگرچه همه محض شفقت باشد بر خلق دوم با هیچ زن بخلوت
منشین اگرچه رابعه عدویه باشد و تو او را کتاب خدا آموزی سوم آنکه گوش خود را
عاریت مده مزامیر را اگرچه درجه مردان مرد داری مالک دینار گفت پرسیدم
که عقوبت عالم چه باشد گفت مردن دل گفتم مردن دل چه بود گفت حب دنیا
اعرابی آمد و از صبر سوال کرد فرمود که صبر بر دو نوع است یکی بر بلا دوم بر آنچه
که نهی کرده است حق سبحانه تعالی چنانچه حق صبر بود بیان کرد اعرابی گفت ندیدم
از تو صابر تر و زاهد تر فرمود ای عزیز صبر من جمله جزع است و زهد من همه
میل ست گفت معنی این سخن بگو که اعتقادم مشوش کردی فرمود صبر در بلا یا در طاعت
ناطق است بر ترس من از آتش دوزخ این عین جزع بود و زهد من در دنیا
رغبت است بآخرت این عین نصیب طلب است صبر آنکس قوی ست که نصیب
خود از میان بردارد تا صبرش همه حق را بود نه ایمنی از دوزخ و زهدش حق را نه برای بهشت
و این علامت اخلاص بود و گفت مرد را علمی باید نافع و عمل کامل و اخلاص باوی و
قناعتی مشبع و صبری باوی و چون این هر سه آمد آنان پس ندانم تا باوی چه کنند و گفت
گوسفند از آدمی آگاه تر است که بانگ شبان او را از چرا کردن باز میدارد و آدمی را
سخن خدا از مراد از خوردن باز ندارد و گفت همنشینی با بدان مرد را بدگمان کند به
نیکان گفت اگر کسی مرا بخمر خوردن خواند دوست دارم که بطلب دنیا خواند گفت

معرفت آنست که یک ذره خصومت در خود نیابی گفت فکرت آیینه ایست که حسنات و سیآت تو بتو
نماید و گفت هر سخن که نه از سر حکمت بود عین آفت است و هر خاموشی که نه از فکرت است همه غفلت و
سهو است و هر نظر که نه از عبرت است همه لهو و زلت است گفت در توریت است هر که قناعت کرد بی نیاز شد و
چون عزلت گرفت از خلق سلامت یافت و چون شهوت را زیر پای آورد آزاد شد و چون از حسد دست
برداشت مودت و مروت ظاهر شد و چون روزی چند صبر کرد برخورداری جاوید یافت و گفت پیوسته
اهل دل بخاموشی معاودت کنند تا وقتیکه دلهای ایشان در نطق آید بعده بزبان سرایت کند
و گفت ورع را سه مقام است یکی آنکه بنده سخن گوید مگر بحق خواه در خشم باشد خواه راضی دوم
آنکه اعضای خویش نگاهدارد از هرچه خشم خدا بود در آن سوم آنکه قصد او در چیزی
باشد که خدای تعالی بدان راضی بود گفت ذره از ورع به از هزار نماز و روزه و فاضلترین
اعمال فکرتست و ورع و گفت اگر بدانستمی که در من نفاقی نیست خود را دوست تر میداشتم
از هرچه در روی زمین است گفت اختلاف ظاهر و باطن بر دل و زبان از
نفاق است و هیچ مومن نبوده از گذشتگان و نخواهد بود از آیندگان الا بر خود
می لرزد که نباید که منافق باشم و مومن آهسته و ساکن بود حاطب اللیل نبود که هرچه
تواند بکند و هرچه بر زبان آید بگوید و سه کس را غیبت نبود صاحب هوا را و فاسق معلن را
و ظالم را و در کفارت غیبت بسند بود این استغفار اَستَغفِرُ اللّٰهَ الَّذِی لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَفُوُّ الْغَفُوْرُ
اگرچه بحلی نخواهد و گفت مسکین آدمی راضی است بسرایی که حلال آنرا حساب بود
و حرام آنرا عذاب زیرک آنست که دنیا را خراب کرده آخرت را بنیاد نهد و نادان برعکس
و حق تعالی بیامرزد قومی را که دنیا نزد ایشان ودیعت بود و هر که خدا را شناخت
او را دوست دارد و هر که دنیا را شناخت او را دشمن دارد و گفت کسانی که پیش از شما بودند

قرآن را نامهٔ حق میدانستند بشب تامل میکردند و بروز بدان کار میکردند و شما
درس میکنید و اعراب و حروف را درست میکنید و گفت بخدا هر که زر و دینار را عزیز کرد
خوار شد و گفت هر چه کسی را خواهی فرمود باید که اول فرمانبردار باش و گفت نزدیک
ما برادران عزیزتر اند از فرزندان که برادران یار دین اند و فرزندان خصم دین و هر چه
بنده نفقه کند بر خود و بر مادر و پدر آن را حساب بود مگر طعامی که پیش مهمان نهد و گفت
هر نمازی که دل دران حاضر نبود بعقوبت نزدیک تر است یکی پرسید که چگونهٔ گفت چگونه
باشد حال کسی که در دریا باشد و کشتی شکسته روز عیدی بر جماعتے گذشت که می خندیدند
گفت عجب دارم از کسانیکه میخندند و از حقیقت حال خبر ندارند روزے در گورستان
گذشت یکی را دید که نان میخورد گفت او منافق است هر کرا پیش مردگان این شهوت
بجنبد گوئی باخرت و مرگ ایمان ندارد مالک دینار رحمة الله علیه فرمود تا خلق
را شناختم هیچ باک ندارم از انکه مرا حمد گویند یا ذم از انکه ندیدم ستائنده اِلّا مفرط
و نکوهنده اِلّا مفرط و دوستی اهل زمانه را چون یافتم اهل بازار یافتم برنگ
نیکو و بطعم ناخوش گفت بپرهیز ازین سجاده یعنی دنیا که دلهاے علما مسخر کرده است گفت
هر برادری و یاری که ترا فائده دینی نرساند صحبت او را پس پشت انداز و گفت هر که محادثت
گفتن با مردمان دوست تر دارد از خلوت و با خداے مناجات کردن علم وے
اندک است و دلش نابینا و عمروی ضائع گفت بهترین اعمال اخلاص است
گفت در بعضے کتب است که حق تعالی فرمود هر عالمے که دنیا را دوست دارد کمترین
کاری که باوی کنم آن بود که حلاوت ذکر خویش از دل او ببرم و گفت هر که بر وی شهوت
غالب آید دیو از طلب او فارغ بود دیگے وصیت خواست گفت راضی باشی در همه اوقات

بکار سازی که کار ترا اومی سازد تا برهی گفت اگر منادی کنند که بدترین شما کیست هیچکس
نگوید مگر من روزی زنی گفت اے مرائی جواب داد که بیست سال است که هیچکس
مرا بنام خود نخوانده اِلّا تو نیک دانستی که من کیستم گویند سالها شده بود که مالک
نان خشک خورده و روزه بدان افطار کردی وقتے آرزوے گوشت آمد
بخرید و کناره شد و سه بار بوئید و آن را بدرویشان داد و گفت ای نفس بیش ازین
ترا نرسد گفت ندانم که چه معنی است گویند که هر که چهل روز گوشت نخورد عقل او زائل شود
من بیست سال نخورده ام و عقل من هر روز زیاده است محمد واسع رحمة الله علیه
گفت خنک کسی که بامداد گرسنه خیزد و شب گرسنه خسپد و بدان حال از خدا راضی بود
روزی مالک دینار را گفت نگاهداشتن زبان بر خلق سخت تر است از نگاهداشتن
درهم و دینار روزی جامهٔ صوف پوشیده بود بزرگی پرسید چرا صوف پوشیدی
خاموش شد گفت چرا جواب ندهی گفت اگر گویم از زهد بر خود ثنا گفته باشم و اگر گویم
از درویشی از خداے تعالی بر خود گله کرده باشم یکے پرسید چگونهٔ گفت چگونه باشد کسی که عمرش
میکاهد و گناهش می افزاید و در معرفت چنان بود که گفت مَا رَاَیْتُ شَیْئًا
اِلَّا رَاَیْتُ اللهَ فِیهِ گفتند خدا را میشناسی خاموش شد و سر بفگند پس گفت هر که
او را بشناخت سخنش اندک شد و تحیرش دائم و گفت صادق نبود هرگز کسیکه امید
وی با بیم وے برابر نبود یعنے خوف و رجایش برابر بود تا مومن حقیقی بود حبیب عجمی
رحمة الله علیه گفت الٰهی هر کرا با تو سر خوش نیست هرگز سر خوش مباد و هر کرا چشم بتو
روشن نیست هرگز چشم روشن مباد و هر کرا با تو انس نیست با هیچ کس انس مباد
پرسیدند که رضا در چیست گفت در دلی که در و غبار نفاق نبود ابو حازم مکی

کودک را بینداختم و بحج مشغول شدم هارون رشید از وی وصیت خواست گفت
پیران را بجای پدر خود و جوانان را بجای برادران و کودکان را بجای فرزندان و زنان را
بجای مادر خود دان گفت زیادت کن گفت بترس از خدا و جواب او را هوشیار باش
که در روز قیامت از یک یک مسلمان باز پرسد هارون از گریه بیهوش شد ابراهیم بن
ادهم رحمة الله علیه فرمود هر که دل خود در سه موضع حاضر نیابد نشان آنست که در نعمت
بروی بسته اند یکی در وقت خواندن قرآن دوم در وقت نماز سوم در وقت ذکر
و علامت عارف آنست که بیشتر خاطر او در تفکر باشد و در عبرت و در بیشتر نطق تسبیح و تحمید
سخت تر مرا از مفارقت کتاب نبود که فرمود که مطالعه مکن و گفت هر که بنواخت خلق
فریفته شد حقیر همت است بشر حافی رحمة الله علیه گفت سخت ترین کارها سه است
بوقت تنگی سخاوت و ورع در خلوت و سخن گفتن پیش کسیکه از وی ترسی و گفت
سلام با بنای دنیا مکنید و گفت هر گاه که دست بطعام شبینه دراز میکردم انگشت من
ایستاده می ماند لقمه کردن نمی توانستم و گفت هر که عمل برای خدا کند او را وحشتی
پیش آید از خلق ذوالنون مصری رحمة الله علیه فرمود حکمت در معده که
پر از طعام است قرار نگیرد و گفت دوستی کن با کسیکه بتغیر تو متغیر نگردد و گفت علامت
محبت خدا آنست که تابع حبیب خدا باشی در اخلاق و افعال و امر و سنن
و گفت صحبت مدار با خدا جز بموافقت و با خلق جز بمناصحت و با نفس جز
بمخالفت و گفت حق تعالی عزیز نکند بنده را بعزی عزیزتر از آنکه بوی نماید خواری
نفس و ذلیل نکند ذلیل تر از آنکه محجوب کند او را تا ذل نفس ببیند و گفت اگر با خلق انس
داری طمع مدار که با خدا انس بود و گفت زنهار که بمعرفت مدعی نباشی کذاب باشی

صفت عارفان از وی پرسیدند گفت عارف بیننده بود بی علم و بی یقین و بی خبر
و بی مشاهده و بی کشف و بی حجاب ایشان نباشند گردش ایشان بگردانیدن
حق بود و گفت علامت محبت آنست که ترک کند هر چه او را از خدا شاغل است تا او
ماند و شغل خدا و بس و علامت دل بیمار چهار چیز است یکی از طاعت حلاوت نیابد دوم
از خدا ترسناک نبود سوم آنکه در چیزها بعبرت ننگرد چهارم آنکه فهم نکند از علم آنچه
شنود و گفت توبه عوام از گناه بود و توبه خواص از غفلت و توبه دو قسم است توبه
انابت و توبه اجابت توبه انابت آنکه از خوف عقوبت بود و توبه اجابت آنکه از شرم
خدا بود و هر عضوی را توبه است توبه دل نیت کردن است بر ترک شهوات حرام و
توبه چشم از محارم چشم برهم نهادن و گوش از شنیدن باطل و زبان از گفتن فضول و دست
ترک گرفتن مناهی و پای نا رفتن بمناهی و شکم دور بودن از خوردن حرام و فرج
دور بودن از فواحش و گفت شرم هیبت بود در دل یاد هشت آنچه بر تو رفته از
ناکردنیها و گفت دوستی در سخن آرد و شرم در خاموشی و گفت توکل ترک تدبیر بود و بیرون
آمدن از حیلت و قوة خود و مفتاح عبادت فکر بود و رضا شاد بودن دل است در
تلخی قضا و ترک اختیار است پیش قضا و سه علامت اخلاص است یکی آنکه مدح و ذم
پیش او یکسان بود و رویت اعمال فراموش کند و ثواب واجب ندارد در آخرت و
گفت یقین دعوت کند بکوتاهی امل و کوتاهی امل دعوت کند بزهد و زهد بحکمت و حکمت
نگریستن در عواقب امور بار آرد و گفت که هر مدعی بدعوت خویش محجوب است از شهود
حق و از سخن حق و آن را که حق حاضر است بدعوی محتاج نیست که دعوی نشان محجوبان است
و هر که مراقبه کند خدای را در خطرات بزرگ کند خدا تعالی او را در حرکات پرسیدند

بنده مفوض کے بود گفت چون مایوس شود از نفس و فعل خویش و بنده خدا بود در همه
احوال گفتند از مردمان که باصابت تر گفت آنکه زبان خود را نگاهدارد پرسیدند
علامت خوف چیست گفت آنکه ایمن گرداند او را از همه خوفها گفتند عزلت کی درست
آید گفت وقتیکه از نفس خود عزلت گیرد گفتند دنیا چیست گفت انچه از حق باز دارد گفتند
سفله کیست گفت آنکه بخدا راه نداند گی وصیت خواست گفت هیچکس را حقیر مدار اگرچه کافر باشد
دیگرے وصیت خواست گفت همت خود پیش و پس مفرست یعنی از گذشته و آینده یاد
مکن و نقد وقت را باش یکی گفت دلالت کن مرا بحق گفت اگر خدا را می شناسی ترا خدای
بس والا طلب کسی کن که او را می شناسد و گفت اول درجهٔ عارف تحیر است بعده افتقار
بعده ایصال بعده قرب پرسیدند از عمل عارف گفت آنکه ناظر حق باشد در کل احوال گفتند
صوفی کیست گفت مردیست که خدا را بر همه چیز گزیند و گفت کمال معرفت گمان بد بردن است
بر نفس و گفت دورتر از خدا کسی است که ظاهر اشارت او بخدا بیش بود گفتند اندوه کرا بیش تر گفت
بد خوترین مردرا بایزید بسطامی رحمة الله علیه از وی پرسیدند که مرد را درین راه چه بهتر گفت دولت
مادرزاد گفتند اگر نبود گفت تنی توانا گفتند اگر نبود گفت چشمی بینا گفتند اگر نبود گفت گوشی شنوا گفتند
اگر نبود گفت دلی دانا گفتند اگر نبود گفت مرگ مفاجات و فرمود که نهایت جملهٔ روندگان که تو حید
روند بدایت میدان بایزید است روزی در راه کله سر یافت بروی نبشته صم بکم عمی فهم لا یعقلون
نعره بزد و بوسه بداد و گفت سر صوفی میماند که در حق محو شده نه گوش دارد که خطاب لم یزل شود
و نه چشم دارد که جمال لایزال بیند و نه زبان دارد که کلمهٔ از معرفت او بگوید و نه عقل و دانش دارد
که ذره از معرفت او بداند این آیه در شان اوست و گفت دوازده سال آهنگر نفس خود
بودم و او را در کورهٔ ریاضت می نهادم و بآتش مجاهده می تافتم و بر سندان مذمت

می نهادم و به پتک ملامت میزدم تا از خود آئینه ساختم و پنج سال آئینه خود بودم بانواع
طاعات و عبادات آن آئینه را می زدودم پس یکسال نظر اعتبار کردم در میان خود
از غرور و اعتماد طاعات زناری دیدم پنجسال دیگر زهد کردم تا آن زنار بریده شد
و اسلام تازه آوردم نگه کردم همه خلائق را مرده تیم دیدم چهار تکبیر در کار ایشان کردم و
از جنازه همه بازگشتم و بی زحمت خلق بمدد حق بحق رسیدم و گفت چهل سال دیدبان
دل بودم چون نگه کردم زنار مشرکی بر میان خود دیدم و تشرکش آن بود که بجز حق التفات
کردمی و سی سال خدا را می طلبیدم نگه کردم او طالب بود و من مطلوب و مدتی نفس را
بدرگاه میبردم و میگریستم چون مدد حق رسید او مرا می برد و مے خندید یحیے معاذ گوید
که روزی بامداد دیدم که شیخ بر سر دو انگشت پای ایستاده بود در حال او عجب داشتم
گوش کردم همه شب در کار بود و در گفتگوی داد و ستد رفتم و سلام کردم و از واقعهٔ
شبانه پرسیدم گفت نسبت مقام بر من عرضه میکردند گفتم ازین همه هیچ نخواهم که
همه حجاب ست گفتم چرا معرفت نخواستی نعره بزد و گفت خاموش اے یحیے مرا بخود
غیرت می آید که او را بدانم که او را جز او نداند گفتم بعزت الله از فتوحی که ترا دوش
بوده است مرا نصیبی کن فرمود که اگر صفوت آدم و قدس جبرئیل و خلت ابراهیم
و شوق موسیٰ و طهارت عیسیٰ و محبت محمد رسول الله صلے الله علیه وسلم ترا دهند زنهار
راضی نباشی و ورای آن طلبی که ورای آن کارهاست صاحب همت باش
و هیچ سر فرو میار که بهر چه فرو آئی بدان محجوب شوی گفت همه قدمها براه او رفتم
تا بقدم دل براه او نرفتم راه ندادند و سی سال بود تا می گفتم چنین کن و چنان خواه و
چون بمعرفت رسیدم گفتم الٰهی تو مرا باش و هر چه خواهی آن کن و گفت سی سال یاد او

سے کردم چون خاموش شدم نگریستم حجاب من همین ذکر بود وگفت بدرگاه عزت
شدم هیچ زحمت نبود اهل دنیا بدنیا محجوب واهل آخرت به آخرت ومدعیان بدعوی
وارباب طریقت بتصوف قومی باکل وشرب وقومی بگریه وقومی بسماع ورقص آنها که
متصدیان راهند در بادیهٔ حیرت گم شده بودند ودر دریای عجز غرق وگفت مرید را متقدمان
حلاوت طاعت دهند چون بدان خرم گردد شادی او حجاب قرب او شود وگفت
کمترین درجه عارف آنست که صفات حق دروی بود وگفت توبه از معصیت یکی
است وازطاعت هزار یعنی عجب در طاعت بدتر از گناه است وکمال درجه عارف
سوزش او بود در محبت وگفت یک ذره حلاوت در دلی به از هزار قصر در فردوس اعلی شورش
وگفت یگانگی او بسیار مردان مرد را عاجز کند وبسی عاجزان را بمردی رساند
اگر توانید بسر قاعدهٔ فنا اول باز روید تا بدین حدیث رسید واگرنه اینهمه صلاح وزهد
وبال است وگفت گناه چنان زیان ندارد که بیحرمتی کردن برادر مسلمان وگفت
عبادت اهل معرفت پاس انفاس است وعلامت شناختن حق گریختن از خلق است
وخاموشی در معرفت او وفردا اهل بهشت بزیارت روند چون باز گردند صورتها
برایشان عرض کنند هر که صورتی اختیار کرد وی را بزیارت راه ندهند وگفت بنده
را هیچ به ازین نباشد که بی هیچ باشد نه زهد دارد ونه علم ونه عمل چون بی همه شد نه هیچ
با همه شد وگفت این قصه را الم باید نه قلم که از قلم هیچ نیاید وعارف چنان از معرفت
نگوید که بعارف نماید وگفت دنیا چه قدر دارد که کسی گذاشتن آن کاری پندارد دوستی نماند
اگر کسی او را شناسد دوست ندارد ومعرفت بمحبت قدری ندارد وکمترین چیزیکه
بر عارف واجب است آنست که از مال وملک تبرا کند همی آنست که اگر هر دو جهان او دوستی

اندرک کنی هیچ باشد واگر از عرش تا ثری صد هزار آدم باشد وصد هزار فرشته چون
جبرئیل ومیکائیل قدم از عدم در زاویه دل عارف نهند او در جنب وجود معرفت حق ایشانرا بنهند
موجود نه پندارد وخبر ندارد واگر آدمی بود نه عارف وگفت عارف معروف بیند وعالم با عالم
نشیند عالم گوید من چه کنم وعارف گوید او چه کند وگفت حق بر دل اولیای خویش مطلع است
بعضی را دید که بار معرفت نتوانست کشید بعبادات مشغول کرد وگفت کاشکی خلق بشناخت بعبادت
خود تواند رسید که معرفت خود ایشانرا در شناخت حق تمام بود وگفت جهد کن تا یکدم بدست انسانرا
آری که آندم در زمین وآسمان جز حق نه بینی تا بدان دم همه عمر تو رستی وگفت هر کرا حق دوست
دارد سه خصلت وهد سخاوت چون سخاوت دریا وشفقت چون شفقت آفتاب وتواضع چون
تواضع زمین وهر کرا ابر گزیند فرعونی بر وگمارد تا او را می رنجاند وگفت این همه گفت وگو و
مشغله وبانگ وحرکت وآرزو بیرون پرده است ودرون پرده آرام وخاموشی وسکون است
وگفت همه کارها در مجاهده باید کرد آنگاه فضل خدا دیدن بکار خود وهر که بحق عارف است
جاهل است وزاهد بسیار است وعارف حق است ونفاق عارفان فاضلتر از اخلاص مریدان
وگفت اگر همه بیدولتی ها در راه تان افتد نومید مشوید واگر همه دولتها حواله شما افتد در
حواله مشوید که کار خدا کن فیکون بود هر که بخود فرو نه کرد وعبادت خویش خالص بیند
واز صفای کشف خود حسابی بر تواند گرفت ونفس خود را خبث النفس نه بیند او را هیچ
حساب نیست وگفت هر کرا ثواب خدا بفردا افتد خود امروز عبادت نه کرده است که
ثواب هر نفسی از مجاهده در حال حاصل است وگفت علم غدر است ومعرفت مکر ومشاهده
حجاب پس کو خود هی یافت چیزی که می خواهی وگفت نفس صفتی است که نه رود جز
بباطل ومعرفت آنست که بشناسی که حرکات وسکنات خلق بخدا است ومحبت آنست

که دنیا و آخرت را دوست نداری و بار خود اندک شمری و اندک حق بسیار داری تو
هلاک خرد در دو چیز بود یکی خلق را حرمت ناداشتن و دوم حق را منت ناداشتن گفتند
فریضه و سنت چیست گفت فریضه محبت مولی و سنت ترک دنیا و گفت زهد را قیمتی
نیست من سه روز زاهد بودم اول روز در دنیا دوم در عقبی سوم در آنچه غیر خداست
و گفت کمال رضای من از دنیا حدیست که اگر بندهٔ ما جاوید اعلیین برند و مرا باسفل السافلین
من راضی تر باشم از آن گفتند مرد کی به کمال می رسد گفت چون عیب خود را بشناسد
و همت از خلق بردارد پرسیدند راه بحق چگونه است گفت تو از راه بگذر که بحق
رسیده ای گفتند بچه توان رسید بحق گفت بکوری و گنگی و کری گفتند این طالبان
هر سیاستی آسایند گفت آنچه مقصود است مقیم است نه مسافر مقیم را در سفر طلبیدن
محال بود یکی گفت چرا شب نماز نمی کنی گفت فراغت نیست من گرد ملکوت میگردم
و گفت عارف آنست که در خواب جز خدا را نه بیند و مرد بحقیقت معرفت وقتی رسد
که فانی گردد در تحت اطلاع حق و باقی بود بر بساط حق بی نفس پس او زنده ایست
مرده و مرده ایست زنده گفتند سهل عبدالله در معرفت سخن می گوید گفت سهل
بر کنارهٔ دریا رفت و در گرداب افتاد گفتند آنکه در بحر غرق شود حال او
چون بود گفت من عرف الله کل لسانه گفتند مرد بخدا کی رسد گفت ای مسکین
هرگز نرسد و گفت هر که متکبر بود معرفت نیابد و نشان نامتکبر آنست که در هژده هزار
عالم نفسی نه بیند خبیث تر از نفس خود و گفت دیگران ریاضت خود دیدند و من
عنایت حق و گفت هیچ چیز بدتر از غضب ندیدم گفت اگر فردا گویند چرا نه کردی
دوست تر از آن دارم که گویند چرا کردی یعنی هر چه کنم دوبینی و شرکست و ترک بد بجز

از گناه مگر بلاهائی بر من زده و من در میان نباشم گفت در خواب دیدم که زیادت
می خواهم از حق پس از توحید حق را بخواب دیدم گفت چه میخواهی گفتم آن می خواهم که
تو میخواهی فرمود که من ترا ام چنانچه تو مرائی بیدار شدم گفتم یا رب زیادت نمیخواهم
بعد از توحید گفت مثل من دریاست که نه عمق پدید نیست و نه اول نه آخرش پیداست
یکی سوال کرد که عرش چیست گفت منم گفت کرسی و لوح و قلم گفت منم گفتند خدای را
بندگانند ابراهیم و موسی و عیسی صلوة الله علیهم گفت ایشان هم منم گفتند خدا را بندگانند
جبرئیل و میکائیل و اسرافیل و عزرائیل صلوات الله علیهم گفت همه منم گفت خلق دانند
که من چون ایشان کسی ام اگر صفت من در علم غیب ببینند همه هلاک شوند سفیان ثوری
رحمة الله علیه فرمود ملامت کردن مردمان از نادیدن قضاهی است و نادیدن قضا
کافریست و حسد کردن مردمان از نادیدن قسمت است و این هم از کافریست و مال جمع کردن
از حرام و شبهه از نادیدن شمار قیامت است و این هم از کافریست و ایمن بودن از وعید حق
و امید ناداشتن بوعده حق از کافریست و گفت گریه ده جزء است نه از آن ریاست و یکی
از بهر خداست و از این یک جزء اگر یک قطره هم در سالی از چشم باید بسیار بود و گفت چون
درویش گرد توانگران گردد بدانکه مرائی است گفت زهد نه پلاس پوشیدن و نان جوین
خوردن است بلکه دل در دنیا نابستن و امل کوتاه کردن و گفت اگر ترا گویند نیک مردی
و این ترا خوش آید از آنکه گویند بد مردی بدانکه هنوز مرتدی برسید ندار الیقین گفت
آنست که هر چه بتو رسد دانی که از حق است گفت حسن خلق آدمی خشم خدا را بنشاند
و گفت هرگز تواضع نه کردم کسی را بیش از آنکه یک حرف از علمت دیدم گفت که این
روزگاریست که خاموشی بهتر و عزلت گزینی گفت عزلت گزیدم و در کسب حلال گوئی گفت

از خدا بترس که هیچ ترسکار را ندیدم که کسب محتاج بود شقیق بلخی رحمة الله علیه
گفت راه خدا در چهار چیز است یکی امن در روزی دوم اخلاص در کار سوم عداوت
با شیطان چهارم ساختن با مرگ و گفت هر که در مصیبت جزع کند چنانست که نیزه گرفته
با خدا جنگ می کند گفت عبادت ده جزو است نه جزو گریختن از خلق و یکی خاموشی
احمد حنبل رحمة الله علیه فرمود که زهد سه چیز است زهد عام و آن ترک حرام است و
زهد خاص و آن ترک افزونی از حلال و زهد عارفان و آن ترک ماسوی الله است داود
طائی رحمة الله علیه یکی پیش او بود و در وی می نگریست گفت ندانی چنانکه بسیار گفتن
کراهت است بسیار نگریستن نیز مکروه است مریدی را گفت اگر سلامت خواهی سلامی
بر دنیا کن بوداع و اگر کرامت خواهی تکبیری بآخرت گوی تبرک یعنی از هر دو بگذر تا بحق برسی
یکبار فضیل پیش او رفته زیر سقف شکسته نشسته بود گفت برخیز که سقف شکسته است
فرو خواهد افتاد گفت تا من درین صفه ام سقف را ندیده ام کانوا یکرهون فضول النظر
کما یکرهون فضول الکلام حارث محاسبی رحمة الله علیه گفت تفکر اسباب را
قائم بحق دیدنست و رضا آرام گرفتن است در تحت مجاری احکام و صبر نشانه تیر بلا شدنست
و تسلیم ثابت بودن است در وقت نزول بلا و حیا باز بودن است از خوی بد که خدا
بدان ناراضی است و مراقبه علم دلست در قرب حقتعالی و خوف آنست که یک حرکت
نه کنی که بگمان تو چنان بود که بدین ماخوذ خواهم بود و صادق آنست که او را باک نبود
اگرش نزد خلق هیچ مقدار نبود و گفت در همه کارها از سستی عزم بپرهیز که دشمن ظفر یابد
و هر گاه که فتور عظیم واقع شود پس خود هیچ آرام مگیر و بخدا پناه جو و درویشی را گفت
کن لله و الا لا تکن یعنی خدا را باش و الا خود مباش ابوسلمان دارانی رحمة الله علیه

یکی گفت که شبی در خلوت نماز راحتی عظیم یافتم گفت ضعیف مردی که ترا هنوز
خلوت در پیش است تا در خلا دیگر گونه و در ملا دیگر گونه و در دو جهان هیچ چیز
نیست که بنده را از خدا باز دارد و گفت اصل همه خوف است از خدا و هر دلی که ازو
خوف جدا شود فاسد شود و از انکار نور دل سیر خوردنست و گفت گرسنگی نزد خدا
خزانه ایست ندهد بکسی الا که دوست دارد و گفت بر تو باد بر جوع که جوع نفس را
ذلیل کند و دل را رقیق و علم سماوی بر تو ریزد و گفت خنک آنکه در همه عمر او را یک
خطره با خلاص دست داد و گفت راضی بودن آنست که از خدا بهشت نخواهی و زهد
از دوزخ پناه نطلبی و تواضع آنست که در عمل خویت هیچ عجب نباشد و گفت هرگز
تواضع نه کند بنده تا وقتیکه نفس خود را نداند و هرگز زهد نه کند تا نشناسد که دنیا
هیچ نیست و زهد آنست که ترک کنی هر چه ترا از حق باز دارد و گفت حصن حصین الست
نگاهداشت زبان است و مغز عبادت گرسنگی است و سر همه خطاها دوستی دنیا است و
گفت تفکر در دنیا حجاب آخرت و در آخرت ثمره حکمت و گفت عبادت کنید چشم را گریه
و دل را الفکر و گفت اگر پند دهنده خواهی در اختلاف روز و شب نگر و گفت هر که
نکاح و سفر و حدیث نوشتن مشغول است او روی بدنیا آورده و گفت حقتعالی
عارف را که بر بستر خفته باشد سری بگشاید که نگشاید ایستاده را در نماز و گفت نزدیکترین
چیزی که بدان قرب جویند بخدای آنست که بدانی که خدای بر دل تو مطلع است که از دنیا
و آخرت چیزی نمیخواهی الا او را گفت معرفت بخاموشی نزدیکتر است که به سخن
گفتن و چیزیکه در و شر نبود شکر است در نعمت و صبر است در بلا حاتم اصم رحمة الله علیه
فرمود هر که درین مذهب آمد او را سه مرگ باید چشید موت الابیض و آن گرسنگی است

وقوت الاسود و آن احتمال است و قوت الاحمر و آن مرقع داشتن است و گفت هر که
مقدار یک سبع از قرآن حکایت پارسایان در شبانروز بخود عرض نکند دین خود بسلامت
نگاه نتواند داشت و گفت در سه وقت تعهد نفس کنی چون عمل کنی یاد دار که خدا
ناظر است و چون سخن گوئی یاد دار که خدای شنود و چون خاموش شوی یاد دار
که خدای داند که چگونه خاموشی و شهوت سه قسم است در خوردن و در گفتن و در
نگریستن در خوردن اعتماد بر خدا نگاهدارد و در گفتن راستی و در نگریستن
عبرت و گفت در چهار موضع نفس را باز جوی در عمل صالح بے ریا و در گرفتن بطمع
و در دادن بمنت و در نگاهداشتن بی بخل و گفت از هر کس احتمال باید کرد مگر از نفس
عبد الله تستری رحمة الله علیه فرمود توبه جمله را فرض است بر نفس خواه جاهل
خواه عالم مطیع یا عاصی مطیع را از طاعت توبه باید کرد و آخر شش چنان بود که روزی
در بستر پا دراز کرده بود و پشت بدیوار نهاد و گفت سلونی عما شئتم و پیش از ین
انبساط نکرده گفت تا استاد زنده بود شاگرد را با ادب باید بود و تاریخ نوشته
استاد وفات کرده بود و استادش ذو النون مصری بود و گفت ابلیس را دیدم
گفتم بر تو چه سخت تر گفت اشارت دلهای بندگان بخداوند جهان و نیز روزے
ابلیس را گفتم در توحید سخن گوی فصلے بگفت در توحید که عارفان وقت انگشت بدندان
گرفتی و گفت اگر شکم پر خمر شود به که از طعام حلال گفتند چرا گفت چون پر خمر شود عقل
بیارامد و آتش با شهوت بمیرد و از طعام فضولی آرزو کند و شهوت قوی گردد و
گفت در شبانروزی یکبار خوردن خوردن صدیقان است و دو بار خوردن مومنان
و سه بار خوردن ستوران و حرمه آنکه تا سیر خوردن است و هر که گرسنگی کشد شیطان

گرد او نگردد و بفرمان خدای تعالی گفت اخلاص تبرا کردن است از ماسوی الله و گفت
جز مخلص واقف ریا نشود و گفت هر که خدای را به پرستد باختیار خلقش را باید پرستیدن
باضطرار و گفت حرام است بر دلی که در و چیزے بود که خدا بدان راضی نبود که دران دل
نوری راه یابد و هر وجدی که کتاب و سنت گواه آن نبود باطل بود و گفت هر که چهل روز
عبادت کند باخلاص زاهد گردد و او را کرامت پدید آید و اگر کرامت پدید نیاید
خلل از وے افتاده باشد در زهد و گفت اصول شش چیز است تمسک به کتاب
و سنت و خوردن حلال و باز داشتن دست از رنجانیدن خلق اگر چه ترا برنجاند برنجانند
و دور بودن از مناهی و تعجیل بگذاردن حقوق و گفت اول این کار توبه است
و آن ندامت است و از شهوات دل برکندن و از ذمائم بمحامد نقل کردن و گفت
هیچ حجاب نیست غلیظ تر از دعوے و هیچ راه نیست بخدا نزدیک تر از افتقار بخدا
و گفت مدعی خائف نبود و هر که خائف نبود امین نبود و هر که امین نبود او را بر خزائن
اطلاع نبود و گفت اول مقام عبودیت بر داشتن از اختیار است و بیزار بودن
است از حول و قوت خود و آدمی را دو چیز هلاک کند طلب عز و خوف درویشی و گفت
صادق نیست هر که مداهنت کند با غیر خود و با خود و مداهنت با خود ریا بود و گفت خدا تعالے
خلق را بیافرید و گفت که با من راز بگوئید و اگر نگوئید بمن نگرید و اگر انهم نکنید حاجت خواهید
و گفت دل هرگز زنده نشود تا نفس نمیرد و اول خیانت صدیقان ساختن ایشان بود
با نفس و خدا را هیچ عبادت فاضلتر از مخالفت هوای نفس نیست و گفت غایت معرفت حیرت و
دهشت است و اول مقام آنست که بنده را یقین دهند در سروی و جمله جوارح وی و بدان الیقین
آرام گیرد و اهل معرفت اصحاب اعراف اند همه را بنشان او شناسند و صادق آن ست

که خدا بروی فرشته برگمارد که چون وقت نماز آید بنده را برگمارد و نماز کند
و اگر خفته باشد بیدار کند و گفت لا اله الا الله لازم است خلق را اعتماد بدان بدل
و اعتراف بزبان و وفا بفعل و صوفی آنست که صافی بود از کدر و پر شود از فکر
و در قرب خدا منقطع شود از بشر و یکسان شود در چشم او خاک و زر و تصوف اندک
خوردن است و با خدا آرام گرفتن و از خلق گریختن و اول مقام توکل آنست که
پیش قدرت چنان باشی که مرده پیش غسال و نشان توکل آنست که سوال نکند
و چون فتوح پدید آید نپذیرد و چون پذیرفت نگذارد و نیز توکل آنست که خدایرا
متهم نداری و اگر چیزے بود یا نبود ساکن بود و گفت همه چیز را روی و قفای است
مگر توکل را همه روی است بی قفا چه زهد و تقوی اجتناب از دنیا بود و مجاهده در
مخالفت نفس و هوا بود و علم و معرفت در دید و دانش اشیا بود و خوف و رجا از لطف
کبریا بود و تفویض و تسلیم در رنج و عنا بود و رضا بقضا و شکر بر نعما و صبر در بلا بود و
توکل بر خدا بود لاجرم روی بی قفا بود و گفت حیا بلندتر است از خوف که حیا
خاصان را بود و خوف علما را و گفت عبودیت رضا دادن است بفعل خدا و در دلے
که کبر بود خوف و رجا قرار نگیرد و خوف دور بودن از مناهی و رجا شتافتن باداے
امر است و نواهی و بلندترین خوف آنست که بترسد که تا در علم خدا القدر پیدا چه رفته
و صبر انتظار فرج است از خدا تعالی و مکاشفه آنست که کشف الغطا را لما
ازددت یقیناً و فتوت متابعت سنت است و گفت در چهار چیز است یکے در
ملبوس که آخر آن بلاست دوم در طعام که آخر آن مزبلهاست سوم در برادران که
آخر آن فراق است چهارم در دنیا که آخر آن فناست و گفت نفس از سه صفت

خالی نیست یا کافر است یا منافق و یا مرائی و نفس را سری است که از آن بر فرعون
آشکارا کرد و گفت انس آن است که اندامها انس گیرد بعقل و عقل انس گیرد بعلم
و علم به بنده و بنده بخدا و گفت روغن بکار برید که عقل زیاده شود و خدا را هیچ
دلی ناقص عقل در نیافته باشد پرسیدند از ابتدا و انتها گفت ورع اول زهد است
و زهد اول توکل و توکل اول درجه عارف و معرفت اول قناعت است و قناعت
ترک شهوات و ترک شهوات اول رضاست و رضا اول موافقت است و از
اخلاص هیچ سخت تر نیست بر نفس که نفس را در اخلاص هیچ نصیبی نیست و گفت
عاصیان را هیچ انس نبود و نه هر که اندیشه معصیت بکند گفتند بچه چیز بدان ثواب رسد
که رضا دریابد گفت بدان که مخالفت در سر نکند گفتند مردی می گوید که من در ایام حرکت
نه کنم تا وقتیکه حرکت ندهند گفت نگوید مگر در تن یا صدیقی یا زندیقی پرسیدند از
خوی نیکو گفت کمترین حال او بارکشی باشد و عدم مکافات بدی و او را آمرزش
خواستن و بر و بخشودن گفتند توبه چیست گفت آنکه گناه فراموش کنی مردے گفت توبه
آنست که گناه را یاد داری فرمودند که ذکر جفا در ایام وفا جفا بود گفتند وصیتی
کن گفت رستگاری شما در چهار چیز است نان خوردنی - و بیخوابی و تنهائی و خاموشی
یکے گفت خواهم که با تو باشم گفت چون از ما یکے بنا شد با که باشی اکنون با او باش
گفتند بزیارت تو شیر مے آید گفت سگی برسگی مے آید گفتند از خلقان با که صحبت
داریم گفت با عارفان از جهت آنکه ایشان هیچ چیز را بسیار نشمرند و هر فعلے که
رود آن نزد ایشان تاویلی است لاجرم در کل احوال معذور دارند معروف کرخی
رحمة الله تعالے علیه گفت علامت جوان مردی سه چیز است یکے وفا بخلاف

دوم ستائش بی‌غرض سوم عطای بی سوال وگفت علامت دوستی خدا در حق بنده
آن بود که او را مشغول دارد در کاری که سعادت وی دران بود و نگاه دارد از شغلی که
او را بکار نیاید وگفت علامت اولیا سه چیز است اندیشهٔ ایشان از خدا بود و
قرار ایشان با خدا بود و شغل ایشان با خدا بود وگفت چون حق بنده را چیزے
خواهد در عمل بگشاید و در سخن بندد و نیز بگشاید در عمل و به بندد در کسل وگفت
حقیقت وفا بهوش آمدن سر است از خواب غفلت و فارغ شدن اندیشه از
فضول آفت وگفت طلب بهشت بی عمل گناه است و انتظار شفاعت بی نگاهداشت
سنت نوعی است از غرور و امید داشتن رحمت در نافرمانبرداری جهل است و حماقت
گفتند تصوف چیست گفت گرفتن حقائق وگفتن بدقائق و نومید شدن از انچه
هست در دست خلائق وگفت هر که عاشق ریاست است هرگز فلاح نیابد گفت
من راهی میدانم بخدا آنکه از کسی چیزے نخواهی و هیچ بنود که کسی از تو خواهد وگفت
چشم فرو خوابانید اگر هم از بری ماده باشد گفت زبان از مدح نگاه دارید چنانکه
و از ذم گفتند بچه چیز دست یابیم بر طاعت گفت بدان که دنیا از دل بیرون کنید
اگر اندک دنیا در دل شما باشد هر سجده که کنید آن چیز را باشد گفت عارف را اگر
هیچ نعمتے نبود او خود در همه نعمت بود خواجه سری سقطی رحمة الله علیه گفت
سی سال است که استغفار میکنم از یک شکر کردن گفتند چگونه گفت بازار بغداد
بسوخت اما دکان من نسوخت مرا خبر دادند گفتم الحمد لله از شرم آنکه خود را باز
برادر مسلمان خواستم و دنیا را حمد گفتم ازان استغفار می کنم وگفت دور باشید از
همسایگان توانگر و قرایان بازار و عالمان و امیران وگفت هر که خواهد که بسلامت

ماند دین او و براحت رسد دل او و تن او و اندک شود غم او گو از خلق عزلت
کن وگفت دنیا همه فضول است مگر پنج چیز نانی که سد رمق باشد و آبے که تشنگی
به برد و جامه که عورت بپوشد و خانه که دران جا تواند بود و علمی که بدان کار کنی وگفت
هر معصیت که بسبب شهوت بود امید توان داشت بآمرزش آن و هر معصیت که از کبر بود امید
نتوان داشت بآمرزش آن زیرا که معصیت ابلیس از کبر بود و زلّت آدم از شهوت
وگفت اگر در بوستانے که درختان بسیار باشد و بر هر درخت مرغی نشسته بزبان فصیح
گوید که السلام علیکم یا ولی الله و آن کس نترسد که آن مکر است و استدراج بروے
بباید ترسید و علامت استدراج کوری است از عیوب نفس و مکر قولے است بی عمل
وگفت ادب ترجمان دل است وگفت قوی ترین قوت آن ست که بر نفس خود
غالب آئی و هر که عاجز آمد از ادب نفس خود از ادب غیرے عاجز تر بود وگفت حیا و
انس بدر دل آیند اگر دران دل ورع باشد فرود آیند و اگر نه باز گردند وگفت در
دلے که چیزے دیگر بود هیچ چیز قرار نه گیرد خوف از خدا و رجا بخدا و دوستی بخدا
و حیا از خدا و انس بخدا وگفت مقدار هر مردی در فهم خویشتن مقدار نزدیکی او بود بخدا
وگفت فهم کننده ترین خلائق آن بود که فهم کند اسرار دقائق قرآن و تدبر کند
دران و صابر تر آن بود که بر حق صبر تواند کرد وگفت شوق برترین مقام عارفان است
وگفت عارف آن ست که خوردن وی خوردن بیماران است و خفتن وے
خفتن مارگزیدگان و عیش وی عیش غرق شدگان وگفت علامت زهد آرام
گرفتن نفس است از طلب و قناعت کردن بدانچه گرسنگی ببرد و راضی بودن بدان
که عورت پوشیده شود و نفور بودن نفس از فضول و بیرون کردن خلق

از دل وگفت عیش زاهد خوش نبود که بخود مشغول بود وعیش عارف خوش است
که از خود مشغول است وگفت کارهاے زهد همه بر دست گرفتم هرچه خواستم از و یافتم
وگفت هرکه بیاراید در چشم خلق آنچه در و نبود بیفتد از ذکر حق وبسیار آمیختن از خلق از
اندک صدق است وگفت حسن خلق آنست که خلق را نرنجانی و رنج آنها بکشی بے کینه
و مکافات وگفت از هیچ برادر بریده مشو بگمان و شک ودوست از صحبت او باز
مدار وگفت ترک گناه از سه وجه است یکے از خوف دوزخ ودیگے از رغبت بهشت
ویکے از ترس خدا جنید فرمود که وقت مرگ وصیت خواستم گفت مشغول مشو بصحبت
صحبت خلق از حق گفتم اگر از پیش می گفتی با تو صحبت نداشتمے فتح موصلی
رحمة الله تعالے علیه فرمود با سی ابدال صحبت داشتم همه گفتند پرهیز از صحبت
خلق وهم بکم خوردن فرمودند وگفت هر دل که از وی علم وحکمت وسخن مشائخ
باز گیرندی بمیرد وگفت از راهبے پرسیدم که راه بخدا چگونه است گفت
هرجا که روآری خدا آنجاست وگفت اهل معرفت آن قوم اند که چون سخن گویند
از خدا گویند وچون عمل کنند براے خدا وچون طلب کنند از خدا طلب کنند
روزی از صدق سوال کردند دست در کوزهٔ آهنگر کرده و آهن تافته بیرون آورد
و بر دست نهاد وگفت صدق این ست وگفت هرکه مداومت کند بذکر دل آنجا
شادی پدید آید احمد خوارزمی رحمة الله تعالے علیه فرمود بنده تائب نبود تا
پشیمان نشود بدل و استغفار نکند بزبان واز عهدهٔ مظالم بیرون نیاید
تا جهد نکند در عبادت چون چنین بود گفتم از توبه و اجتهاد صدق وزهد
برخیزد واز صدق توکل برخیزد واز استقامت معرفت برخیزد وبعده لذت

انس بود وبعده حیا وبعد از حیا خوف بود واز مکر واستدراج و در جمله این احوال باید که
از دل مفارقت نکند از خوف آنکه نباید که این احوال از دل او برود واز لقاے
حق باز ماند وگفت هرکه عاقل تر بود بخدا عارف تر بود وهرکه بخدا عارف تر بود زود بدل
رسد وگفت رجا قوت خائفان است وفاضل تر گریستن بر فوت اوقاتیست
که نه در موافقت بوده باشد وگفت هرکه بدنیا نظر کند بنظر ارادت ودوستی حق نور فقر
و زهد از دل او ببرد وگفت هرکه نفس خود را نشناسد او در دین خود در غرور
بود و مبتلا نکند حق تعالے هیچ بنده را بچیزی سخت تر از غفلت وسخت دلی وگفت
انبیا مرگ را کراهت داشته اند که از ذکر حق باز می مانده وگفت دوستی خدا دوستی
طاعت او ست وهیچ دلیل نیست بر شناختن خدا جز خدا وهرکه دوست دارد
که او را بچیزے بشناسد تا نیکوئی او را یاد کند او مشرک است در عبادت احمد خضرویه
رحمة الله علیه گفت هرکه خدمت درویشان کند بسه چیز مکرم شود تواضع و
حسن ادب وسخاوت وگفت حقیقت معرفت آنست که دوست دارے او را
بدل ویاد کنی او را بزبان وهمت بریده گردانی از آنچه که غیر اوست ونزدیکترین
کسے بخدا آنست که خلق او بیشتر است گفتند علامت محبت چیست گفت آنکه عظیم
نبود در هیچ چیز از دو کون در دل او وهیچ آرزو نکند او را مگر خدمت او وآنکه نفس
خود را غریب بیند از جهت آنکه هیچ کس بانچه او در آن ست موافق او نبود وگفت دلها
جوهاست هرگاه از حق پر شود پدید آورد زیادتی آن انوار بر جوارح وهرگاه که از
باطل پر شد پدید آورد زیادتی ظلمات آن بر جوارح وگفت هیچ خواب نیست
گران تر از خواب غفلت وتمام بندگی در آزادی است ودر تحقیق بندگی آزادی

تمام است یکی ازو سوال کرد که کدام عمل فاضلتر است گفت نگاهداشتن اسرار
و التفات ناکردن بغیر الله ابوتراب نخشبی رحمة الله علیه گفت هیچ نمی دانم
مرید را مضرتر از سفر کردن بر متابعت نفس و هیچ فساد ها راه نیافت الا از سفرهای
باطل و گفت حقتعالی فرموده دور باشید از کبایر و کبایر نیست الا بیان تهی
بی حقیقت و دعوی فاسد و اشارت باطل و اطلاق کردن عبارت و الفاظ
ثم قال الله تعالی ان الشیاطین لیوحون الی اولیائهم لیجادلوکم و گفت
هرگز هیچکس برضای خدای تعالی نرسد اگر یک ذره دنیا را در دل او مقداری
باشد و چون بنده صادق بود در عمل حلاوت یابد پیش از آنکه عمل کند و اگر اخلاص
بجا آرد آن حلاوت یابد در آن وقت که عمل کند و گفت شما سه چیز را دوست
میدارید و از آن شما نیست نفس و روح و مال و گفت راحت در دنیا طلب
مکنید که نیابید این در بهشت است و گفت توکل آنست که خود را در دریای عبودیت
افگنی و دل در خدمت بسته داری اگر دهد شکر کنی و اگر باز گیرد صبر و گفت عارف را
هیچ تیره نکند و همه تیرگیها بدو روشن شود و گفت هیچ چیز نافع تر نیست از عبادات
از اصلاح خواطر و هرگز اندیشه درست شد بعد از آن هرچه برود از افعال
و احوال درست بود یحیی معاذ رازی رحمة الله علیه فرمود دور باش از
صحبت سه قوم یکی علمای غافل دوم قراء مداهن سوم متصوف جاهل و گفت
سه خصلت از صفت اولیا است اعتماد بر خدا در همه چیز و بی نیاز بودن ازو در همه
چیز و رجوع کردن بدو در همه چیز و گفت هر که اعتبار نگیرد بمعاینه مستغنی نگردد از
نصیحت و گفت گمان نیکو بخدای نیکوترین گمانها است چون با عمال شائسته

مراقبت بود و چون بمعاصی و شناعات بود آرزو بود که اورا در حشر اندازد و توبه
آنکس است که مهمل گذارد و در کار خویش بطالت و حیای بنده ندم است و حیای خدا
کرم است و تارک گناه برای شرم خدا که خدای می بیند به از کسی که ترک کند برای نفس
و ترس نفس و گفت مرد حکیم نبود تا سه خصلت نباشد یکی آنکه در توانگران نگرد بچشم
نصیحت نه بچشم حسد و در زنان بچشم شفقت نه بچشم شهوت و در درویشان بچشم تواضع
نه بچشم تکبر و گفت چون بنده انصاف خدا بدهد از نفس خویش خدای تعالی
اورا بیامرزد و گفت با مردمان سخن اندک گوید و با خدا بسیار و گفت دنیا
دکان شیطان است زنهار از دکان وی چیزی نه دزدی و دنیا خمر شیطان است
هر که از دست شد هرگز بهوش نیاید مگر روز قیامت در ندامت و حسرت و گفت
دنیا بدرم کژدم است دست بران مکن تا افسونش نیاموزی و گرنه هلاک شوی
و افسونش آنکه دخل او از حلال بود و خرج او بحق و گفت طلب دنیا عاقل را
نیکوتر از ترک کردن جاهل و گفت در تن فرزند آدم هزار عضو است جمله از شر همه
در دست شیطان چون گرسنه شود و نفس را ریاضت دهد آنجمله خشک شود و بآتش
گرسنگی بسوزد و گرسنگی نور است و سیری نار و گفت هیچ بنده سیر نخورد تا خداوند از و
ببرد خیری که بعد از این نتواند دریافت و گرسنگی طعام خدا است و گفتند بر مرید چه
سخت تر گفت همنشینی با اضداد او گفت بنگر انس خویش بخلوت اگر انس تو بخلق بود
چون بخلوت آئی برود و اگر بخدا بود همه جا ترا برابر بود در دشت و کوه و دریا اگر وقت
در وقت نزول بلا حقائق صبر آشکارا گردد و در وقت مکاشفه مقدار حقایق رضا
نماید و گفت با خوی نیکو معصیت زیان دارد و مقدار یک دانه دوستی به از هفتاد ساله

عبادت بی دوستی و گفت بلندترین منزل طالبان خوف است و بلندترین منزل
واصلان رجا و علامت خوف کوتاهی امل است و بلندترین پرهیزگاری تواضع است
و توحید نور است و شرک نار و نور توحید جمله سیآت موحد بسوزاند و نار شرک جمله
حسنات مشرک بسوزاند و گفت ورع دو گونه بود یکی در ظاهر آنکه نجنبد مگر بخدای
و در باطن آنکه غیر او در دل نیاید و گفت از زهد سخاوت خیزد بملک و مال و
از حب سخاوت بجز نفس و روح و گفت هر که سخن گوید پیش از آنکه بیندیشد پشیمان
شود گفتند بچه شناسیم که خدا از ما راضی است گفت اگر تو راضی باشی گفتند فردا که
ایمن تر گفت آنکه امروز بیشتر ترسد و گفت عارف آنکه هست نیست بود و درویش
آنکه بخداوند خویش از جمله کائنات توانگر بود و زاهد تر آنکه یقین او بیشتر و محبت آنکه
به نیکوئی زیادت نشود و بجفا نقصان نپذیرد شاه شجاع کرمانی رحمة الله علیه
فرمود علامت صدق سه است اول آنکه قدر دنیا برود و از دل تو چنانچه سیم و
خاک برابر شود دوم دیدن خلق از دل تو بیفتد تا چنان شوی از شادی گرسنگی و
ترک شهوات که اهل دنیا شاد شوند از سیری و شهوت راندن پس از آن ملازمت
مریدان کن وگرنه ترا با این سخن چه کار و علامت خوشخوئی رنج خود از خلق برداشتن است
و رنج خلق کشیدن و هر که چشم نگاهدارد از حرام و تن از شهوات و باطن آباد دارد
بمراقبه دائم و ظاهر بمتابعت سنت و عادت کند بحلال خوردن فراست او هرگز
خطا نشود روزی یاران را گفت که از دروغ گفتن و خیانت کردن و غیبت
کردن دور باشید باقی هر چه خواهید بکنید و دنیا بگذارید و توبه بکنید و
هوای نفس بگذارید باو رسید یوسف ابن الحسین رحمة الله تعالی علیه

گفت آفت صوفیان در صحبت کودکان و در معاشرت اضداد و فتور رفیقی زنان است
و گفت قومیکه میدانند که خدای ایشان را می بیند پس ایشان شرم دارند که از
مهابت نظر بچیزے کنند جز آنکه وی فرموده است و گفت اشارت خلق بر قدر
یافت خلق است و یافت بر قدر شناخت بود و شناخت بر قدر محبت بود پرسیدند
از محبت گفت محب را خواری و ذل سخت تر بود و شفقت و نصیحت او خلق خدای را
بیشتر و صدق آنست که تنهائی را دوست دارد و نهان داشت طاعت و گفت
عزیزترین چیز در دنیا اخلاص است هر چند جهد می کنم تا ریا از دل خود دور کنم
بلون دیگر می آید و گفت اگر خدای را بینم با جمله معاصی به که با ذره تصنع و زاهد آنکه طلب
مقصود نکند تا وقتیکه وجود خود را مفقود نگرداند و غایت عبودیت آنست که
بنده او باشی در همه چیز و هر که بشناخت او را بفکر عبادت کرد او را بدل ابوحفص حداد
رحمة الله تعالی علیه گفت هر که اقوال و افعال خود را هر وقتی نسنجد
بمیزان کتاب و سنت و خواطر خود را متهم ندارد او را از جمله مردان نشمرند
پرسیدند ولی را خاموشی به یا سخن گفت اگر سخن گوی آفت سخن بداند هر چند تواند
خاموش باشد اگرچه بعمر نوح باشد و خاموش اگر راحت خاموشی بداند از خدا درخواهد
تا دو چند عمر نوح دهد تا سخن نگوید گفت عبودیت آنکه ترک هر چه تراست بگوی و ملازم
باشی چیزی را که ترا بدو فرموده اند و درویشی بحضرت خدا شکستگی عرضه کردن و
نشان دوستان آنکه روزی که میرند دوستان شاد شوند یعنی چنان مجرد روند
از دنیا که از وی چیزے نماند که آن خلاف دعوی او بود در تجرید و ولی آنکه او را
قوت کرامات داده باشند و او را از آن غائب گردانند گفتند غافل کیست

گفت آنکه از نفس خود اخلاص طلبد بخیل آنکه در وقت احتیاج خود ایثار ترک
کند و ایثار آنکه تقدیم داری نصیب برادران بر نصیب خود در کارهای دنیا و
آخرت و کرم انداختن دنیا است برای کسی که بدان محتاج است و روی آوردن بخلق
و نیکو وسیله بنده را بخدا دوام فقر است و ملازم گرفتن سنت و قوت حلال و هر که بعین
رضا در خود نگریست هلاک شد و خوف چراغ دل است انچه از خیر و شر است دراو
بدان توان دید و فقر درست نیاید تا دادن دنیا دوست تر از گرفتن ندارد و هر که
همیشه فضل خداوند بر خویشتن امید دارم که از هالکان نباشد و فاضلترین اعمال
مراقبت خویش است با خدا و آنکه بفعل خود شاد بود مغرور است و هر که داند که
او را خواهند برانگیخت و حساب خواهند کرد و از معاصی اجتناب ننماید و از شرع
خبر میدهد که من ایمان ندارم ببعث و حساب و هر که خواهد دل او متواضع شود
گو در صحبت صالحان باش و خدمت ایشان را ملازمت کن و گفت روشنی تن
بخدمت است و روشنی جان باستقامت و گفت تقوی در حلال محض است
و بس و تصوف همه دوست و گفت عمل که شایسته بود آن را بر تو فراموش کنند
و گفت نه بینا آنست که خدای را نشناسد و نه بینا شمار الخدای و بینا آنست که
از خدای بود نظر او بر که و ناست کی از دو وصیت خواست گفت یا اخی لازم یک
در باش تا همه درها بر تو کشایند و لازم یک سید باش تا همه سیادات ترا گردن دهند
روزی در بغداد رفت اکابر آنجا از فتوت سوال کردند گفت شما گوئید جنید فرمود
فتوت نزد ما آنست که فتوت از خود نه بینی و انچه کرده باشی بخود نسبت ندهی گفت
نیکوست اما نزد من فتوت آنست که انصاف دادن و انصاف نا طلبیدن

جنید گفت در عمل آمده ای اصحابنا ابوحفص گفت این سخن راست نیاید جنید
چون این بشنید گفت برخیزید ای اصحابنا که زیادت آورد ابوحفص بر آدم
و ذریته او در جوان مردی حمدون قصار رحمة الله علیه گفت هر که محقق نبود در
حال خود از حال خویش خبر نتواند داد و گفت صحبت با صوفیان کنید که زشتها را
نزدیک ایشان عذرها بود و نیکی را بس خطری نبود تا ترا بدان بزرگ دارند تا تو
بدان در غلط نیفتی و هر که در سیرتهای سلف نظر کند تقصیر خود بداند و گفت شکر نعمت
آنست که خود را طفیلی بینی و گفت پسندیده است انچه تو میسر شاند بآسانی بی رنج
اما رنج در طلب زیاده است و گفت هر که پندارد که نفس او بهتر است از نفس فرعون
او کبری آشکارا کرده است و گفت ملامت ترک سلامت است و اگر مستی را
می بینی که می خسپد وی را ملامت نکنی نباید که همان بلا مبتلا گردی پرسیدند از ملامت
گفت راه آن بر خلق دشوار است و مغلق اما طرفی بگیرم رجای مرجیان و خوف
قدریان صفت ملامتی بود یعنی در رجا چندان رفته که مرجیان ملامت کنند و در
خوف چندان سلوک کرده که قدریان را در هیچ نشان نه نا امید باشد گفت من
نیک خوئی ندانم مگر در سخاوت و بد خوئی را نشناسم الا در بخل و هر که خود را ملکی
داند بخیل بود و تواضع آنست که کسی را بخود محتاج نه بینی نه درین جهان و نه
در آن جهان و هر گاه که فقیر تواضع را ترک کرد همه خیرات را ترک کرد و اصل همه
دردها بسیار خوردن است و آفت دین بسیار گفتن است و گفت اگر توانی که کار
خود بخدا بازگذاری بهتر از آنکه بحیله و تدبیر مشغول شوی و گفت جز نکند در صحبت
مگر کسی که خدا را اتهم داشته بود منصور عمار رحمة الله علیه هارون رشید

پرسید که عالم ترین خلق کیست و جاهل ترین که بود گفت عالم ترین خلق مطیع ترسناک
بود و جاهل ترین ایمن عاصی فرمود که مردمان دو قسم اند یا بخود عارف بود یا بحق
آنکه بخود عارف بود شغلش مجاهده و ریاضت بود و آنکه بحق عارف بود شغلش
عبادت و طلب رضای او بود گفت آرزوی دینار را ترک گیر تا از عمر راحت یابی
و زبان را نگاهدار تا از عذر خواستن برهی احمد عاصم الانطاکی رحمة الله تعالی
عنه فرمود علامت محبت آنکه عبادت اندک بود و خلوت او بسیار و خاموشی
او پیوسته چون در ونگرند او نه بیند چون بخوانند نشنود و چون مصیبتی رسد اندوه
نکند و چون صوابی رسد شاد نه گردد و از کسی نترسد و بکسی امید ندارد گفتند تو
مشتاق خدائی گفت نه شوق بغایت بود چون حاضر شود کجا شوق بود گفت
علامت خوف گریز بود و علامت رجا طلب و گفت هر که ایمن تر بود بر نفس خود
هلاک شود و گفت نشان اندک معرفت بنده بنفس خود از اندکی حیا بود و اندکی
خوف و هر که بخدا عارف تر از خدا ترسان تر و گفت اگر صلاح دل جوئی یاری
خواه بر وی بنگاهداشت زبان گفت نافع ترین اخلاص آنست که دور کند از
تو تصنع و تزئین و ریا و گفت طاعت بر جهل زیانکارتر است از معصیت بر جهل
و یقین نوریست که شاهده میکند بدان جمله امور آخرت و اخلاص آنست که چون عمل
کنی دوست نداری که ترا بدان یاد کنند و بزرگ دارند و طلب نکنی ثواب عمل خویش
از هیچ کس مگر از خدای و چنان دان که کسی نیست در روی زمین بجز تو و در
زمین و آسمان بجز او و دوای دل پنج است همنشینی اهل صلاح و خواندن
قرآن و تهی داشتن شکم و نماز شب و زاری وقت سحر نقل است که

سی و شش کس از اصحاب وی جمع شدند و سفره نهادند نان اندک بود شیخ
پاره پاره میکرد و چراغ برگرفت چون چراغ آوردند پارهای بر جای
بود که کسی نخورده بقصد ایثار مریدان را چنین تربیت کرده بود عبد الرحمن حسین
رحمة الله تعالی علیه فتح موصلی را گفت چهار چیز پیش من است
چشم و زبان و دل و هوا چشم جای منگر که نشاید و بزبان چیزی مگو که خدا تعالی
بخلاف آن داند و دل نگاهدار از خیانت و کبر بر مسلمان و هوا نگاه دار در
سر و هیچ مگو و اگر این چهار باین صفت نباشند خاکستر بر سر باید کرد
گفت دلها موضع ذکر است چون با نفس صحبت داشتند موضع شهوت شدند
و شهوت از دل بیرون نه رود مگر از حسرتی بیقرار کننده و یا شوقی بی آرام دهنده
گفت اندوه مکن مگر بر چیزی که فردا ترا مضرتی بود و شاد مباش الا بچیزی
که فردا ترا شاد کند و نافع ترین خوف آن بود که از معصیت باز دارد و اندوه
دائم کند و فکرت را لازم تو گرداند در بقیه عمر با جنید بغدادی رحمة الله علیه
فرمود که اگر مرتضی یک سخن بکرامت نه گفتی اصحاب چه کردندی و آن
سخن آنست که از مرتضی علی رضی الله عنه پرسیدند که خدای را بچه شناختی
گفت بدانکه شناسا گردانید مرا بخود که او خداوندی ست که شبه او نتواند بود
بهیچ صورتی و او را نتوان یافت بهیچ حسی و او را قیاس نتوان کرد بهیچ
خلقی که او نزدیک ست در دوری خویش و دور است در نزدیکی خویش و بالای
همه چیزهاست و نتوان گفت که تحت او چیزی ست و او نیست چون چیزی
نیست از چیزی و نیست در چیزی و نیست بچیزی سبحان الله آن

نه بیگانه و چنین است چنین نیست هیچ چیز از غیر او و اگر کسے شرح این سخن دهد
مجلد ها بر آید فهم من نهم و گفت اگر من هزار سال بزیم از اعمال یک ذره کم نکنم
مگر که مرا باز دارند و گفت روزگار چنان گذاشتم که اهل آسمان و زمین بر من گریستند
باز چنان شدم که من بر غیبت ایشان گریستم اکنون چنان شدم که نه از ایشان
خبر دارم و نه از خود و ده سال بر در دل نشستم و پاسبانی کردم تا دل مرا
نگاه داشت اکنون بیست سال است که من نه از دل خبر دارم و نه دل از
من و گفت درین راه قاطعان بسیار اند و بر راه سه دام می اندازند دام مکر و استدراج
و دام قهر و دام لطف و آنرا نهایت نیست مرد باید که فرق کند میان هر سه
دامها گفت چون قدرت معاینه کرد صاحب آن نفس بکراهت تواند زد چون
عظمت معاینه شود از نفس زدن منع کند و چون هیبت معاینه شود آنجا کسے که
نفس زند کافر گردد و گفت نفس که باضطرار از مرد بر آید جمله حجابها و گناهان که میان
بنده و خداست بسوزد و گفت خنک آن کسی که او را در همه عمر یک ساعت
حضور بوده است و شریف ترین نسبت ها و بلند ترین آن آنست که با فکرت بود
در میدان توحید و گفت میان بنده و خدا چهار دریاست تا قطع نکند بحق نرسد یکے
دنیا و کشتی او زهد است و یکی آدمیان و کشتی او دور بودن ست و یکی ابلیس و
کشتی او بغض و یکی هوا و کشتی او مخالفت و گفت در میان هواجس نفسانی و وساوس
شیطانی فرق آنست که نفس چیزے الحاح کند و تو منع کنی و او معاودت می کند
اگرچه بعد از مدتی بود تا وقتیکه بمراد خود رسد اما شیطان چون دعوتے کند بخلافے
اگر بخلاف آن کنی او ترک آن دعوت کند و گفت ابلیس مشاهده نیافت در طاعت

و آدم مشاهده گم نکرد در زلت گفت طاعت علت نیست بلکه در ازل رحمت
ولیکن بشارت می دهد بر آنکه و زآن کار که رفته است در حق طاعت کننده نیکو
رفته است گفت مردان بسیرت مردان اند نه بصورت گفت اساس آن ست
که بمراد نفس قیام نکند و گفت غافل بودن از خدا سخت تر است از آنکه در آتش
شدن و گفت بحقیقت آزادی نرسی تا از عبودیت بر تو هیچ باقی مانده بود
و گفت نفس هرگز با حق الفت نگیرد و هر که نفس را بشناسد عبودیت بروے آسان
شود و هر که گوید الله بے مشاهده دروغ زن ست و هر که بشناخت خدا را هرگز شاد
نشود و هر که خواهد تا دین او بسلامت ماند و تن او آسوده و دل او به عافیت گو از نبود
مردمان جدا باش که این زمانه وحشت است و خردمند آن ست که تنهائی اختیار
کند و هر که علم او بیقین نرسیده است و یقین بخوف و خوف بعمل و عمل بورع و ورع
با خلاص و اخلاص بمشاهده او از هالکان ست و اگر جمله دنیا یک کس را بود زیان
نبود و اگر سیرش یک دانه خرما کند زیان دارد و مرید صادق بے نیاز بود از علم
عالمیان و گفت چون حق تعالی بمردی نیکی خواهد او را پیش صوفیان افگند و از
قرآیان باز دارد و نشاید که مریدان چیزے آموزند مگر آنچه در نماز بکار آید و فاتحه
و قل هو الله تمام است و هر مرید که زن کند و علم نویسد از وی هیچ نیاید و هر که میان
خود و خدای تعالی توبره پر طعام نهاده است از و مناجات هرگز نیاید و خواطر چهار است
یکے خاطر است از حق که بنده را دعوت کند بحق و خاطر است از نفس که دعوت کند بآرایش
نفس و تنعم بدنیا و خاطر است از شیطان که دعوت کند بحقد و حسد و عداوت و خاطر است
از ملک که رغبت و قوت بخشد بر طاعت و عبادت حق و گفت بلا چراغ عارفانست و بیدار کننده مریدان

وہلاک کنندہ غافلان وگفت ہمت اشارت است از خدا وارادت اشارت
فرشتہ وخاطر اشارت معرفت وزینت تن اشارت شیطان وشہوت اشارت نفس
ولہو اشارت کفر وحق تعالی ہرگز صاحب ہمت را عقوبت نہ کند اگرچہ معصیت رود
بروے وگفت ہر کرا ہمت است او بینا است وہر کرا ارادت است نابینا است
وگفت اجتماع چہار ہزار پیر طریقت است کہ نہایت ریاضت این ست ہرگاہ
دل خود طلبی ملازم حق بینی وہر کہ در موافقت بحقیقت رسیدہ باشد ازان ترسد
کہ حظ از خداے فوت شود بچیزے دیگر ومقامات بہ شواہد است ہر کرا مشاہدہ
احوال است او رفیق است وہر کرا مشاہدہ صفات ست او اسیر است کہ سخن
آنجا رسد کہ خودی برجاے بود در شبانہ روزی ہزار بار بباید مرد چون فانی
شد وشہود حقتعالی حاصل گشت امیر شد وسخن انبیا خبر باشد از حضور وکلام
صدیقان اشارت است بمشاہدہ واول چیزے کہ ظاہر شود از احوال اہل احوال
خالص شدن افعال ایشان بود وہر کرا سر خالص نبود ہیچ فعل او صافی نبود
وصوفی چون زمین باشد کہ ہمہ پلیدی بروی افگنند وہمہ نیکوئی ازوے بیرون
آید وتصوف از صفا است ہر گزیدہ شود از ماسوی صوفی است وصوفی آن ست
کہ دل او چون دل ابراہیم سلامت یافتہ بود از دوستی دنیا وبجا آرندہ فرمان
خدا بود وتسلیم او چون تسلیم اسماعیل واندوہ او چون اندوہ داؤد وفقر او
چون فقر عیسی وصبر او چون صبر ایوب وشوق او چون شوق موسی در وقت مناجات
واخلاص او چون اخلاص محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام وگفت تصوف آن ست
کہ ترا خدا از تو بمیراند وبخود زندہ کند وگفت تصوف آن بود کہ با خدا باشی

بے علاقہ وعارف را حالی باز ندارد و منزلتی باز ندارد وعارف آن ست کہ در درجات
دیگر دد چنانکہ ہیچ چیز او را حجاب نگردد و باز ندارد وگفت معرفت مشغولی است
بخداے تعالی در معرفت مکر خدا است یعنی ہر کہ پندارد کہ عارف است ممکور است
ومعرفت وجود جہل است در وقت حصول علم تو گفتند زیادت کن گفت عارف و
معروف او ست وگفت علم آن ست کہ قدر خویش بدانی وگفت اثبات کرامت
وعلم باثبات غدر است وآنچہ موجود ست داخل مکر وغدر است وگفت توحید خداے
منزہ داشتن قدم او بود از حدث یعنی دانی کہ اگرچہ سبیل در عذر با شما ماند دیدا
باشد وگفت ہر محبت کہ بعوض بود چون عوض برخیزد محبت درست نشود وگرد میان
دو تن آنچنان دو تن کہ یکے دیگری را گوید کہ ای من وچون محبت درست شود
شرط ادب بیفتد حق تعالے سہام گردانیدہ است محبت بر صاحب علاقہ وگفت
محبت افراط میل است بی نیل وگفت محبت خدا بخداے نتوانی رسید تا جان در راہ
او سخاوت نہ کنی وانس یافتن بوعدہا واعتماد کردن بران خلل است در سخاوت
واہل انس در خلوت ومناجات چیزہا گویند کہ نزدیک عام کفر نماید وایشان را احوال
خویش بدان مزید یابند وہرچہ گویند ایشان را احتمال کنند وگفت مشاہدہ غرق
است ووجد ہلاک ووجد زندہ کنندہ ہمہ است ومشاہدہ میرانندہ ہمہ ومشاہدہ
اقامت ربوبیت است وازالہ عبودیت بشرط آنکہ تو در میان ہیچ نہ بینی ومراقبہ
آن بود کہ ترسندہ باشد بر فوت شدہ پرسیدند فرق چیست میان مراقبہ وحیا گفت
مراقبہ انتظار غائب است وحیا خجلت است از حضور مشاہدہ وگفت وقت
چون فوت شود ہرگز نتوان یافت وہیچ عزیز تر از وقت نیست وہیچ چیز را اولیا

سخت تر از نگاه داشت انفاس نیست در اوقات گفت عبودیت دو خصلت است صدق و افتقار بخدای در نهان و آشکارا و نیکی اقتدا برسول خدای تعالی و عبودیت ترک دین دو سبب است ساکن شدن از لذت و اعتماد کردن بر حرکت چون این هر دو از تو گم شد حق عبودیت گذارده آمد و شکر آنست که نفس خود را از اهل نعمت نشمرد و گفت شکر علتی است و آن آنست که مرید نفس خود را بدان مطالبت کند و با خدا ایستاده باشد بحظ نفس و زهد تهی دست بودن است و خالی از مشغله آن و حقیقت صدق آنست که راست گوئی در کاری که از و نجات نیابی مگر بدروغ و هیچکس نیست که طلب صدق کند که نیابد و اگر نیابد به بعضی یابد و صادق روزی چهل بار از حالی بحالی بگردد و مرائی چهل روز بر یک حال بماند علامت صادق آنست که سوال نه کند و معارضه نه کند و اگر کسی با ایشان معارضه کند خاموش بماند و صبر باز داشتن نفس را با خدا بجزع و فرو خوردن تلخی با روی ناترش کردن و توکل خوردن بی طعام است یعنی طعام در میان نه بیند و توکل آنست که خدای را باشی چنانکه پیش ازین نبودی و خدای را بودی و پیش ازین توکل حقیقت بود اکنون علم است و توکل نه کسب کردن است و نه ناکردن لیکن سکون دل است بوعده حق تعالی و یقین آنست که غم رزق نکنی و اندوه رزق نخوری و آن از تو کفایت آید و آن آنست که بعملی که در گردن تو کرده اند بدان مشغول شوی که بیقین او رزق تو بتو می رساند و فتوت آنست که با درویشان نقار نکنی و با توانگران معارضه نه کنی و جوانمردی آنکه بار خود بر خلق ننهی و آنچه داری بذل کنی و تواضع آنکه تکبر نکنی بر اهل هر دو سرای و مستغنی باشی بحق تعالی و خلق چهار است سخا رست

و الفت و نصیحت و شفقت و صحبت با فاسقان نیک خوی به از آنکه با قراء بدخوی و حیا دیدن آلاء اوست و دیدن تقصیر خود پس ازین هر دو حال حالتی زاید که آن را حیا گویند و گفت عنایت پیش از آب و گل بوده است و حال چیزیست که بدل فرود آید اما دائم نبود و رضا دفع اختیار است و نیز آنکه بلا را نعمت شمرے و گفت فقر دریای بلاست و فقر خالی شدن دل است از اشکال و خوف آنکه ترک کنی هوا از خوف و ترک عملی گیری بغیر شوق و گفت صوم نصفی از طریق است و توبه را سه معنی است اول ندامت دوم عزم بر ترک معاودت سوم خود را پاک کردن از مظالم و خصومت و گفت حقیقت ذکر فانی شدن ذاکر است در ذکر و ذکر در مشاهده مذکور و ایمن بودن مرید را از مکر کبائر بود و اصل را کفر و تصوف صافی کردن دل است از مراجعت خلقت و مفارقت از طبیعت و فرو میراندن بشریت و دور بودن از دواعی نفسانی و فرود آمدن در صفات روحانی و بلند شدن بعلوم حقیقی و بکار داشتن آنچه اولی تر الی الابد و نصیحت کردن جمله امت و وفا بجا آوردن بر حقیقت و متابعت پیغامبر در شریعت و صوفیان قومی اند قائم بخداوند چنانکه ایشان را ندانند الا خداوند تعالی پرسیدند از همه زشتی ها صوفی را چه زشت تر گفت بخل و سوال کردند از توحید گفت آنکه ناچیز نگردد در وی رسوم و ناپیدا شود در وی علوم و خدا بود چنانکه بود و همیشه باشد بفنا و نقص اگر دد او راه نیابد باز گفتند که توحید چیست گفت صفت بندگی همه ذلت و عجز و ضعف و استکانت و صفت خداوند همه عز و قدرت هر که این جدا تواند کرد با آنکه گم شده است موحد است باز پرسیدند از توحید گفت یقین است گفتند چگونه

گفت آنکه بشناسی که حرکات و سکنات خلق فعل خداست کسی را با او شرکت نیست
چون این بجا آوردی شرط توحید بجا آوردی سوال کردند از فنا و بقا گفت بقا
حق راست و فنا ما دون او را و گفتند تجرید چیست گفت آنکه ظاهر او مجرد بود از
اعراض و باطن او از اعتراض سوال کردند از محبت گفت آنکه صفات محبوب
بدل صفات محب نشیند سوال کردند از انس گفت انس آن بود که حشمت برخیزد
سوال کردند از تفکر گفت درین چند درجه است تفکر نیست در آیات خدا و از و
معرفت زاید و تفکری ست در بلا و نعما از و محبت زاید و تفکری ست در وعده خدا
و عذاب و از و هیبت زاید و تفکری ست در صفات نفس و احسان خدا با نفس
از و حیا زاید از خدای تعالے سوال کردند از تحقیق بنده در عبودیت گفت چون
بنده جمله اشیا را ملک خدا بیند و پدید آمدن جمله از خدا بیند و قیام جمله بخدا بیند
و مرجع جمله بخدا بیند چون این همه و را تحقیق بود به صفوت عبودیت رسیده باشد
سوال کردند از حقیقت مراقبه گفت حال است که مراقب انتظار می کند آنچه از و توقع
او ترسند لاجرم حالتی بود چنانکه از شبخون کسے ترسد و نخسپد سوال کردند
از صادق و صدیق و صدق گفت صدق صفات صادقان است و
صادق آنکه او را چنان بینے که شنیده باشی و همه عمرش همچنان یابی که یکبار
خبر او تبو رسیده باشد و صدیق آنکه پیوسته بود صدق او در افعال و
اقوال و احوال سوال کردند از اخلاص گفت فنا الیست از فعل خویش و
اخلاص آن ست که بیرون آری خلق را از معامله نفس یعنی نفس دعوی ربوبیت
میکند پرسیدند از خوف گفت چشم داشتن عقوبت است در هر نفسے و شفقت

بر خلق آنست که بطوع و رغبت با ایشان دهی آنچه طلب کنند و بار آن بر ایشان ننهی
که طاقت ندارند و سخن نگوئی که ندانند و علامت آن ست که از نفس عزلت گیری و
عزیزترین خلق کیست گفت درویشی است راضی و صحبت با کسے دارید که هر نیکی
که با تو کرده بود فراموش بود و گفتند هیچ فاضل تر از گریستن هست گفت گریستن
بر گریستن گفتند مرید کیست و مراد چیست گفت مرید در سیاست بود و از عمل و مراد شناخت
رعایت حق بود گفتند راه بخدا چگونه بود گفت دنیا را ترک گیری راه یافتی
و خلاف هوا کردی بحق پیوستی و گفتند می گوئی که حجاب سه است نفس و خلق و دنیا
گفت این سه عام است و خاص نیز سه است دید طاعت و دید ثواب و دید کرامت
و گفت زلت عالم میل است از حلال بحرام و زلت زاهد میل از بقا بفنا و زلت
عارف میل است از کریم به کرامت گفتند فرق چیست میان دل مومن و منافق
گفت دل مومن در ساعتی هفتاد بار بگردد و دل منافق هفتاد سال بر یک حال
ماند عمر بن عثمان مکی رحمة الله علیه فرمود بر تو باد که پرهیز کنی از تفکر
کردن در چیزے از عظمت خدای تعالے و در چیزی از صفات خدائے که تفکر
در خدای معصیت است و کفر و تصوف آن ست که بنده در هر وقتی مشغول بچیزے بود
که در ان وقت اولی تر بود و گفت صبر ایستادن بود با حق تعالی و گرفتن بلا با خوشی
و آسانی ابو سعید خراز رحمة الله تعالی علیه فرمود چون بنده بخدا رجوع کند
و تعلق بخدا گیرد و در قرب خدا ساکن بود فراموش کند نفس خود را و ما سوے الله
را اگر او را گویند از کجائی و چه خواهی او را خوبتر از ان نبود که گوید الله و این
عبارت ترجمه این سخن اوست که گفت ان عبدا رجع الی الله تعالی بالله و سکن

فی قرب الله وقد لنی نفسه وما سوی الله فان قلت له من این انت وای شیء ترید
لم یکن له جواب غیر الله و گفت سالها با صوفیان بودم هرگز میان من و ایشان مخالفت
نبود زیرا که هم با ایشان بودم و هم با خود و گفت مرا مخیر کردند میان قرب و بعد
من بعد را اختیار کردم که طاقت قرب نداشتم چون لقمان علیه السلام را مخیر کردند
در نبوت و حکمت حکمت اختیار کرد و شبی دو فرشته را بخواب دیدم که از آسمان
فرو آیند پرسیدند که صدق چیست گفتم که الوفاء بالعهود گفتند صدقت و شبی
رسول الله صلی الله علیه وسلم را دیدم فرمود که مرا دوست داری گفتم معذور دار
فرمای که دوستی خدا مرا مشغول کرده است از دوستی تو فرمود هر که خدای را دوست
دارد مرا دوست داشته بود و نیز شبی ابلیس را دیدم عصا برگرفتم تا در او زنم هاتفی
آواز داد که او از عصا نترسد از نوری ترسد که در دل باشد گفتم بیا گفت شما را
چه کنم شما بینداخته اید آنچه من مردمان را بدان می فریبم گفت آن چیست گفتنم
گفت دنیا باز گفت مرا در شما لطیفه است که بدان مراد خود بیابم گفتم چیست
گفت با کودکان نشستن روزی پسرم وفات کرد در خواب دیدم گفتم مرا وصیتی کن
گفت ای پدر به بد دلی با خدای معامله مکن و روزی در بادیه گرسنگی غلبه کرد
نفس گفت از خدا طعام خواه گفتم کار متوکلان نیست گفت صبر خواه قصد کردم
تا صبر خواهم عصمت حق مرا دریافت آوازی شنیدم که کسی میگوید این دوست ما
میگوید که من بدو نزدیک ام و مقرر است که ما آنکس را که سوی من آید ضایع نگذاریم
تا از قوت و صبر میخواهد و عجز خود پیش می آرد و پندارد که نه او ما را دیده و نه ما از در او یعنی
طعام و صبر غیر ماست بخواستگی آنها محجوب شد و روزی در کناره دریا جوانی دیدم

مرقع پوشیده محبره (دوات) در دست گفتم سیمای او سیمای اهل سنت و معاملت او نجباست که در وی
نگرم گفتم از رسیدگان است چون در محبره می نگرم گفتم از طالب علمان است بیا با رسم
از کیان است گفتم ای جوان راه بخدا چیست گفت دو راه است راه خواص و راه عوام ترا از
راه خواص چه کار که خبر نداری و راه عوام این است که می پرستی و معاملت خود را علت
وصول بحق می نهی و محبره را آلت حجاب می شمری ابوسعید گوید ای عجب آنکه
در همه خدای را محسن بداند چگونه دل بدو نسپارد که دلها مجبول اند بر دوستی
محسن و گفت دشمنی فقرا بعضی با بعضی از غیرت حق بود که با یکدیگر آرام نگیرند
و روا ندارد که ایشان را در هیچ کار راحتی بود الا بدو و گفت هر که او دوست دارد در
ذکر بر وی گشاده گرداند چون بنده در ذکر لذت یافت در قربت بر روی گشاده
کند پس در سرای فردانیت فرود آورد و جلال و عظمت مکشوف گرداند تا
فانی شود از خود و باقی ماند و بی او و در حفظ خدای افتد و گفت اول
مقام اهل معرفت تیر است با فتقار پس سرور است با اتصال پس فناست با انتباه
پس بقاست با انتظار نرسد هیچ مخلوق بالاتر ازین اگر کسی گوید پیغامبر علیه السلام
نرسید گویم رسید اما در خور خویش و گفت هر که گمان برد که بجهد بوصل حق برسد
او خود را در رنج بی نهایت افگند و هر که گمان برد که بی جهد بوی رسد او
خود را در تمنای بی نهایت انداخت و گفت فنا فنای بنده باشد از رویت بندگی
و بقا بقای بنده باشد در حضور الهی و فنا متلاشی شدن است بحق و بقا
حضور است با حق و حقیقت قرب پاکی دل است از همه چیز و آرام دل است
با خدا تعالی و اول توحید فانی شدن است از همه چیز دل و در راه بخدای باز گشتن

بجملگی و گفت عارف تا نرسیده است یاری می خواهد از همه چیز و چون برسد مستغنی
گردد از همه چیز و بد و محتاج گردد در همه چیز و حقیقت قرب آن ست که بدل احساس
هیچ چیز نتوانی کرد و بوجود هیچ چیز حس نتوانی یافت گفتند عارف را گریه بود
گفت تا که در راه باشد چون بحقائق قرب رسد طمع وصال چشد گریه زائل
گردد و گفت علامت زاهد خوش نبود که بخود مشغول بود و گفت خلق عظیم آن ست که
او را هیچ همت نبود جز خدای تعالی و توکل اعتماد دل است بر خدای تعالی
و نیز توکل اضطرابی است بی سکون و سکونی بی اضطراب یعنی متوکل چنان مضطرب
شود در نایافت که سکونش نبود یا سکونش بود در قرب یافت که هرگزش حرکت
نبود و گفت هر که محکم نکند در آنچه میان خود و خداست به تقوی و مراقبه و بکشف
و مشاهده نتواند رسید و گفت غره شوید بصفای عبودیت که منقطع است از نفس
و ساکن است با خدای تعالی پرسیدند که چون ست که حق توانگران بدرویشان
نمی رسد گفت از برای سه چیز یکی آنکه آنچه ایشان دارند حلال نبود دوم
آنکه موافق نباشد بر آن سوم آنکه درویشان بلا را اختیار کرده اند و گفت
علم آن ست که در عمل آرد و یقین آن ست که برگیرد ترا ابو الحسین نوری
رحمة الله علیه گفت عبودیت مشاهده ربوبیت است و تصوف نه علوم است
نه رسوم اگر علوم بودی بتعلم حاصل شدی و اگر رسوم بودی بمجاهده بدست آمدی
بلکه اخلاق است تخلقوا باخلاق الله تعالی و بخلق خدای بیرون آمدن نه برسوم
دست دهد نه بعلوم و گفت تصوف ترک جمله نصیب های نفس است برای نصیب
حق و تصوف آزادی است و جوانمردی و ترک تکلف است و سخاوت و دشمنی

دنیاست و دوستی مولی ابو عثمان حیری رحمة الله علیه فرمود مرد تمام
نشود تا در دل او چهار چیز برابر نگردد منع و عطا و ذل و عز و گفت عزیزترین چیز
است عالم که سخن او از عمل بود و مریدی که او را طمع نبود و عارفی که صفت حق کند
بی کیفیت و گفت اصل ما در طریقت خاموشی است و بسند کردن بعلم خدای تعالی
و گفت خلاف سنت را در ظاهر علامت ریا باطن بود و صلاح دل در چهار
چیز است در فقر بخدای و در استغنا از غیر خدا و تواضع و مراقبت و گفت
هر که زاهد شود در نصیب خویش از راحت و عزت و ریاست دلی فارغش
پدید آید و رحمت بر بندگان خدای کند و گفت خوف از عدل اوست و رجا
از فضل او و خوف ترا بخدا رساند و عجب دور گرداند و صابر آنکه خو کرده بود
بمکاره کشیدن و شکر عام بر طعام و لباس بود و شکر خاص در آنچه در دل آید از معانی
و اخلاص و اصل تواضع سه چیز است از آنکه بنده از جهل خویش یاد کند و از آنکه
از گناه خویش یاد کند و از آنکه از احتیاج خویش یاد کند بخدا و یقین آنکه اندیشه و قصد
کار فردا اندک بود و گفت هر که حشمت و غفلت بخشیده بود حلاوت انس نیابد
و تفویض آن بود که علمی که ندانی بعالم آن بداری و تفویض مقدمه رضاست
و الرضا باب الله الاعظم و علامت سعادت آنکه مطیع باشی و می ترسی که نباید که
مردود باشی و شقاوت آنکه معصیت کنی و امید داری که مقبول باشی و گفت
حقیر داشتن خلق بیماری ست صعب که هرگز دوا نه پذیرد و اصل عداوت سه
است طمع در مال و طمع در گرامی داشتن مردمان و طمع در قبول کردن خلق و اخلاص
آن بود که نفس را در آن حظی نبود در هیچ حال و این اخلاص عوام باشد و اخلاص

خواص بر ایشان رود نه بر ایشان بود و ایشان طاعت ها را بچیزی نشمرند
و اخلاص صدق نیت است با حق تعالی و نسیان رویت خلق است بدوام نظر
با حق ابو محمد رویم رحمة الله تعالی علیه فرمود حاضر بر سه وجه بود حاضر نیست
شاهد وعید لاجرم دائم در هیبت بود و حاضر نیست شاهد وعده دائم در رغبت بود
و حاضر نیست شاهد حق لاجرم دائم در طرب بود و گفت حق تعالی ترا گفتار و کردار
روزی کناد و آنگاه گفتار باز گیرد و کردار تو باز گذارد که نعمتی بود و برعکس مصیبت
بود و چون هر دو باز گیرد آفتی بود و گفت تصوف مبنی است بر سه خصلت تعلق
ساختن بر فقر و افتقار و محقق شدن ببذل و ایثار و ترک کردن اعتراض
و اختیار و توحید آنکه فانی شوی در ولای او و از هوای خود و در جفای
او از جفای خود تا فانی شوی کل در کل و توحید محو آثار بشریت است و تجرید
الهیت و قرب زایل شدن متعرضات است و انس آنکه وحشتی در تو پدید آید
از ماسوی الله و از نفس تو نیز و انس سرور دل است بحلاوت خطاب و
انس حلاوت گرفتن است بخلای از غیر خدای و محبت وفا ست با وصال خلوت
و خدمت است با طلب وصال و یقین مشاهده است و فقر آنست که نگاه
دارد سر خود را و گوشه دارد نفس خود را و بگذارد فرایض خدا را و صبر ترک شکایت
است و شکر آنکه آنچه توانائی بود در آن بکنی و توبه آن بود که توبه کنی از توبه خود
و تواضع ذلیلی قلوب است در تحلیل علام الغیوب و نفس زدن در اشارت
حرام است و در خطرات و مکاشفات و معاینات حلال و زهد حقیر داشتن
دنیا است و آثار او از دل ستردن و خائف آنست که از غیر خدا نترسد

و رضا آن بود که اگر دوزخ را بر دست راست بدارد نگوید که از چپ می آید و
رضا استقبال کردن احکام است بدل خوشی و اخلاص در عمل آن بود که در هر دو
سرای العوض چشم ندارد ابو عبدالله خفیف از وی وصیت خواست گفت
کمترین کاری درین راه بذل روح است اگر این نخواهی کرد بترهات صوفیان
مشغول مشو خواجه ابن عطار رحمة الله علیه فرمود بهترین عمل آنست
که کرده اند و بهترین علم آنست که گفته اند هر چه نگفته اند مگوی و هر چه نکرده اند
مکن و گفت مرد را که جویند در میدان علم جویند یا در میدان حکمت یا در میدان
توحید اگر درین سه میدان نبود طمع از دین او گسسته کن و گفت دعوی کردن
در خدا و اشارت کردن بخدا و سخن گفتن از خدای از صفات دروغ زنان است و
گفت نفسهای خود را در راه هوای نفس صرف مکن بعد از آن هر چه خواه آن کن و افضل
طاعات گوش داشتن حق است بر دوام اوقات و گفت اگر کسی بیست سال قدم
در نفاق زند و درین مدت برای نفع برادری یک قدم بر دارد فاضل تر از آنکه
شصت سال عبادت با خلاص کند و از آن نجات نفس خود طلبد و هر که خود را به ادب
سنت آراسته دارد حق تعالی دل او را بنور معرفت منور گرداند و گفت هیچ
مقامی نیست برتر از موافقت فرمانها در اخلاق و گفت صحیح ترین عقلها عقلی است
که موافق توحید بود و بدترین طاعت آنست که از وی عجب خیزد و بهترین
گناه آنست که پس از آن توبه در آید و آرام گرفتن با سباب مغرور شدن است
و ایستادن بر احوال بریدن از محول احوال بود و گفت هر که اول مدخل
او همت بود بخدای رسد و هر کرا که ارادت شود بآخرت رسد و هر کرا

که آرزوی بود بدنیا رسد و هرچه بنده را از آخرت باز دارد دنیا بود و بعضی
را دنیا ملکی بود و بعضی را تجارتی و بعضی را عزی و غلبه و بعضی را علم و
مفاخرتی بعلم و بعضی را مجلسی و محفلی و بعضی را نفسی و شهوتی و گفت ارواح را
شهوت قرب بود و دلها را شهوت مشاهده و نفس را شهوت لذت گرفتن براحت
و گفت سرشت نفس بر بی ادبی است و بنده مامور بملازمت ادب است هر که
عنان او گشاده کند در فساد با او شریک بود پرسیدند بر خدای چه دشمن تر گفت
رویت نفس و حالهای او و عوض جستن بر فعل خویش و گفت قوة منافق خوردن
و آشامیدن بود و قوة مومن ذکر و جهد مومن و گفت در میان بنده و خدا انصاف
در سه منزل است استعانت و جهد و ادب استعانت از بنده و قوة دادن
از خدا و جهد از بنده و توفیق دادن از خدا و ادب از بنده و کرامت از خدا
و گفت هر کرا از ادب محروم گردانیدند از همه چیز محروم گردانیدند و گفت هلاکت
دلها بلحظات قلوب است و هلاکت عارفان بخطرات اشارت و هلاکت موحدان
باشارت حقیقت و گفت چون کشف گردد ربوبیت در سر و صاحب آن نفس زنده
آن بر وی حرام گردد و برود و هرگز باز نیاید و گفت همت این بود که در دنیا نبود و نیز همت
آنست که هیچ از عوارض آن را باطل نتواند کرد و گفت زندگی محبت بدل است و زندگی
مشتاق بشکر و زندگی عارف بذکر و زندگی موحد بزبان و زندگی صاحب تعظیم بنفس و زندگی صاحب همت
بانقطاع از نفس و این زندگی سوختن و غرق شدن بود اگر کسی گوید زندگی
موحدان بزبان چگونه بود گوییم باطنش همه توحید گرفته یک ذره از باطنش خبر نه جز آنکه
زبان می جنباند چنانکه بایزید گفت سی سال است که بایزید را می خواهم و نمی یابم

و زندگی صاحب تعظیم بنفس چنان بود که زبانش از کار شده بود و نفسی مانده و زندگی
صاحب همت منقطع شدن نفس آن بود که اگر ذره ای از هیبت نفس زند هلاک شود چنانچه

لی مع الله وقت و گفت علم چهار است علم معرفت و علم عبادت و علم عبودیت
و علم خدمت و گفت وجد انقطاع اوصاف است تا نشان ارادت نماند همه
اندوه بود و نشان ثبوت محبت برخاستن حجاب است میان قلوب و علام الغیوب
و گفت بزرگترین هیبت است و حیا چون ازین هر دو در نماند از هیچ
دور نماند و گفت عقل آلت عبودیت است نه اشراق ربوبیت و توکل حسن التجا
است بخدای تعالی و صدق افتقار بدو و توکل آنست که تا شدت فاقه
در تو پدید آید هیچ باز نگیری و از حقیقت سکون بیرون نیائی و معرفت را
سه رکن بود حیا و هیبت و انس و اخلاص آنست که خالص بود از آفات و تواضع
قبول حق بود و تقوی ظاهریست و باطنی ظاهری نگاهداشت حدهاست و
باطنی اخلاص و نیت پرسیدند ابتدای این کار و انتهای چه بود گفت ابتدایش
معرفت و انتهایش توحید و گفت ادب ایستادن است بر مراقبت با هر چیزیکه
داشته اند گفتند چگونه بود گفت آنکه معامله با حق با ادب کند نهان و آشکارا
گفتند از طاعت کدام فاضلتر گفت مراقبت حق بر دوام گفتند که شوق چه بود
گفت سوختن دل بود و پاره شدن جگر پرسیدند شوق برتر بود یا محبت گفت محبت
زیرا که شوق از و خیزد با اصحاب خود گفت که درجه مرد بچه بلندتر گردد بعضی گفتند
بکثرت صوم و بعضی گفتند بدوام صلوات و بعضی گفتند مجاهده و محاسبه و
مواظبه نه بذل مال گفت بلندی نیافتند آنکه یافت الا بخوی خوش بکار پای

تعلیم داد آدم را از اسما و تفرقه آنکه از آن دل پراگنده شد گفتند طریق
بخدای چون ست گفت دور بودن از جهال و صحبت داشتن با علما و دائم بذکر بودن
و استعمال علم کردن و گفت اهل توکل اوقاتی دارند در غلبات اگر در ان وقت
بر آتش روند خبر نیابند و آتش مضرت نرساند و از تیر هاے تارک ایشان را
مجروح گرداند الم نیابند و نیز بود که اگر پشه بگزد بترسند و باندک حرکت از جا بروند
سمنون محب رحمة الله علیه از فقر سوال کردند گفت فقر آن ست که بفقرا
انس گیرد چنانچه جاهل بنقد و از نقد چنان وحشت بود که جاهل را از فقر و تصوف
آنست که هیچ در ملک تو نباشد و گفت چیزے دقیق تر از محبت نیست و از و
عبارت نتوان کرد گفتند چرا محبت را ببلا مقرون کردند گفت فرمود رسول صلی الله کردن
علیه وسلم قرنت المحبة مع المحنة کیلا یدعیها کل سفلة یعنی محبت را به محنت
قرین کردند تا هر سفله دست قدمی دعوی محبت نکند چون بلا بیند هزیمت
شود ابو محمد مرتعش رحمة الله تعالے علیه گفت هر که گمان برد که فعل او را
از آتش نجات دهد یا به بهشت رساند خود را در خطر انداخته است و هر که اعتماد
بر فضل دارد او را به بهشت رساند و آرام گرفتن با سباب منقطع شدن است
از مسبب الاسباب پرسیدند که چه چیز دوستی حق تعالی حاصل توان کرد گفت بدشمنی
آنچه خدای تعالی دشمن گرفته است و آن دنیا است و نفس و گفت درست
کردن معاملات بدو چیز است صبر و اخلاص صبر بروے و اخلاص در وی و مخلص چون
دل بحق دهد نکو باشد و چون بخلق دهد فکرت باشد و تصوف حسن خلق است و تصوف
حالتیست که نائب گرداند صاحب آن را از گفتگوی و می برد تا نجاے و از انجا

بیرون گرداند تا خداے باند او میت شود و گفت این مذهبی است که جد او
با هزل آمیخته نگرداند و گفت عزیز ترین نسبتی فقرا را آن بود که با فقرا نشیند
پس چون بینی که فقیر از فقیر جدا شود این فقر یقین دان که از علت خالی نیست کسی
از وی وصیت خواست گفت پیش کسے روید که از من بهتر باشد و مرا بکسی گذارید
که از شما بهتر باشد ابو عبد الله محمد بن الفضل رحمة الله علیه ابو عثمان حیری
نامه نوشت که علامت شقاوت چیست گفت سه چیز است یکے آنکه حق تعالے
علم دهد و از عمل محروم کند دوم عمل دهد و از اخلاص محروم کند سوم صحبت صالحان
روزی کند و از حرمت داشت ایشان محروم کند گفت عجب دارم
از آنکه هوای خود بمجانه او رود و زیارت کند چرا قدم بر هوای خود ننهد تا بدو رسد و گفت
راحت در خلاص است از آرزو های نفس گفت محبت ایثار است و صفت محبان
حق که محبت ایشان بر معنی ایثار بود و بعد ازین معاملت ایشان بر چهار منزل بود
یکی محبت دوم هیبت سوم حیا چهارم تعظیم و گفت مرید چون بگوشه خاطر در دنیا نگرد
تو در وی منگر که او مرتد طریقت شد و گفت صوفی آنست که صافی شود از بلاها و
غائب شود از جمله عطاها و گفت ایثار زاهدان بوقت بی نیازی بود و ایثار جوانمردان
بوقت حاجت و زهد در دنیا ترک است اگر بتوانی ایثار کنی و اگر نتوانی خوار داری
ابو الحسن بوشنگی رحمة الله علیه پرسیدند که مروت چیست گفت دست داشتن
از آنچه حرام است تا مروتی باشد بر کرام الکاتبین پرسیدند از تصوف گفت کوتاهی امل
و مداومت بر عمل و از فتوت پرسیدند گفت مراعات نیکو کردن و بر موافقت دائم
بودن و از نفس خود بظاهر چیزی ندیدن که مخالف باطن بود و توحید آن بود که بدانی که مانند او

هیچ زنی نیست. و اخلاص آنست که کرام الکاتبین نتوانند نوشت و شیطان آنرا
تباه نتواند کرد و آدمی بروی مطلع نتواند شد گفتند ایمان و توکل چیست گفت آنکه
نان از پیش خود خوری و لقمه خرد بخایی بآرام دل و بدانی که آنچه تراست از
تو فوت نشود و گفت هر که خود را خوار داشت خدای تعالی او را رفیع القدر گرداند و
هر که عزیز داشت خدای او را خوار گرداند یکی دعا خواست گفت حق تعالی از فتنهٔ تو ترا
نگاهدارد محمد بن علی حکیم ترمذی رحمة الله علیه چندان ادب داشت که پیش عیال
خود هم پای باز نکرد و فرمود که چون مرد بسی ریاضت کشید و آداب ظاهر
بجا آورد و تهذیب اخلاق حاصل کرد انوار طاعت ها در دل بار یابد و سینه
منشرح گردد و نفس را بفضای توحید درآید و بدان شاد شود لاجرم ترک عزلتی
گیرد و در سخن آید و فتوحی که او را درین راه روی نموده بود بشرح دهد تا او را بسبب آن
گرامی دارند و اعزاز کنند تا نفس اینجا فریفته شود و همچو شیری از درون او بجهد و بر گردن او
نشیند نفس که بفضای توحید رسید هزار بار خبیث تر و مکارتر شد از آنکه اول بود و هرگز
در قید نیاید از آنکه در اول بسته بود و اینجا گشاده و منبسط و اول آن از ضیق
بشریت آلت خود ساخته بود اینجا از وسعت توحید آلت خود سازد پس از نفس ایمن
مباش و گوش دار تا بر نفس ظفر یابی و ازین آفت که گفتم حذر کنی که شیطان
در درون بسته است و گفت هر کرا یک صفت نفسانی مانده است چون مکاتبی
بود که یکدرم اگر بروی باقی بود او آزاد نبود و آنرا که آزاد کرده باشند و
بروی هیچ نمانده باشد این کس مجذوب بود که حق تعالی او را از بندگی نفس آزاد
کرده بود پس آزاد حقیقی او بود و گفت مجذوب را منازل است بعضی را ثلث

نبوة و بعضی را نصفی و بعضی را زیادت از نصف تا بجایی رسد که در مجذوبی آنقدر
که حظ از نبوت بیش از همه مجذوبان بود او خاتم الانبیا بود چنانچه محمد صلی الله
علیه وسلم خاتم الانبیا بود و آن مجذوب تواند که مهدی بود علیه السلام و درست
تر نشان اولیا آن است که از اصول علم سخن گوید پرسیدند آن چگونه بود گفت
علم ابتدا بود و علم مقادیر و علم عهد و علم میثاق و علم حروف این اصول حکمت
است این علم بر بزرگان اولیا ظاهر شود و کسی از ایشان تواند قبول
کردن که ابلیس را از ولایت او نصیبی نبود گفتند اولیا از سوء خاتمت ترسند
گفت بلی ولیکن آن خوف خطرات بود و دور نبود که حق تعالی دوست ندارد
که عیش خوش را بر ایشان تیره گرداند و مشغول بذکر خیان بود که از و سوال
نتوان کرد و این مقام بزرگتر از آن است پرسیدند از تقوی و جوانمردی
گفت تقوی آنکه در قیامت کسی دامن تو نگیرد و جوانمردی آنکه تو دامن
کسی نگیری و گفت هر که در طریقت افتاد در با اهل معصیت هیچ انکار نکند
و هر که از چیزی بترسد از وی بگریزد و هر که از خدای ترسد در وی بگریزد
اصل مسلمانی دو چیز است یکی دید سبب دوم خوف قطعیت گفت بر هیچ
گم کرده غم نباید خورد که هر گم کرد نیست و هر کرا همت دینی باشد همه کارهای
دنیاوی ببرکت وی آسان شود و اگر همت دنیاوی باشد همه کارهای دینی
وی بشومی آن دنیاوی گردد و هر که بسنده کند از علم سخن بی زهد در زندقه افتد
و هر که بسنده کند بفقه بی ورع در فسق گرفتار شود و هر که با وصاف عبودیت
جاهل بود با وصاف ربوبیت جاهل تر بود گفت می خواهی که ببقای نفس خود

حق را شناسی هرگز نتوان شناخت و بدترین خصلت مرد دوستی کبر است و اختیار
در کارها کبر از کسی لائق بود که ذات او بی عیب بود و اختیار از کسی که علم او بے جہل
بود و بنده است مرد را این عیب که شادی کند او را انچه زیان کار او ست و گفت
حق تعالی ضمان رزق بندگان کرده است پس بندگان را توکل باید و گفت
مراقبت کسی را باید کرد که هیچ از نظر او غائب نیست و شکر آن را کن که نعمت او
از تو منقطع نیست و تضرع کسی را که قدم از ملک و سلطنت او بیرون نه توانی کرد و
جوانمردی آنست که رهگذری و مقیمی بر تو یکسان بود و حقیقت محبت با حق دوام
انس است بذکر او ابوبکر وراق ترمذی رحمة الله علیه گفت خیر دنیا و آخرت
در اندک مال یافتم و شر دو جهان در بسیاری مال و آمیختن با مردمان گفت از
روزگار آدم تا این وقت هیچ فتنه ظاهر نشد مگر بسبب آمیختن با خلق و سلامت
نیافت مگر آنکه از اختلاط کرانه کرد یکی وصیت خواست گفت گرسنگی بر گیر و دو پای
خود بشکن و کاردی بر گیر و زبان خود ببر و گفت طاقت این کردار دگفت آنکه زبانش
سر او در نطق آرد و گوش همت او از خدای شنود باید که زبان ظاهر او گنگ بود
و گوش صورت او کر این زبان بریدن و پای شکستن دست دهد اول نشان حکمت — تفصیل السماع
خاموشی است و سخن گفتن بقدر حاجت و ضرورت و خاموشی عارف نافع تر بود
و کلام او خوشتر گفت خدای تعالی از بنده هشت چیز میخواهد از دل دو چیز تعظیم فرمان
حق و شفقت بر خلق خدای و از زبان دو چیز اقرار کردن بتوحید و رفق کردن با
خلق و از اندام دو چیز طاعت داشتن خدای و یاری دادن بمومنان و از خلق
دو چیز صبر کردن در حکم خدای تعالی و حلم با خلق خدای و هر که بر نفس خود عاشق شد

کبر و حسد و خواری و مذلت بدو عاشق شد گفت اگر طمع را گویند پدرت چیست
گوید در مقدور شک آوردن و اگر گویند غایت تو چیست گوید حرمان و گفت
که شیطان می گوید که من ابله نیستم که اول بار مومن را بکافری وسوسه کنم
اول بشهوت حلال حریص می کنم چون بدان حریص شد هوا بر وی چیره گردد
و قوة گیرد آنگاه بمعاصی وسوسه کنم تا مرا آسان تر شود آنگاه بکافری وسوسه کنم
و گفت پنج چیز همیشه با تو اند خدای و نفس و شیطان و دنیا و خلق با خدا
موافقت باید کرد و هر چه وی کند بنده کار باشی و با نفس بمخالفت و با شیطان
بعداوت و با دنیا بحذر و با خلق بشفقت اگر این کنی رستی و الا هلاک گشتی گفت
تا از خلق نبری و از ایشان نگریزی انس حق طمع مدار و تا دل در اشتغال
گردان داری طمع فکرت و عبرت مدار و تا سینه از طلب ریاست و مهتری پاک
نکنی طمع الهام و حکمت مدار و گفت صحبت با عقلا باقتدا کن و با زهاد بحسن خلق
و با جهال بصبر جمیل و گفت اصل فرزند آدم از آب و خاک است و کسی بود که
آب بر وی غالب بود او را بلطف ریاضت باید داد و اگر بعنف فرمائی متغیر گردد
و بمقصود نرسد و کسی بود که خاک بر وی غالب بود او را بدرد و بقهر باید کوفت و بسنجه
باید سوخت تا کاری را شاید گفت هر که بامداد خیزد زبان بغیبت و فحش
مشغول کند بدانکه او حرام خورده است و هر که بذکر و تهلیل و استغفار زبان را
مشغول گرداند بدانکه حلال خورده است و گفت صدق نگاهدار در انچه میان
تو و خدا است و صبر نگاهدار در انچه میان تو و نفس است و گفت زهد سه حرف است زا و ها
و دال زا ترک زینت است و ها ترک هوا و دال ترک دنیا تعبیر شده است یقین خرد

یقین دلالت و یقین مشاهده و هر کرا درست شد معرفت خدای هیبت و خشیت
بر وی غالب شد و شکر نعمت مشاهده منت است و نگاهداشت حرمت و هر که کارها
از جهت آسمان بیند صبر کند و هر که از زمین بیند متحیر گردد و احتراز کند از اخلاق بد
چنانکه از حرام عبد الله منازل رحمة الله علیه گفت هر چه گوئی از حال خود
عبارت کنی و نه آنکه سخن گوئی و حکایت از غیری کنی و گفت هر که فریضه ضائع
کند مبتلا گردد بضائع کردن سنت و هر که سنت ضائع کرد زود در بدعت افتد و گفت
هر که نفس او چیزی کند که بدان احتیاج ندارد ضائع کند از احوال خویش هم چندانکه
ازان گزیر نیست و لابد بود و احتیاج است گفت آدمی عاشق است بر شقاوت خود
و گفت ما به ادب محتاج تریم از بسیاری علم و گفت هرگز دعوی و تسلیم در یک حال
جمع نشوند و هر که محجوب گردد بچیزی از خود علوم خود هرگز عیب خود نه بیند و حقیقت فقر
انقطاع است از دنیا و آخرت و مستغنی شدن بخداوند گفت عبودیت اضطرار است
نه اختیاری تو دعوی عبودیت میکنی ظاهراً اما باطناً باوصاف ربوبیت بر آورده
و هر که طعم عبودیت بچشید از عیش خوش نیست و عبودیت رجوع کردن است
در جمله کارها بخدا بحسن اضطرار و گفت بنده بنده او بود تا خود را خادمی نجوید چون
خادمی جست از حد بندگی افتاد و ادب از دست بداد و گفت تعویض با کسب
بهتر است از خلوت بی کسب و هر که درین حدیث آمد از سر ضعف قوی گردد و فضیحت
نشود و هر که از سر قوة در آید ضعیف گردد و فضیحت شود و گفت اگر درست شود
بنده را یک نفس در جمله عمر بی ریا و بی شرک برکات آن نفس تا آخر عمر بماند و عارف آنست
که از هیچ چیزش عجب نیاید ابو علی سهیل اصفهانی رحمة الله علیه رسیدن

در یافت سخن گوئی گفت هر که پندارد که نزدیک تر است او بحقیقت دورتر است
و گفت حرام است کسی را که او را میخوانند و میداند بچیز دیگر آرام گیرد و گفت شناختن
حرمت و طاعت او علامت توفیق بود و باز داشتن از مخالفات نفس از علامت
ریاضت بود و مراعات اسرار از علامت بیداری بود و بدعوی بیرون آمدن از
رعنائی بشریت بود و گفت از زمان آدم تا قیامت آدمیان از دل گفتند و میگویند
من کسی میخواهم که مرا وصیت کند که دل چیست و یا چگونه است و نمی یابم پرسیدند
از توحید گفت توحید نزدیک است از انکه گمانها ست اما دور است در حقائق و گفت
شما می پندارید که مرگ من چون مرگ شما خواهد بود که بیمار شوید و مردمان بعیادت آیند
مرا وقتی که بخواهند اجابت کنم روزی میرفت و گفت لبیک و سر بنهاد شیخ حسن
مزین گفت من گفتم او را بگو لا اله الا انت تبسمی کرد و مرا گفت با من می گوئی که کلمه
بگو بعزتش که میان من و او حجابی نیست الا عزت و جان بداد ابو الحسن محاسن
خود در گرفت و گفت چون من حجامی اولیای خدا را شهادت تلقین کند واخجالتاه
و بگریست ابو الخیر نساج رحمة الله تعالی علیه گفت خوف تازیانه
خداوند است تا بندگان را که در بی ادبی خو کرده باشند بدان راست کند
و گفت نشان عمل بغایت رسیده آنست که در آن عمل جز تقصیر و عجز خود
نه بیند ابو الخیر اقطع رحمة الله علیه فرمود دل صافی نتوان کرد الا بتصحیح
نیت با خدا و تن را صفا نتوان داد الا بخدمت اولیا و گفت دل را جایگاه
است دل دست که جایگاه ایمان است و علامت آن شفقت بر جمله مسلمانان
و جهد کردن در کارهای ایشان و یاری دادن ایشان و دل است که

جایگاه نفاق است و علامت آن حقد و غل و غش و حسد است و گفت که دعوے
رعونتی است که کوه حمل آن نتواند کرد و گفت هیچکس بجای شریف نرسد مگر بموافقت
قرار گرفتن و ادب بجا آوردن و فریضها بپاے داشتن و با نیکان صحبت داشتن
و از بیگانگان بریدن ابو حمزه خراسانی رحمة الله علیه فرمود انس
آنست که دلتنگی پدید آرد از زیستن با خلق و غربت آن ست که او را از اقربا
و پیوستگان خویش وحشت باشد تا باشد با ایشان با وحشت باشد و هر کرا
وحشت بود از نفس خود انس گرفته است دل او در موافقت خداوند خویش
سبحانه و تعالے و هر کرا دوستی مرگ در دل جا کرده هر چه باقی است بروی دوست
گرداند و هر چه فانی است دشمن و توکل آن ست که بامداد به تدبیر دار شب یادش
نیاید و چون شب در آید بامدادش یاد نباشد احمد بن مسروق رحمة الله علیه
فرمود که تقوے آن ست که بگوشه چشم به لذات دنیا باز ننگرد و بدل در ان تفکر نکند
و هر کرا مودت حق بود کس بر و غالب نتواند شد و درخت معرفت را آب فکرت
دهند و درخت غفلت را آب جهل دهند و درخت توبه را آب ندامت و درخت
محبت را آب موافقت و هرگاه که طمع معرفت داری و پیش از آن درجه ارادت
محکم نکرده باشی بر بساط جهل باشی و هرگاه که ارادت طلب کنی پیش از درستی توبه
در میدان غفلت باشی ابو عبد الله بردعی رحمة الله علیه فرمود که مرید
در رنج است لیکن رنج او سر در طلب است نه عنا و تعب پرسیدند از صوفی و
زاهد گفت صوفی بخداوند بود و زاهد بنفس و گفت هیچ انس نیست در اجتماع برادران بسبب
وحشت فراق و هیچکس را ولایت نیست بخدا جز خدای عبد الله مغربی رحمة الله علیه

فرمود فاضل ترین اعمال عمارت اوقات است بمراقبات و گفت هر که دعوے بندگی
کند و او را هنوز مرادی مانده باشد دروغ زن است بنده باید که از مرادات
خود فانی باشد و بمراد خداوند باقی و نام او آن بود که خداوندش نهاده بود او را
نه اسم بود و نه رسم و گفت خوار ترین درویش آن بود که با توانگران مداهنت کند و
عظیم ترین آنکه خلق را تواضع کند و درویشی که از دنیا احتراز کرده اگر هیچ از
اعمال فضائل نکند یک ذره نیکی او فاضل تر است از عبادت مجتهدان متعبد
ابو علی[1] جرجانی رحمة الله علیه فرمود قرارگاه خلق میان غفلت است
و اعتماد ایشان بر ظن و تهمت و بنزدیک ایشان چنان است که کردار ایشان
بر حقیقت است و سخن شان بر اسرار مکاشفت و گفت سه چیز از عقد توحید است
خوف و رجا و محبت زیادتی خوف از ترک گناه است بسبب توحید دیدن و زیادتی
رجا از عمل صالح است بسبب وعده دیدن و زیادتی محبت از بسیاری ذکر بود
بسبب منت دیدن پس خائف هیچ نیاساید از هرب و راجی نیاساید از طرب
و محب هیچ نیاساید از طرب ذکر محبوب پس خوف ناری منور است و رجا نوری
منور و محبت نور الانوار و گفت علامت سعادت آن بود که بنده را طاعت
گزاردن آسان بود و موافقت کردن سنت در افعال و محبت اهل صلاح
و با برادران نیکوخوی و در راه خلق چیزی بذل کردن و بکار مسلمانان قیام نمودن
و گفت ولی آن بود که از حال خود فانی و بمشاهده حق تعالی باقی بود و حق تعالے
متولی احوال او بود او را بر خود اختیار نبود و بغیر قرار نه و گمان نیکو بخدای
غایت معرفت بود و گمان بد بردن بنفس اصل معرفت و بدبخت کسے است که

[1] ابو علی جوزجانی

مناهی ظاهر گرداند که بروی فراموش گرداند وگفت صاحب استقامت باشش
نه صاحب کرامت که نفس کرامت خواهد وخدای تعالی استقامت و بعد از ملازمت
بر درگاه او چه بود جز در کشادن و بعد از صبر بخدای چه بود جز وصول بحق وگفت رضا
سرای عبودیت است وصبر در وی و تفویض خانه و مرگ بر در است و فراغت
در سرای وراحت در خانه ابوبکر کتانی رحمة الله علیه گفت انس بمخلوق
عقوبت است وقرب اهل دنیا معصیت وگفت تصوف همه خلق است ومحبت
ایثار است برای محبوب وصوفی کسی است که طاعت او نزدیک خیانت بود که از ان طاعت نزدیک او (نسخه)
استغفار باید کرد و تصوف صفوة است ومشاهده و زاهد آن است که هیچ
نیابد و شاد باشد و احتمال ذل کند بصبر تا بمیرد و توبه اسمی است جامع شش چیز
اول پشیمانی بر آنچه گذشته دوم عزم بر آنکه بیش گناه نکند سوم بگذاردن هر فریضه
که میان او وخدای باشد چهارم ادای مظالم حق پنجم گذرانیدن هر گوشت
که از حرام رسته باشد ششم تن را الم طاعت چشانیدن چنانچه حلاوت معصیت
چشانیده بود وگفت اول وجد خلوت است و میانه مرگ و آخر سقم و توکل
در اصل متابعت علم است و در حقیقت کامل شدن یقین و عبادت هفتاد و دو
باب است و هفتاد و یک در حیا است از خدای تعالی وخدای تعالی هرگز
بندگان را زبان بدعا کشاده نکند و بعذر خواستن مشغول نکند تا در معصیت
کشاده نگرداند چون افتقار بخدای درست شود غنا بخدای درست شود وگفت
از حکم مرید سه چیز است یکی خوابش در وقت غلبه و خورشش در وقت فاقه و
سخنش در وقت ضرورت عبدالله خفیف رحمة الله علیه گفت صحبت

کسی طلب کن که دیدن او ترا از خدا یاد دهد و هیبت او بر دل افتد و ترا به زبان
فعل پند دهد نه بزبان گفتار و پندار وگفت تصوف صبر است در تحت مجاری
اقدار و فرا گرفتن ملک جبار و رضا بر دو قسم است بدو و ازو رضای بدو در تدبیر
بود و رضا ازو در آنچه قضا کند و ارادت رنج دائم است و ترک راحت و وصل
آن است که بمحبوب اتصال پدید آید از جمله چیزها و غلبت افتد از جمله چیزها
جز خدای تعالی و انبساط برداشتن احتشام است در وقت سؤال و ریاضت شکستن
نفس است بخدمت و منع کردن نفس را از فترت در خدمت و قناعت طلب ناکردن
است آنرا که در دست تو نیست و زهد راحت یافتن است از بیرون ملک خود و فقر
نیستی ملک بود و بیرون آمدن از صفات و عبودیت وقتی درست آید که همه کارهای خود
بخدا گذارد و در بلاها صبر کند وگفت درویشی که سه روز گرسنه بود بعد از ان سؤال کند
بقدر ضرورت او کذاب بود خواجه ابومحمد حریری رحمة الله علیه گفت هر که
گوش بحدیث نفس دارد در حکم شهوات اسیر گردد و خدای تعالی همه فائده بر دل
وی حرام کند و هر که از سخن حق مزه نیابد ورا نیز اجابت نباشد گفتند توکل چیست اصابت
گفت معاینه شدن اضطرار و صبر آنست که فرق نکند میان حال نعمت و محنت آرام
نفس در هر دو حال و سکون نفس است در بلا و اخلاص ثمره یقین است و ریا ثمره شک
و کمال شکر در مشاهده عجز است از شکر و عزلت بیرون شدن است از میان زحمت
و سر نگاه داشتن اگر بر تو زحمت نکند وگفت محاربه عالمان با خطرات است و محاربه
ابدال با فکرت و محاربه زهاد با شهوات و محاربه تائبان با زلات و محاربه مریدان
بالذات و هر که با خدای بند کرد سرش با صلاح باشد و مرجع عمار فا ان

بغدادی در بدایت بود و مرجع عام بعد از نومیدی حسین منصور حلاج رحمة الله
علیه نمود پنجاه سال است که هیچ مذهبی نگرفته ام اما از هر مذهبی آنچه دشوار
است بر نفس اختیار کردم ابراهیم خواص را دید در بادیه گفت در چه کاری گفت در
مقام توکل توکل را درست میکنم گفت همه عمر در کار شکم کردی چگونه در توحید فانی
خواهی شد پرسیدند عارف را وقت باشد گفت نه وقت صفت صاحب وقت
است هر که با صفت آرام گرفت عارف نبود گفتند طریق بخدا چگونه بود گفت
دو قدم است یکی قدم از دنیا برگیر و دوم از عقبی اینک رسیدی بمولی و گفت
فقر آنست که مستغنی باشد از ماسوی الله و ناظر است بالله و معرفت عبارت است
از دیدن اشیا و هلاک همه در معنی و چون بنده بمعرفت رسد بروی وحی فرستد و سر او
گنگ گردانند تا هیچ خاطر نیاید او را مگر خاطر حق و خلق عظیم آن بود که جفاے خلق
بر تو اثر نکند پس از آنکه حق را شناخته باشی و توکل آنست که اگر در شهر کسی را داند
اولی تر از خود بخوردن خود نخورد و اخلاص تصفیه است از شوائب کدورت و زبان
گویا هلاک دل خاموش که گفتگوی در علل بسته است و افعال در شرک و خیل و حق از این
جمله مستغنی است و ما یؤمن اکثرهم بالله الا وهم مشرکون گفت ببصائر بینندگان و معارف عارفان
و نور علمای ربانی و طریق سابقان ناجی ازل و ابد و آنچه در میان است از حدوث
است اما این کسی داند لمن کان له قلب او القی السمع وهو شهید و گفت در عالم رضا
اژدهائی است که او را یقین خوانند هژده هزار عالم در حلق او چون ذره ایست
در بیابان و گفت همه سالها در طلب بلائے او باشم چون سلطانے که دائم طالب
ولایت باشد و گفت خاطر حق آنست که هیچ چیز معارضه نتواند کرد و مرید آن ست

که سبقت دارد اجتهاد او بر کشوفات و مراد آنست که مکشوفات او بر اجتهاد سابق
است و گفت دنیا بگذاشتن زهد نفس است و آخرت بگذاشتن زهد دل و ترک
خود گفتن زهد جان پرسیدند از صبر گفت آنست که دست و پای او ببرند و از دار در آویزند
و عجب آنکه این همه با او بود گفتند اینک مگوی انا الحق بگو هو الحق گفت بلے همه اوست
و شما می گوئید که او گم شده است بلکه حسین منصور گم شده است بحر محیط گم نشود و
کم نگردد و وقتی که بردار کردند شبلی مقابل ایستاده گفت اما التصوف یا حلاج
گفت کمترین اینست که می بینید گفتند بلند تر کدام است گفت شما را بدان راه نیست
تا اینجا حضرت والدے از کتاب تذکرة الاولیا منتخب فرموده بودند
اکنون باقی مانده از آن که این فقیر منتخب کرده است مے نویسد
خواجه عبد الله مبارک رحمة الله تعالے علیه پرسیدند از کدام خصلت
در آدمی نافع تر گفت عقلے وافر گفتند اگر نبود گفت حسن ادب گفتند اگر نبود
گفت برادری مشفق که با او مشورت کند گفتند اگر نبود گفت خاموشی دائم گفتند اگر نبود مشفق
گفت مرگ در حال گفت هر که راه ادب آسان گیرد خلل در سنت ها آسان گیرد و هر که
خلل در سنت ها آسان گیرد او را از فرائض محروم کنند و هر که فرائض آسان گیرد او را
از معرفت محروم کنند و هر که از معرفت محروم بود دانی که چه بود گفتند چون درویشان دنیا
و دین باشند درویشان حق چگونه باشند گفت دل درویشان حق هیچ گونه
ساکن نباشد یعنے دائم طالب باشد که هر که بایستاد مقام خود پدید کرد و گفت
باندک ادب محتاجم از بسیاری علم و گفت ادب اکنون می طلبم که مردمان از ادب رفتند
و گفت در ادب مردمان سخن بسیار گفته اند نزدیک من ادب شناختن نفس است

وگفت کسب کردن مانع نبود از تفویض و توکل وگفت زاهد ایمنی بود از خدا تعالی
با دوستی و درویشی بصدق دل وگفت هر کرا قدر بنزدیک خلق بزرگ تر بود باید
که او خود را در نفس خود حقیر تر بیند گفتند داروی دل چیست گفت از مردمان دور
بودن وگفت بر توانگران تکبر کردن و بدرویشان متواضع بودن از تواضع بود و
گفت تواضع آن ست که هر که در دنیا بالاے تست تکبر کنے و بر هر که فرو تر است
از و تواضع کنے وگفت رجا اصلی است که از وخوف پدید آید و خوف اصلی است
که از صدق اعمال پدید آید وصدق اعمال از تصدیق پدید آید که در مقدمه آن
خوف بود امین گردد و ساکن شود وگفت آن رجا که خوف انگیزد تا در دل قرار
گیرد دوام مراقبه بود در پنهان و آشکارا شخصے از و وصیت خواست گفت خدا را
نگاهدار یعنی همیشه چنان باش که گویا خداے را می بینی روزے پیش او حدیث
غیبت رفت گفت اگر من غیبت کنم باید که غیبت پدر و مادر کنم که احسان مرا
ایشان اولے تر اند روزے جوانے پیش او آمد و بگریست که من گناهے
کرده ام گفت چه کرده گفت زنا گفت ترسیده بودم که مگر غیبت کرده امام شافعی
رحمة الله تعالی علیه گفت اگر عالمے بینی که برخصت و تاویل مشغول گردد
بدانکه از وهیچ نیاید وگفت هر که علم در جهال آموزد حق علم ضائع کرده باشد
و هر که علم از کسے که شائسته آن باشد باز دارد ظلم کرده باشد وگفت اگر
دنیا را بگرده نان بمن فروشند نه خرم گفت هر کرا همت آن بود که چیزے
در شکم او شود قیمت او آن نبود که از شکم او بر آید یکے پند خواست گفت
چنان غبطه بر زندگان بر که بر مردگان می بری یعنی هرگز نگو در لغا که من چندان سیم

جمع نکردم که او کرد و بگذاشت بحسرت بلکه غبطه بران کن که چندان طاعت او کرد باری
من هم کردمے وگفت هیچ کس بر مرده حسد نبرد باید که بر زنده هم نکند که او نیز زود
خواهد مرد خواجه محمد سماک رحمة الله تعالے علیه گفت شریف ترین تواضع
آن ست که خود را بر هیچ کس فضل نه بینی وگفت پیش ازین مردمان دواے
بودند که مردم از ایشان شفا می یافتند اکنون همه دروی شده اند که آنرا دوائی نیست
پس طریق آن ست که خدا را مونس خود سازی و کتاب او همراه خود گردانی وگفت
طمع بندی است بر گردن و رسنی است در پای بند از تا برهی ابو الحسن خرقانی
رحمة الله علیه گفت هر که نماز بر وقت نخواهد و تلاوت قرآن نکند و علم نیاموزد و
سخاوت نکند مردگان از وے بهر حال بهتر اند وگفت اگر کسے صد کار با اخلاص کند
و یکے بریا خوف آن ست که همه کار خالص او نیست شود وگفت هر که دعوی علم کند
باید که عمل با وے بود و هر که دعوی عبادت کند باید که اخلاص با وے بود و هر که دعوی
تصوف کند باید که فنا با وے بود وگفت ابو الحسن را دو اندیشه است هر گاه که با حق
بود در بهشت بود و هر گاه که با غیر حق بود در دوزخ بود وگفت سه اندوه باید که
همیشه با مرد این راه بود یکے اندوه و حسرت گذشته دوم جهد ایشان امروز
سوم ترس قطیعت فردا وگفت چند آواز بالاے عرش معرفه بود یکے آواز
پرهیزگاران دوم آواز اهل سخاوت سوم آواز عارفان چهارم آواز اندوهگیان
پنجم دوک ریستن زنان خاموش که بوقت ریستن سخن لا یعنے نگویند ششم آواز
ستم رسیدگان وگفت صوفی آن ست که هر سخنے که گوید شنونده آن خدا را بیند
وگفت هر که حریص دنیا بود مالش حلال نباشد و هر که دروغ گوید ایمانش

نبود و هر که خیانت کند نیز ایمانش نباشد و گفت هر که کاهل نماز شود ترس خدا
در دلش نبود و ایمان ندارد و گفت زندگانی را چنان دانید که گویا جان بر لب
رسیده است و گفت هفتاد و سه سال است که با حق تعالیٰ زندگانی کردم و
یک سخن با او بر خلاف شرع نه گفتم و یک نفس بموافقت نفس نزدم و سفر
چنان کردم که از عرش تا فرش همه زیر یک قدم من بود و گفت از حق تعالیٰ
بر دلم ندا آمد که اگر بانده پیش من آئی شادت کنم و اگر با نیاز آئی توانگرت کنم و
اگر از خودی خود دست بداری آب و هوا را مسخرت کنم و گفت علماء می گویند که
خدا را بعقل و دلیل باید دانست آنها نابینا اند که بخدا هرگز راه نخواهند یافت جز
بخدا و گفت من کار خویش را باخلاص ندیدم تا وقتیکه بغیر دهی دیگرے را ندیدم
و چون همه را دیدم مرا اخلاص پدید آمد و گفت سر من عرش است و پای من
تحت الثریٰ و دستهای من مشرق و مغرب و گفت عافیت را طلب کردم در تنهائی
یافتم و سلامت را در خاموشی و گفت مزاح مکنید و گفت با خدا چنان صلح کردم که
هرگز جنگ نه کردم و با نفس چنان جنگ کردم که هرگز صلح نشد و گفت خلق موافق
خود با حق میگویند و ابوالحسن موافق حق می گوید و گفت سی سال است تا رد از
خلق گردانیده ام و سخن می گویم و خلق می دانند که با ایشان گویم و نمیدانند که با حق میگویم
و بیک سخن با حق خیانت نه کرده ام که بظاهر و باطن با حق بوده ام چندانکه اگر
پیغمبر صلی الله علیه وسلم ازین در در آید مرا خاموش نباید بودن و گفت چون
دوست بدوست حاضر آید دوست را بیند و خود را نه بیند و گفت دلیکه در وی
اندیشهٔ بد گذرد صاحب آن خلوت نشینی را نشاید و گفت اندکے تعلیم بهتر است

از بسیاری عبادت و علم و زهد و گفت ملائکه سه جا از اولیاء الله هیبت دارند اول
ملک الموت در وقت نزع ایشان دوم کراما الکاتبین در وقت نوشتن نامه سوم
منکر و نکیر در وقت سوال و گفت تا یقین ندانستم که رزق بر وی است دست از کار
باز نداشتم و تا عجز خلق ندیدم پشت بر خلق نه کردم و گفت مردان خدا را
اندوه و شادی نگیرد و اگر گیرد هم از خلق بود و گفت صحبت با خدا کنید و با خلق
مکنید که لائق دوستی و صحبت خداست و گفت بنده چنان نیکو بود که نه بزندگانی
خویش اندر پژمرده بود و نه بحال مرگ و گفت تا تو طالب دنیا باشی دنیا بر تو
سلطان بود و چون تو از وے رو گردانی تو بر وی سلطان باشی و گفت درویش
کسے را بود که او را دنیا و آخرت نباشد و رغبت نکند بدین هر دو و گفت
چنانکه نماز را پیشتر از وقت از تو نے طلبند تو نیز روزے پیشتر از وقت از وے
مطلب گفت بنده را تا بحق راه است اما با حق کسے را نیست و گفت هر که او را
یافت نماند و هر که او را یافت نمرد و گفت در صد هزار سال یکے از رحم مادر زاید که
انجمن محبت و پرستش حق را شاید و گفت در هر دلے که بجز از خدای عز و جل چیزی دیگر
باشد اگر چه طاعت بود آن دل مرده باشد یکے اندرمی سوال کرد که دولت چگونه است
گفت چهل سال است که میان من و دل جدائی افگنده اند و گفت سه چیز را نگاهداشتن
دشوار است یکے سر با حق تعالیٰ دوم زبان با خلق سوم پاکی در کار و گفت هیچ
چیز میان حق و بنده حجاب نبود مگر نفس و گفت این دین را از شیطان آن فتنه
نیست که از سه کس اول از عالمیکه بر دنیا حریص بود دوم زاهدے که از علم برهنه بود
و صوفی که جاهل بود و گفت اگر بزنائی را بازنی در خانه کنے سلامت بماند و اگر

آن برنا با مرائی در مسجد کنی سلامت نماند گفت جهد کنید تا از ابلیس ایمن باشید که وے
در شش صد درجه سخن گوید و گفت از کارهاے بزرگترین ذکر خدا تعالی است و
سخاوت با بندگان و پرهیزگاری کردن و در صحبت نیکان نشستن و گفت قبله
جوانمردان خدای تعالی است که اینما تولوا فثم وجه الله پرسیدند از وے که خدا را
کجا دیدی گفت آنجا که خود را ندیدم و گفت هر کسے که در دلش اندیشه حق و باطل گذرد
او را از رسیدگان نشمارم و گفت امام آن بود که همه راه رفته باشد و گفت چون ذکر
نیکان کنی میغ سفید پدید آید و باران رحمت بارد و چون ذکر خداے عزوجل کنی
میغے از نور پدید آید که عشق بارد و آنا ذکر نیکان عالم را رحمت است و خاص را غفلت
و گفت صوفی روزے است که بآفتابش حاجت نیست و شبے است که با ماه
و ستاره اش حاجت نیست و گفت کسے را که حق خواهد بجانب خود راهش دهد پس
راه بر وے سهل گردد و کوتاه بود و گفت طعام و شراب جوانمردان دوستی حق بود
و گفت هر کس که غائب است همه از وی گوید و آن کس که حاضر است هیچ از وے
نتواند گفتن و گفت درویش آن بود که هیچ اندیشه در دلش نبودی گوید و گفتارش
نبودی بیند و دیدارش نبودی شنود و شنوائی نبودی خورد و مزه طعامش نبود
نه حرکتش بود نه سکون نه شادیش بود و نه اندوه و گفت مهرے بر زبان نه تا نگوئی
سخن جز خدا و مهرے بر دل نه تا اندیشه نکنی جز خدا و مهرے بر لب و دندان
نه تا نخوری جز حلال و مهرے نه بر معامله تا نورزے کار جز اخلاص و گفت
صوفی جسمی است مرده و دلی است آسوده و جانی است سوخته و گفت آن راه
که بحقیقت بر و نزدیکست آن راهیکه بخداے برد دور است و گفت می باید که

در روزے هزار بار بمیری و باز زنده شوی تا باشد که حیاتی یابی که بعدش موت نبود
و چون هستی خویش با وی دهی او هستی خویش بتو دهد و گفت هر که تنها نشیند با خدا تعالی
علامتش آن بود که او خداوند خویش را دوست میدارد و هر که در میان خلق
نشیند با خداے او را خوش نبود و علامتش آن بود که خدا تعالی او را دوست
میدارد و گفت خدای عزوجل لطف خود را برای دوستان زارد و رحمت براے
عاصیان و گفت با خداوند آشنائی کنید تا دل قوی شود چون غریبی که بشهر آئی روی
چون در سفر آشنائی یابد قوی دل بیگرود و گفت دوستی خدا در دل آنکس بود که او را
رحم و شفقت بخلق بود و گفت آنچه خدای تعالے مرتبه خود بعد ایمان کرامت
کند هیچ چیز بهتر از دل تارک و زبان راست نیست و گفت هر که درین جهان از خدای
رسول او و پیران شرم دارد در آن جهان خدای از وی شرم دارد و گفت
پلاس پوشان و مرقعداران بسیارند اما از الجمله راستی دل باید و گفت بر
خدمت و صحبت کسی باید که بچشم نابینا و بگوش کر و بزبان لال باشد و گفت در راه خدا
چنان باید رفت که کسی نداند و گفت در دلیکه کبر و حسد باشد حق تعالے در آن دل
نظر نکند و گفت یکبار خدای را یاد کردن صعب تر است از شمشیر بر روے خوردن
هزار بار و گفت دیدار آن باشد که تو بجز او نه بینی و گفت بسیار گریند و خندند
و بسیار خاموش باشند و میگویند و بسیار خوار اندوهی خورند و بسیار بیدار باشند
و نخسپند و گفت درین جهان میانه حال برخویشتن نه بینے اول آنکه زنیت
او و آب چشم خویش خون بینی دوم آنکه از هیبت او دل خود را خون بینی سوم
آنکه در بیداری شبها در از استخوان خود را گداز دو باریک بینی و گفت

خدا را چنان یاد کنید که دیگر یاد کردن نیفتد یعنی فراموش نشود تا باز یاد کردن
افتد و گفت غایت مردان سه است یکی آنکه خویشتن را چنان داند که خدای
عز و جل او را بیداند و این چنان کس را خود نمی بینم دوم آنست که تو باشی و آن چنین
بناشد و سوم آنکه تو نباشی تا همه او باشد و گفت سخن مگوئید تا شنونده آن خدا را بیند
و سخن را نشنوید که تا گوینده آن را خدا را نه بیند و گفت در جوانمردان اندوهے
باشد که در هر دو جهان نگنجد و آن آنست که حق را یاد کند و سزاے او یاد کردن
نتوانند و گفت اگر تو با خدا باشی و همه دنیا ترا بود زیان ندارد و اگر دل تو با خدا
راست نیست و جامه پلاس پوشی سودی ندارد و گفت خود را بخدای عز و جل
دیدن وفا بود و خدای را با خود دیدن فنا بود و خدای را دیدن و خود را ندیدن
بقا بود و گفت هر کرا اینجا با خلق کودک بینی او نزدیک خدا مرد است و هر کرا با
خلق مرد بینی او نزدیک خدا کودک است و گفت غریب آنست که در هفت آسمان
و زمین هیچکس با وی بیکتار موی موافق نبود من نگویم که غریبم که من آنم که با
زمانه بسازم و گفت غایت بنده با خدای در سه درجه است یکی آنست که بر دیدار
بایستد و گوید الله دوم آنست که بخویشتن گوید که الله سوم آنست که از وی هم گوید
الله و گفت مردان سه گروه اند یکی آنکه نیازمند اند لیکن از تو آزار دارند ازتو
دوم آنکه اگر ایشان را بیازاری ایشان از تو بیازارند سوم آنکه چون بیازاری
ایشان نیز ترا بیازارند و گفت این غفلت در حق خلق رحمت است و اگر ذره آگاه
شوند از وی بسوزند و گفت بسا کسانیکه بر پشت زمین می باشند و مرده اند از مردگان
اند و بسا کسانیکه در خاک خفته اند و از زندگانند و گفت بهر طرف نگری الله است

و گفت اول قدم آنست که گوید خدا و چیزے دیگر نه و قدم دوم خود آتش است
و قدم سوم در آفتاب است و سوختن و گفت اگر جبرئیل علیه السلام از آسمان بانگ
کنند که ای فلان کسی مثل تو نیست و نخواهد بود تو قول او را صادق دارے اما
از مکر خدا ایمن مشو و از آفت نفس خویش و عمل شیطان غافل مباش و گفت
اولیای خدا را نتواند دید مگر کسے که محرم بود چنانکه کسی اهل ترانه بیند بجز آنکه
محرم بود و گفت اگر آسمان و زمین بر طاعت بود آنرا قدری نبود اگر یک ذره
انکار این طائفه در دل بود و گفت هزار مراد انجهان را ترک باید کرد تا بیک مراد
آنجهان برسی و هزار درم شراب زهر باید خورد تا یک شربت حلاوت بچشی و گفت
زندگانی دون مرگ است و مشاهده دون مرگ و فنا و لقاء دون مرگ است
و پاکی دون مرگ است چون حق پدید آید جز حق هیچ نماند و گفت تا با خلق باشی
ترشی و تلخی دانی چون از خلق گردی با خدا زندگانی کنی و گفت قرائیان
می گویند که خدای را بدلیل باید شناخت غلط است که خداے را بخدا باید دانست
و مخلوق او را نتوان دانست و گفت هر که عاشق شد خداے را یافت و
هر که خدا را یافت خود را فراموش کرد و گفت بسیاری بتفسیر قرآن مشغول باشند
اما جوانمردان بتفسیر خویش مشغول باشند و گفت عالم آنست که بخویشتن عالم بود
نه آنکه بعلم عالم بود پرسیدند از محبت گفت غایتش آن بود که نکوئی که او
با شیطان دیگر کرده است اگر با وی بکند بناز آید و اگر بقدر دریاها شراب
در حلق او ریزند هنوز تشنه لب باشد و زدنی بگوید پرسیدند از اخلاص گفت
هر چه برای دیدار حق تعالی کنی اخلاص است و هر چه برای دیدار خلق کنی ریاست

پرسیدند جوانمردی چیست گفت اگر حق تعالی هزار کرامت با برادر او کند و یک
کرامت با وی او آن یک کرامت را هم خواهد که آن برادر را باشد پرسیدند که ترا خوف
شد گفت مرده را خوف مرگ نباشد و هر وعیدی که خلق را از مرگ و قیامت
و دوزخ باشد یک ذره از آن نباشد که من چشیده ام و هر وعده که خلق را
کرده است از آن راحت که من چشیده ام یک ذره نبود روزی از اصحاب خود
گفت اگر ریسمانت بگسلد چه کنی گفت ندانم گفت بدست وی ده که بر بندد پرسیدند
دعوی
که دعوی بدتر است یا گناه گفت دعوی خود گناه است پرسیدند که بندگی چیست
گفت عمر در ناکامی گذاشتن گفتند چه کنم تا بیدار باشم گفت عمر یک نفس باز آورید
و این یک نفس را چنان دانید که واپسین است و بر لب رسیده است پرسیدند که
فقیری چیست گفت سیاه دل بودن یعنی از پس رنگ سیاه رنگ دیگر نباشد
پرسیدند که نشان توکل چه باشد گفت آنکه شیر و اژدها و آتش و دریا و بالش
این همه ترا یکی بود که همه در توحید یکی اند و گفت سالهاست تا نفس من دمی
آب سرد و دوغ ترش می طلبید نداده ام و او را بدین آرزو با ترسانیده ام
بادنجان
نقل است که از چهل سال او را هوس بادنجان بود و نمی خورد تا روزی مادرش
آمده قسم داد که بحق شیر من بادنجان بخور شیخ نیم بادنجان خورد همان شب
او باش خرقانی سر پسرش را ببریدند و بر آستانش نهادند شیخ چون دید روز دیگر
سخن بلند کرد و گفت آری چنین دیگی که من نهاده ام آن گرم چنین می بایست
بارها با شما گفتم که مرا با وی کار آسان نیست شما می گوئید بخور و گفت هفتاد سال است
که با حق زندگانی کرده ام که نفسی بمراد نفس نزده ام و قدمی برضای او نرفته ام و گفت

اگر اجلم در رسد و از جهان بروم چهار صد درم دارم که در قیامت خصمان من آن و بخیه
باشند دوست تر دارم از آنکه در دنیا زنده باشم و کسی از من چیزی سوال کند و
من حاجت او روا نکنم و گفت گاه گاه از بسیاری جهد و اندوه و غم که از لقمه
زقوم خوردنم میرسد از خدای گویم که الهی من از آن تو این لقمهٔ زقوم می خورم اگر تو
نخواهی خوردنم با تو بگذارم و گفت فردا در قیامت گویندم چه آوردی گویم الهی
سگی با من داده بودی در دنیا من با دفره مانده بودم تا در دامن بندگانت
نیفتد گفت یکبار خدا را بخواب دیدم که می گفت یا ابوالحسن خواهی که من ترا باشم
گفت ی گفت تو مرا باشی گفتم نه گفت یا ابوالحسن همه عالم درین آرزو اند که من ایشان
را باشم و ایشان مرا و تو چنین می گوئی گفتم خداوندا آن که باشد که ترا نخواهد اما
تو اختیار بمن دادی از مکر تو که ایمن تواند بود که تو باختیار کس کاری نمی کنی
هرچه میخواهی می کنی نقل است که وقت مرگ رسید گفت ای کاشکی دل پرخون
مرا بشگافتندی و با خلق نمودندی تا خلائق دانستی که با خدای عز و جل
بت پرستی راست نیاید محمود غزنوی از وی پند خواست گفت چهار چیز نگاه دار تا
سلطان دنیا و آخرت شوی تقوی و نماز جماعت و سخاوت و شفقت بر خلق
و گفت نماز را نگاه دارید که نماز چون کشتی بود و دیگر عبادت چون بار کشتی اگر کشتی
سلامت باشد بارها نیز سلامت باشد و گفت روزگار خود را سه حصه کنید زمانی
بتن خدمت او کنید و زمانی بدل او را یاد کنید و زمانی ذکر او گوئید و
بر پیغمبر علیه السلام درود فرستید و گفت هر که سرود گوید از آن خدای تعالی را
خواهد بهتر از آن است که قرآن بهفت قراءة خواند و از آن خدای را نخواهد و گفت

اگر همه دنیا شوشه زر شود و آن بر تو بریان آید هیچ غم نباشد برابر آنکه تکبیر اول از تو فوت شود بجماعت و گفت چون از نماز فارغ شوید بگوئید استغفر الله باشد که در دل گذشته باشد برخیزد و گفت هر که روز جمعه دوازده رکعت بشش سلام گذارد میان ظهر و عصر و دو رکعت صلواة الحاجت بخواند و هر که در هر رکعت بعد فاتحه آیت الکرسی و شهد الله و قل اللهم مالک الملک تا بغیر حساب و انا انزلناه یک یک بار بعد فراغ سر بر زمین نهاده بگوید کلمه توحید یکبار و بعد سر از سجده برداشته حاجت خواهد روا گردد و گفت دو رکعت نماز برای خوشنودی خصمان و ادای حق بندگی باید خواند در هر رکعت بعد فاتحه آیة الکرسی و قل اللهم مالک تا بغیر حساب یکبار و ثواب آن بخصمان بخشد در قیامت خصمان از وی راضی شوند و اگر به نیت ادای حق بندگی خواهد ادا کرده باشد و گفت در شب پنجشنبه دو رکعت برای حق والدین بخواند میان شام و خفتن در هر رکعت بعد فاتحه انا انزلناه و انا اعطیناک الکوثر و قل یا و اخلاص و معوذتین یک یک بار چنان ثواب است که گویا توریت و انجیل و زبور و فرقان خوانده باشد و گفت چون در نماز شوی سر بخالق باید داشت تا از عهده این بیرون آئی و گفت در سرای دنیا زیر خاری با خدا زندگانی کردن دوست تر دارم از آنکه در بهشت زیر درخت و مرا از وی خبر نباشد و گفت بیننده ام و خود ناپدید و گوینده ام و خود ناپدید و شنونده ام و خود ناپدید و گفت اگر خدای تعالی روز قیامت همه خلق را از مشرق تا مغرب برای سخن بخشد از بزرگی همت خود که با خدا دارم باز ننگرم و گفت هر شب در آید آرام میکنم تا در نماز شام حساب آن روز که با خدا است می کنم و گفت آنچه در دل

شوشه: شبیکه طلا شود ۱۲

من است اگر قطره بیرون آید جهان چنان شود که در عهد نوح علیه السلام و گفت همه چیز را غایتی دانستم الا سه چیز را اول نفس را دوم درجات پیغمبر را سوم معرفت را و گفت خدای عز و جل از خلق نشان بندگی خواسته و از من نشان خداوندی گویند هفت روز شده بود که شیخ مع اصحاب چیزی نخورده بود ناگاه شخصی در خانقاهش آمد با جنس طعام که نیاز صوفیان آورده ام شیخ روی با صحاب کرده گفت هر که از شما نسبت تصوف درست کرده باشد بگیرد من زهره ندارم تا دم صوفیت زنم اصحاب همه دم در کشیدند آنکس واپس برد گفت زنهار بخود دعوی مکنید یعنی هرگز اگر دیگری در پهلوی تو دعوت کند تا خوش شوی مریدی خرقه پوشیدن خواست گفت اگر زن لباس مرد پوشد مرد شود و اگر مرد لباس زن پوشد زن شود گفت نه گفت چرا لباس مردان پوشی اگر مرد نه و اگر مردی نیز حاجت نیست ابوسعید ابوالخیر رحمة الله علیه گفت ما و را ابتدا سیزده چیز بایستی لازم کردیم سیزده هزار عالم را بدان از خود دور می کردیم اول روزه بر دوام دوم پرهیز از حرام سوم ذکر مدام چهارم بیداری شب تمام که گاهی پهلو بر زمین ننهادم و تکیه بر جای نیز نکردیم پنجم قانع بودیم ششم خواب اگر کردیم نشسته کردیم هفتم پیوسته قبله رو نشستیم هشتم در هیچ امردی نظر نه کردیم و در محراب نگاه نکردیم نهم گدائی نکردیم تا چه از حلال باشد رسید دهم خود را با و تسلیم کرده بودیم یازدهم پیوسته در مسجد می نشستیم دوازدهم هرگز بضرورتی ببازار گذر نه کردیم سیزدهم در هر شبانه روزی یکبار قرآن ختم کردم چهاردهم در بینائی کور و در شنوائی کر و در گویائی گنگ بودیم تا خلق مرا دیوانه می گفتند و ما روا می داشتیم

پانزدهم هر نقل که از پیغامبر صلے الله علیه وسلم بما رسید بر آن عمل میکردیم اگر مناهی
می بود از ان اجتناب میکردم اگر اوامر بود بر آن عمل میکردیم حتی که شنیده بودم
که در جنگ احد پیغامبر علیه السلام را جراحت رسیده بود بر سر انگشتان پاے
نماز گذارد ما نیز بحکم متابعت او بر سر انگشتان پاے ایستادم تا چهار صد رکعت
نماز گذاردم و هرچه از عبادت فرشتگان شنیدم بدان قیام نمودم حتی که شنیدیم
که بعضی ملائکه نگونسار شده عبادت میکنند ما هم سر بر زمین نهاده نگونسار شدیم
وختم قرآن نمودیم و گفت اگر در زاویهٔ درویشی سیاه خمرخوارگی داشته باشد
آنرا نصیحت کنید برفق و درشتی نکنید و اگر درمی از سیم و یا زر با وی یابید آنرا
در آتش گرم سازید و پهلوی او را بآن درم داغ کنید تا فضیحت شود و گفت هر چیزے
که ترا از خدا باز دارد آن چیز شوم است و صحبت او مذموم و گفت هر که پندارد
که بجهد یابد خطا است و اگر بجهد داند نیز خطا است و گفت درین راه عافیت
باید و سلامت و کرامت نشاید و خلق و رفق و دوست و بهشت نباشد خویش
و پیوند و تولی و توهم نباشد بلکه یکے خدا باشد و بجز از وی دیگرے نباشد و درویشی
پیش شیخ با ادب ایستاده بود چنانکه در نماز مے ایستد گفت چنان بایست که تو
نباشی یعنے در حق تعالے فانی شوی و گفت کسے که مراد داشته باشد هرگز بمراد نرسد
و هر که در مال است و یا مال است خود مانده است دست از وے باید داشت
که بلاے خود و از ان خلق گشته است و گفت هر کسی را بایستی است بایست
ما آن ست که ما را هیچ بایست نباشد و گفت فضل ما بر شما بدانست که شما با ما میگوئید
و ما با او میگوئیم و گفت خلائق را آسان است که کار با رحیم و رحمن افتاده است

ما را مشکل است که با جبار و قهار افتاده است و گفت سی سال بود تا خدا را می جستم
گاهی می یافتم و گاهی نمی یافتم اکنون چهل سال است تا ابوسعید را مے جوئیم
و نمی یابم و گفت بعد از هفتاد و سه سال مرا از پندار خودم بیرون آوردند و گفت
اگر هشت بهشت در مقابله یک ذرهٔ هستی ابوسعید افتد محو و ناچیز گردد و گفت
خدای را میتوان دیدن اما درویش را نمے توان دیدن که خدا هست است
و درویش نیست است گفت از پیری گفتم که حرفے بگو گفت بجز از حق تعالے هر چه
دانی فراموش کن و از حق تعالے سخن نیست جز خاموشی و گفت هر چه یافتم
به بیداری شب و پاکی سینه و نفی مال یافتم و گفت هر چه گفته ام کرده ام گفت
وقت نزدیک من شرک است زیرا که وقت و واقت موقوف سه چیز باشد
و برین سه چیز بنا کردن بے اصل باشد چه فانی گشته مثل فانی گردانیده نبود کسی
معنے یحبهم و یحبونه می گفت شیخ گفت خدا هرگز کسے را دوست نمی دارد یعنے
جز وی کسی است که وے را دوست دارد گفت عاشق هم اوست و معشوق
هم اوست روزی فصد میکرد حجام را گفت هوش دار تا نشتر بدوست نرسد
روزی کسی با وی گفت که فلان کس بروز نماز میکند و بشب دزدی گفت
عجب نبود که ببرکت نماز روز از دزدی شب باز آید وقتے جوانے در حوالی خانقاه
خمر می خورد مستانه مشغله میکرد و پرواے کسے نمیداشت شیخ گفت سبحان الله
این کس در کار باطل خود چنان غرق است که پرواے حق شما نمیدارد و شما
بکار خود مستغرق چنان نمیتوان بودن که پرواے باطل ایشان ندارید روزے
در حمام خادم وسوخ او را جمع کرده پیش چشم آورد و پرسید که معنے جوانمردی

چیست گفت آنکه سوخ کسی را در پیش چشم وی بناری وگفت هرکه بحق نائل
از خود جاهل تر وگفت هر کجا عارف و معرفت بود از حق بحق بود وگفت چون تو
نباشی همه او باشد وگفت قاعده بندگی بر نیستی است تا ذره اثبات در صفات
تو بماند حجاب می ماند که اثبات صفت خداوند است و نفی صفت بنده
وگفت بادشاهان بنده نفروشند جهد کنید تا بنده شوید گفت چون گمان
کردی حق را یافتی این وقت او را گم کردی وگفت هرجا که پنداشت تست
دوزخ است و هرجا که تو نیستی بهشت است وگفت حجاب میان بنده و
خدا آسمان و زمین و عرش و کرسی نیست پنداشت و منی حجاب است از میان
برگیر تا بخدا رسی وگفت وحشتها از نفس است اگر او را بکشتی او ترا کشد
اگر او را مقهور نه گردانی او ترا مقهور گرداند خواجه ابراهیم خواص رحمة الله
علیه گفت مرا از خدا تعالی عمر ابدی باید در دنیا تا همه خلق در نعمت بهشت مشغول
باشند و حق را فراموش کنند و من در بلاے دنیا بحفظ آداب شرع قیام کنم و حق
را یاد دارم وگفت دستی فارغ و دلی ساکن دار و هرجا که خواهی برو وگفت هرکه
حق را شناسد بوفاے عهد لازم بود که آرام گیرد با وی و اعتماد کند بروی وگفت علم
بسیاری روایت است عالم آن ست که متابعت علم کند و اقتدا بسنت ها نماید
اگرچه علم اندک دارد وگفت هرکه اشارت کند بخدا و سکوت بخدا حق تعالی همه بلا
از وی دفع کند و اگر با غیر وی سکوت کند حق تعالی از دست خلق رنج بروے
برساند تا بحدی که حیات و موت دشوار شود و در عاقبت پشیمان گردد وگفت هرکه
جهان زه که دنیا بروی گرید آخرت بروی خندان بود وگفت هرکه شهوت کند

و آن را در دل خود عوضی نیابد او در ترک آن کاذب بود وگفت هرکرا توکل در خویش
درست آید در غیر نیز درست آید گفتند توکل چیست گفت ثبات در پیش محی الاموات
است وگفت صبر ثبات است بر احکام کتاب و سنت وگفت محبت محو ارادت است
و احتراق جمله صفات و حاجت وگفت داروی دل پنج چیز است قرآن خواندن
و اندرون نگاه کردن و شکم تهی داشتن است و قیام شب بالتضرع کردن تا وقت
صبح و با نیکان نشستن خواجه ابراهیم شیبانی رحمة الله علیه گفت چهل سال
خدمت عبد الله مغربی کردم و درین عرصه از ماکولات خلق چیزی نخورده ام
و درین چهل سال موے من نبالید و ناخنم دراز نشد و جامه شوخگین نشد و درین عرصه
زیر هیچ سقف نخفتم مگر زیر بیت الحرام وگفت هشتاد سال است که بشهوت خویش
هیچ نخوردم وگفت شصت سال است که نفس لقمه گوشت بریان می خواست
و من نمیدادمش یک روز ضعفی غالب شد کار د باستخوان رسید و بوے
گوشت بریان پدید آمد نفسم فریاد کرد و بسیار زاری نمود که براے خدا ازین
گوشت بریان لقمه براے من بخواه برخاستم و ببوے گوشت رفتم آن بوی
از زندان می آمد آنجا رفتم دیدم که یکی را داغ می کنند و او فریاد می کند
و از بوے گوشت بریان می آید از نفس گفتم بلا لبسان و بخور نفس تن بسید
تن زد وگفت هرکه خواهد از دکان آزاد گردد گو عبادت خداے را با خلاص کن
که هرکه در عبودیت محض بود از ماسوے الله آزاد گردد وگفت هرکه سخن گوید در
اخلاص و نفس مطالبه نکند بدان حق تعالی او را پیش اخوان و اقران
فضیحت گند وگفت هرکه خدمت مشائخ کند و مبتلا گردد بدعاوے کاذب او

فضیحت گردد بدان دعویها وگفت هرکه خواهد که مبطل گردد و باطل شود گو دست در رخصت زن وگفت سفله آن بود که در خدا عاصی گردد وگفت سفله آن ست که از خدا نترسد وگفت سفله آن بود که منت نهد بر عطاے خویش بر عطا ستانند وگفت شرف در تواضع است وعزت در تقوے وآرام در قناعت وگفت چون خوف در دل قرار گیرد موضع شهوت بسوزد ورغبت دنیا از وکم شود وگفت توکل سریست میان خدا وبنده پس واجب است که جز خدا کسے مطلع نشود بر سرے گفت تقید دعا چرا نمی کنی گفت مخالف وقت از بی ادبی است کسے از وے وصیت خواست گفت خداے را یاد دار وفراموش مکن واگر نتوانی مرگ را فراموش مکن خواجه ابوبکر طمسانی رحمة الله علیه گفت صحبت کنید با خداے عزوجل اگر نتوانید با مصاحب او صحبت کنید تا برکت صحبت او شمارا بخدا رساند واندر دو جهان رستگار باشید وگفت هرکه مصاحبت کند با علم چاره نبود ورا در مشاهده امر ونهی وگفت علم ترا به یده گرداند از جهل پس جهد دران کن که بر یده نگرداند ترا از خدا وگفت وصل بے فصل است چون فصل بیاید وصل نماند وگفت هرکه صدق دارد گفتار میان خویش وخدای آن صدق او را بخداے مشغول گرداند زیرا که او را فراغت بود از خلق وگفت راه بخداے بعدد انفاس خلائق است پس گفت راه خدا است وبران راهی نیست وگفت مجالست کن با خدا بسیار وباخلق اندک وگفت مرد چنان باید که حرکات وسکنات او خاصه خداے را بود تا بالضرورتی بود که دران مضطر باشد وجز این هیچ حرکت وسکون معتبر نبود وگفت عاقل آن بود که سخن

بقدر حاجت گوید واز فضول باز ماند وگفت هرکرا خانه جز وطن نیست در فضول است اگرچه ساکن باشد وگفت از علامات مرد آن ست که او را از غیر جنس خویش نفرت بود وطلب جنس خود کند وگفت زندگانی نیست مگر در مرگ یعنی حیات در مرگ نفس است وگفت مرگ بابی است از ابواب آخرت هیچ بنده بخدا نتواند رسید مگر بدان ابواب که بدرگاه در شود وگفت من چه کنم که جمله کون دشمن من است وگفت بر تو باد که مغرور نشوی بکرے گفت مرا وصیتے کن گفت همت که همت مقدمه جمله اشیا است ومدار جمله اشیا با وست خواجه ابوحمزه بغدادی رحمة الله علیه گفت خدای را آشکارا دیدم فرمود تا البته وسواس مکن وبلاے خلق بکش وگفت دوستی فقر سخت تر است کسی صبر نتواند برد دوستی فقر الا آنکه صدیقی بود وگفت هرکرا سه چیز بود از همه آفتها بری است شکمی تهی با دل قانع ودرویشی دایم با زهدی حاضر وصبری تمام با ذکری دائم وگفت چون تو از وسلامت یافتے حق او بگذار وگفت هرگاه بمن فاقه رسیدی با خود گفتمے که این فاقه بنواز که رسید پس باو اندیشیدی ومی ساختمی وگفت علامت صوفی صادق آنست که بعد از عز خوار شود وعلامت صوفی کاذب آن ست که بر خلاف این بود خواجه ابوعمر نجیب رحمة الله علیه گفت صافی نشود قدم هیچکس در عبودیت تا آنکه همه کارهاے خویش جز عوے نماند وگفت حالیکه نتیجه علم نباشد اگرچه عظیم وخطیر باشد ضرر آن بر خداوندش زیاده از منفعت بود وگفت آفت بنده در رضاے نفس اوست وگفت هرکه دیدار او ترا مهذب نگرداند بیقین بدان که او مهذب نیست وگفت مبشر دعوها که تولد کند از فساد ابتدا بود چه هرکرا ابتدا اساسے

درست شده باشد در انتها هم درست آید و گفت هرکه قادر بود در پیش خلق
بر ترک گرفتن جاه آسان بود بر وی ترک دنیا و اهل دنیا و گفت هرکه راست
ایستاد با او هیچکس کژ نگردد و هرکه کوز شد هیچکس با او راست نشود و گفت هرکرا
نکری صحیح بود نطق او از صدق بود و عمل او از سر اخلاص و گفت هرکه خواهد
که شناسد که چند است قدر معرفت او نزدیک حق گو بنگر که چند است قدر هیبت
او تعالی نزدیک او در وقت خدمت و گفت انس گرفتن با غیر الله وحشت بود
و گفت تصوف صبر کردن است در تحت امر و نهی برضای حق تعالی خواجه ممشاد
دینوری رحمة الله علیه گویند یکی از و دعائی خواست گفت برو بگوی خدا شو تا
بدعای ممشاد ترا احتیاج نبود آن مرد گفت گوی خدا کجاست گفت آنجا که تو نباشی
مرد برفت و از خلق عزلت گرفت و دولت او را عز یافت و از کلمات خواجه است
که گفت اصنام مختلف اند بعضی را آنست او نفس او ست و بعضی را فرزند و بعضی را
زن و بعضی را مال و بعضی را کسب و بعضی را نماز و روزه و زکوة و حال آید و همه
کس بسته تنی اند از تبان و بیزاری ازین تبان نیست مگر آن را که نبیند نفس
خویش را حالی محالی و هیچ اعتمادش نبود بر افعال خویش و از حالت خویش
منکر شود و شکر نگوید بلکه چنان باشد که هرچه از و ظاهر شود از خیر و شر بران از
نفس خویش راضی نشود و ملامت کننده وی بود و گفت ادب مرید در بجا آوردن
حرمت پیران بود و نگاهداشتن حرمت برادران و از سنا بیرون آمدن و آداب
شرع بر خویش نگاهداشتن و گفت هرگز نزد پیری نشدم الّا از حال خود خالی شده
و منتظر برکات او می بودم از کلام وی و دیدار وی و گفت هرکه نزدیک پیری شود

برای خاطر خویش او منقطع ماند از برکات دیدار وی و سخن وی و گفت در صحبت
اهل اصلاح صلاح دلی پدید آید و در صحبت اهل فساد فساد دلی ظاهر گردد و
گفت نیکوترین حال مردمان آنست که افتاده بود از نفس وی و دید خلق و اعتماد
کرده بود در جمله کارهای بر خدا و گفت فراغت دل در خالی بودن است
از آنچه اهل دنیا در دست زده اند از فضول دنیا گفت هرگز بدرجه عارفان
نرسد تا سر تو ساکن نشود بخدا و استواری در تو پدید نیاید بدانچه خدا ضمان کرده است زلتی
ترا و گفت معرفت چیست صدق افتقار بخدا و گفت جمع آنست که خلق را
جمع کنند در توحید و تفرقه آنست که خلق را در شریعت متفرق گرداند و گفت طریق
بحق بعید است و صبر در ان شدید و گفت حکما حکمت یافته اند بخاموشی و تفکر و
گفت تصوف صفائی اسرار است و عمل کردن بر رضای جبار و صحبت داشتن
با خلق بی اختیار و گفت توانگری تصوف نمودن است و مجهول نمودن که خلق
نداندش و دست داشتن از چیزی که بکارش نیاید و گفت توکل وداع کردن
طمع است از هرچه نفس تو و دل تو بدان میل کند و پرسیدند از وی که درویش
وقت گرسنگی چه کند گفت نماز کند گفتند اگر قوت ندارد گفت بخسپد گفتند اگر نتواند گفت
خدا درویش را از سه چیز خالی ندارد یا قوت یا غذا یا اجل پرسیدند از وی
وقت مرگ که دل تو چگونه است گفت سی سال است تا دل خویش را می جویم نمی یابم
درین وقت که جمله صدیقان دل گم کنند چون باز یابم خواجه ابو الحسن الصائغ رحمة الله
علیه پرسیدند از وی از دلیل کردن شاهد بر غائب گفت استدلال چگونه بود بصفات
کسی که او را مثل نبود بر آنکه او را مثل باشد پرسیدند از صفت مرید گفت اذا ضاقت

علیهم الارض بما رحبت وضاقت علیهم انفسهم یعنی زمین با بسط و فراخی خود تنگ است بر مریدان دین ایشان و بر ایشان تنگ است که جهانے می طلبند بیرون از هر دو عالم وگفت اهل محبت در آتش شوقے که محبوب دارند تنعم مے کنند بیشتر و خوشتر از تنعم اهل بهشت وگفت دوست داشتن خویشتن را هلاک کردن است و خویشتن را وگفت احوال چون برق بود چون بایستاد حدیث نفس شود که هرچه نفس را دران مدخل بود کدورت تمنی تصفیه آن را تباه کند وگفت تمنی اهل از فساد طبیعت است خواجه ابوبکر واسطی رحمة الله علیه گفت هرگز تا ابوبکر بالغ شد روز بروے گواهی ندهد بخوردن و شب بخفتن گفت چنانکه از حرکت ذره ها که بسبب آفتاب در روزن خانه پیدا می شود و دل شورش نمی شود همچنین اگر که زمین و مافیها در حرکت آید یک ذره در درون مرد موحد تفرقه نیاید و روزے بر جهودان گذشت گفت اینهمه معذورند این سخن بقاضی رسید بانگ بر زد که این چه گفتی گفت آنجا که قضای تست معذور نیستند جاییکه قضای اوست معذورانند وگفت در راه حق خلق هست اما در راه خلق حق نیست هر که روے در خود دارد پشت وی بر دین بود و هر که روی در دین دارد پشت وی به خود است هرجا که تو ئی تست حظ تست و خلاف راه است و هرجا که ناکامی است بجان دین آنجا است و هر که بخود زنده است مرده است و هر که بحق زنده است نه زنده است و مرگ نه مرگ کالبد است عدم نه عدم کالبد است آنجا که وجود است جان نامحرم است تا کار بکالبد چه رسد وگفت حق توحید وجود هیچکس نپذیرد و کسی را زهره آن نیست که قدم بصحراے وجود نهد چنانکه مشایخ گفته اند

اثبات التوحید فساد فی التوحید و نیز وی گفت اکبر ذنبی معرفتی ایاه هر که با وجود خود خطبه وجود او خواند بر شرک خود گواهی می دهد و هر که با وجود او خطبه وجود خود خواند بر کفر خود سجل می کند و هر که با هستی او هستی خویشتن بیند کافر است و هر که با هستی او هستی خود طلبد بر کفر خود طلبد ناساخته است هر که خود را دید او را ندید و هر که او را دید خود را ندید واز خودش یاد نیاید آنکس را نه عبارت بود نه اشارت نه زبان نه چشم و حرف نه صوت نه فهم نه خیال نه شرک اگر عبارت کند کفر بود اگر اشارت کند شرک بود و اگر گوید دانستم جهل بود و اگر گوید شناختم مخذول و مطرود بود و عدمی بود در وجود و وجودی بود در عدم نه موجود بود بر حقیقت نه معدوم بود بر حقیقت بوجهے معدوم و بر وجهے موجود عبارت محرم راه توحید است و دانست محرم راه توحید نه خیال و توهم و ظن همه گرد حدوث دارد توحید در عالم قدس خویش پاک است وگفت در آسمانها و زمینها بزبان تسبیح و تهلیل است اما دل نیست که دل معنی است که جز در آدم و فرزندان او شان نیست و دل آن بود که راه شهوت و تهمت و ریاست و اختیار بر تو بند و رهبر تو باشد زبان دل را می باید که ترا بحضرت دعوت کند نه بزبان قول مرد باید که گنگ گویا بود نه گویائی گنگ مرد آن ست که مبهوسے که در پیراهن اوست آن را مهر کند و جهد در مهر کردن خویش کند نه لعنت کردن شیطان گفت هر جزوی از اجزا باشد که در حق دیگری محو باشد که دوئی درین راه شرک است تا نه زبان داند که دیده چه دید و نه دیده بیند که بر زبان چه گفت وگفت گویند بر حقیقت آن بود که گفت او نرسد در وجود او و در سخن نماند و از ان سخن گفتن خود آزار بود وگفت عمری ست تا میخواهم که بخداوند تعالے

خلوتے دارم چنانکه ابوبکر دران خلوت نباشد وگفت هفتاد سال است تا در بند
آنم که یک نفس خدای را بدانم و عصا کش من نیاز است گفت کاشکے گلخن تابودمی
که مرا نشناختندی وگفتی خویشتن را می بینم و چنان می دانم که جهودانم وگفت بچهار
بلا مبتلا شده ام و آن ایشان اند نفس و دنیا و شیطان و هوا وگفت مرا سه
معصیت افتاده است که هر یکے از دیگری سخت تر گفتند چگونه گفت اول آنکه
حق از دلم رفت و آن دوم سخت تر از انکه باطل بجاے حق نشست سوم سخت تر
از انکه مرا درد آن نه گرفته است که علاج و درمان آن کنم و چنین فارغ نباشم
گویند روزے در مناجات می گفت الٰهی دنیا و آخرت را در کار ما کن تا از دنیا
لقمه سازم و در دهان سگے نهم و آخرت را لقمه سازم و در دهان جهودے نهم که هر دو
در حجاب اند از مقصود وگفت دل من بهتر است از دنیا و آخرت که دنیا
سراے محنت و آخرت سراے نعمت و دل من سرای معرفت است گفت اگر
من خدمت سلطان نه کرده بودمی خدمت مشائخ نتوانستم کرد و اگر خدمت مشائخ
نه کرده بودمے خدمت خدای تعالےٰ نتوانستمی کرد گفت مفلس آنست که با خلق
نشیند و با ایشان سخن گوید و آمیزش کند وگفت مرید صادق را از خاموشی پیران
فائده بیش از گفت بود وگفت چون حق ظاهر شود عقل معزول گردد وگفت
فاضلترین عبادت غائب بودن است از اوقات وگفت اگر خداے
عز وجل ترا در مذلت افلاس و درماندگی و شکستگی بیند بهتر است از انکه در پندار
پنداشت علم و بد معاملگی بیند وگفت چنانکه راست گویان در حقائق و اقرار راست
گفتند عارفان در حقیقت حق دروغ گفتند وگفت زشت ترین اخلاق

آن ست که با تقدیر در آویزی گفت چون ظاهر شود حق بر اسرار خوف و رجا زائل
شود وگفت عوام در صفات عبودیت می گردند و خواص مکرم اند بصفات ربوبیت
گفت چون ربوبیت بر سرایر فرود آیند جمله رسوم را محو گرداند وگفت چون
نظر کنی بخدای تعالیٰ جمع شوی و چون نظر کنی بنفس خویش متفرق شوی وگفت
شریف ترین نسبتها آن ست که نسبت جوئی بخدا بعبودیت گفت افضل طاعت حفظ
اوقات است گفت هر که گوید با قدر را و منازعت کرد وگفت هر که خداے را
پرستد براے بهشت او مزدور نفس خویش است و هر که خدای را پرستد برای خدا
او بخدا جاهل است یعنی خدای نیاز است از عبادت تو پنداری که براے او کاری
کنی یعنی کار براے خود میکنی وگفت دور ترین مردمان از خداے آن ست که خداے
را بیش کند یعنی من عرف الله کل لسانه وگفت از تعظیم فرمان خداوند بود که باز
ننگری که بکونین و بهیچ یکے از طریقهاے کونین وگفت بیزارم از خداے که بطاعت
از من خوشنود شود و بمعصیت بر من خشم گیرد که او دربند من است تا من چه کنم
بلکه دوستان در ازل دوستان اند و دشمنان در ازل دشمنان اند وگفت
هر که خویشتن را از آن خداے بیند و جمله اشیا را بخدا بیند بے نیاز شود از جمله
اشیا بخداے گفت حیات دلها بخدا است بلکه بقاے دلها بخدا است بلکه غیب
از خدا بخدا است وگفت محبت هرگز درست نیاید تا از اعراض در دل او
اثرے بود و شواهد را خطرے بلکه صحت محبت نسیان جمله اشیا است در
استغراق و مشاهده محبوب و فانی شدن از محبوب بمحبوب وگفت در همه صفتها
رحمت است مگر در محبت که در و رحمت نیست که بکشند از کشته دیت خواهند

وگفت عبودیت آن ست که اعتماد برخیزد از حرکت و سکون خویش وگفت
توبهٔ مقبول آن ست که مقبول شده باشد پیش از گناه وگفت توبهٔ نصوح آن بود
که بر صاحب وی اثر معصیت نماند نهان و آشکارا وگفت اهل زهد که هجر
کنند بر ابنای دنیا ایشان از مدعیانند اگر دنیا را در دل ایشان رتبتی نبودی
از اعراض کردنش بر و دیگری تکبر نکردی وگفت صوفی آن ست که سخن از اعتبار
گوید وگفت هر که خدای را بشناخت گنگ گشت وگفت عوض چشم داشتن
بر طاعت از فراموش کردن فضل وی بود وگفت هر چند توانید رضا را
کار فرمایید چنان نباشد که رضا شما را کار فرماید که محجوب گردید از لذت رویت
یعنی چون بر رضا لذت یافت از شهود حق باز ماند وگفت بلذت طاعت و
حلاوت او غره نشوی که زهر قاتل است وگفت شاد بودن به کرامات از
غرور و جهل است و لذت یافتن با خصال از غفلت گفت نباشید از آن
قوم که انعام او را مقابله کنند بطاعت که فرزند ازل باشند نه فرزند عمل گفت
بحرکات دل شریف تر است از عمل بحرکات جوارح وگفت هر که از قسمت یاد
آرد از سوال و دعا فارغ آید وگفت هر که بشناخت او را غائب شد و هر که غرق
شد در بحر شوق او بگداخت وگفت حقیقت خوف مرگ ظاهر شود وگفت علامت
صادق آن بود که بظاهر با برادران پیوسته بود و بدل تنها بود با خدای تعالی
وگفت خلق عظیم آن ست که با هیچکس خصومت نکند و کس را خصومت با وی نباشد
از قوت معرفت گفت آن خصلت که نکوئی با بدان تمام بود و بی آن همه
نکوئیها زشت بود استقامت است گفت فراست روشنائی بود اندر دلها پرسیدند

کدام طعام مشتهی تر گفت لقمه که در ذکر خدای عزوجل بدست یقین برگیری از
مائدهٔ معرفت در حالتی که نیکوگمان باشی با خدا و در وقت وفاتش کسی وصیت
خواست گفت ارادت خدای تعالی در حق خویش نگاه دارید و دیگری وصیت
خواست گفت پاس در اوقات خویش دارید خواجه ابوبکر شبلی رحمة الله
علیه گفت عمری ست تا می خواهم که بگویم حسبی الله چون می دانم که این از من
دروغ است نمی توانم گفت وگفت چندین گاه پنداشتم که طرب محبت در حق میکنم
و انس با مشاهده وی می گیرم اکنون دانستم که انس جز با جنس نباشد گفتند مریدی
تمام شود گفت آنگاه که حال او در سفر و حضر و شاهد و غائب یک رنگ بود
ابوالعباس دامغانی را وصیت کرد که لازم تنهائی باش و نام خویش از دیوان
این قوم بیرون کن و روی در دیوار کن تا بمیری گفتند از توحید بگو گفت
هر که از توحید جواب دهد بعبارت ملحد گردد و هر که اشارت کند ثنویه بود و هر که بدو
ایمان کند بت پرست بود و هر که در وی سخن کند غافل شود و هر که از و خاموش بود
جاهل بود و هر که پندارد که بدو رسد بی حاصل بود و هر که این اشارت کند که
او نزدیک است دور بود گفتند تصوف چیست گفت چنان باش که نبودی
گفت تصوف شرک است از بهر آنکه تصوف صیانت دل است از غیر
و غیر نیست جز تو گفت تصوف فنای ناسوتی است و ظهور لاهوتی وگفت تصوف
ضبط حواس است و مراعات انفاس وگفت تصوف صوفی نبود تا وقتیکه
جملهٔ خلائق را عیال خود نه بیند یعنی بار همه کشد وگفت صوفی آن ست که منقطع بود
پیوسته با خدای بجز خدای نه بیند وگفت صوفی آن ست که منقطع بود

بچ

از خلق و متصل بود با حق و گفت صوفیان اطفال اند در کنار حق و گفت تصوف
عصمت است از دیدن کون و گفت تصوف برق سوزنده است و گفت
تصوف نشستن است در حضرت الله بی غم و گفت حب دهشتی است در لذتی
و حیرتی در نعمتی و گفت محبت رشک بردن است بر محبوب که مانند تو او را دوست
داری و گفت محبت ایثار کردن چیزی است که آن را دوست داری برای آنکه
او را دوست تر داری و گفت هر که دعوی محبت کند و بغیر محبوب بچیزی مشغول
شود و بجز حبیب چیزی طلبد او استهزا میکند بخدا گفت هیبت گدازنده دلهاست
و محبت گدازنده جانها و شوق گدازنده نفسها و گفت هر که توحید بنزدیک وی
صورت بند و هرگز بوی توحید نشنیده است و گفت توحید حجاب موحد است
از جمال احدیت و گفت چون حق تعالی خواهد که بلا را عذاب کند در دل عارف
در آرد و پرسیدند که عارف کیست گفت آنکه تاب نشه نیارد و باز پرسیدند
گفت عارف آن ست که هفت آسمان و هفت زمین بیک موی مژه بردارد
گفتند یا شیخ سابق چنان گفتی و حالا چنین گوئی گفت سابق با ما لبودیم اکنون با ویم
و گفت عارف را نشان نبود و محب را گله نبود و بنده را دعوی نبود و ترسنده
را قرار نبود و کس از خدا نتواند گریخت پرسیدند از معرفت گفت اولش خدای
و آخرش را نهایت نبود و گفت هیچ کس خدای را نشناخته است گفتند چگونه
گفت اگر شناختندی بغیر او هرگز مشغول نشدندی گفت عارف آن ست
که دنیا را ازاری سازد و آخرت را ردائی پس از هر دو مجرد گردد و بحق منفرد شود
و گفت عارف بدون خدا بینا نبود و نفس خود را بدون خدا حافظی نبیند

و سخن را از غیر او نشنود و گفت وقت عارف چون ایام بهار است که رعد می غرد
و ابر می بارد و برق می سوزد و شکوفه می شکوفد و مرغان بانگ می کنند همچنین حال
عارف است که بچشم میگرید و بلب میخندد و بدل می سوزد و بسر میبازد و بزبان نام
دوست میگوید و برای او می پوید و گفت عبارت زبان علم و اشارت زبان معرفت
است و گفت علم الیقین آن ست که بما رسیده بر زبان انبیا و عین الیقین آن ست
که خدای تعالی بما رساند از نور هدایت باسرار قلوب بی واسطه و حق الیقین آن ست
که بدان راه نیست و گفت همت خدای راست و انچه دون آن ست همت نیست
و گفت صاحب همت بهیچ مشغول نشود و صاحب ارادت شود و گفت فقر آن ست که
بهیچ مستغنی نشود بجز خدای پرسیدند از صفت فقیر گفت درویشان را چهار صد درجه است
کمترین آن ست که اگر همه دنیا او را باشد و آن همه نفقه کند و اگر درویش آید که کاشکی قوت
یکروزه باز داشتمی آنکس بحقیقت فقیر نبود و گفت شریعت آن ست که او را پرستی و طریقت آن ست
که او را طلب کنی و حقیقت آن ست که او را بینی و گفت فاضلترین ذکر نسیان ذکر است
در مشاهده مذکور و گفت نشستن با خدای تعالی بی واسطه سخت است و گفت صابر
از اهل درگاه است و راضی از اهل پیشگاه و مفوض از اهل البیت است و گفت
زهد غفلت است زیرا که دنیا ناچیز است و زهد در ناچیز غفلت بود باز سوال کردند
از زهد گفت زهد آن ست که دنیا فراموش کنی و آخرت را یاد نیاوری دیگری
از زهد پرسید گفت انچه ترا خواهد بود ناچار بتو خواهد رسید اگر چه از آن میگریزی
و هر چه ترا نخواهد بود بتو نخواهد رسید اگر چه طلب آن می کنی پس زهد تو
در چه خواهد بود دیگری ازان سوال کرد گفت دل بگردانیدن بخالق اشیا

از دنیا گفتند استقامت چیست گفت در دنیا قیامت دیدن وگفت استقامت
آن بود که هرچه وقت فرماید بدان قیام کنی گفتند علامت صادق چیست گفت
بیرون افگندن از گوشهٔ دهن حرام را گفتند انس چیست گفت آنکه ترا از
خویشتن وحشت بود گفتند انس بذکر کے بود گفت چون انس بذکور بود گفت
هر اشارت که خلق می کند بحق همه بر ایشان رد کرده است تا انگاه که اشارت
کند بحق از حق و ایشان را بدین اشارت راه نیست گفت عبودیت برخاستن
ارادت تست در ارادت او و رفع اختیار تست در اختیار دوی و ترک آرزوی
جاه تست در تقضاے او وگفت انبساط بقول با خدای تعالے ترک ادب است
وگفت انس گرفتن بمردم از افلاس است و حرکت زبان بنده بی ذکر خدا و سوا...
است وگفت علامت قرب حق انقطاع است از همه چیز جز حق گفت جوانمردی
آنست که خلق خدا را از خود بهتر خواهی گفت حریت حریت دل است و بس گفت
بلند ترین منازل رجا جا است گفت غیرت بشریت اشخاص راست و غیرت الهیت غیرت
بر وقت است که ضائع گرداند در ماسوی الله وگفت خوف از وصال سخت تراز
خوف مرگ گفت شکر آن بود که نعمت را نه بینی و منعم را بینی وگفت نفسے که بموافقت
مولے برآوری بهتر از عبادت جمله روزگار آدم تا قیامت وگفت هر یکساعت
که بخسپد در شب بغفلت هزار ساله راه از آخرت باز پس افتد وگفت یک طرفة العین
سهو از خدائے اهل معرفت را شرک بود وگفت آنکه محجوب شود بخلق از حق نه بود
چنانکه محجوب شود بحق از خلق وگفت هر که را بحق تلف بود حق او را خلف بود وگفت
هر که فانی شود از حق بحق بسبب قیام حق بحق فانی شود از ربوبیت تا بعبودیت

چه رسد از حسن دامغانی گفت اے پسر بر تو باد بالله و دائم بالله میباش
دوست بدار از ماسوے الله گفتند آسوده تر کے باشی گفت انگاه که او را هیچ
ذاکر نه بینم وگفت اگر بدانستمی قدر خدا هیچ نترسیدمی از غیر خدا اے وگفت
عمریست تا استغفار میکنم که نفسی برآوردم که پنهان بود از دلم و دلم نداند نے توانم وگفت
اگر همه دنیا لقمه گردد و در دهن شیرخواره نهند مرا بر وی رحم آید که هنوز گرسنه
مانده است و اگر همه دنیا مرا باشد بجهودی دهم و منتی بزرگ دانم او را بر خویشتن
که از من بپذیرد وگفت کون آن قدر نیست که بر دل من تواند گذشت و چگونه کون
بر دل او بگذرد که او مکون را داند گفتند وقت مرگ او که بگو لا اله الا الله گفت
چون غیر نیست نفی چه کنم گفتند چاره نیست بگو کلمه گفت سلطان محبت مے گوید
رشوت نپذیریم خواجه ابو علی ثقفی رحمة الله علیه گفت اگر کسے جمله علوم
جمع کند و با جمله طائفه صحبت دارد بجایگاه مردان نرسد تا ریاضت یافته نباشد
به فرمان شیخے یا امامے یا مودبے ناصح گفت طمع مدار راستی از کسے که راستش
نگردانیده اند و امید مدار ادب از کسیکه ادبش نداده باشند و هر که ادب
از آمرے یا امامے زمانے فرانه گرفته باشد و عیوب اعمال و رعونت نفس در چشم
او نه کشوده باشد در هیچ معامله اقتدا بدو نشاید گفت هر که با بزرگان صحبت
دارد و طریق حرمت نگاه ندارد محروم ماند از فوائد ایشان و برکات نظر ایشان
وگفت فروغ نخیزد صحیح مگر از اصل صحیح پس هر که خواهد که افعال او صحیح بود و
بر جادهٔ سنت بود گو نخست اخلاص در دل درست کن که درستی اعمال ظاهر
از درستی اعمال باطن خیزد وگفت هیچ کار نه کنید برائے خدا اے مگر آنکه

صواب بود و هیچ صواب را بجا نیارید مگر آنکه خالص بود و هیچ خالص قیام
ننمایند مگر آنکه موافق سنت بود و گفت مرد چنان باید که ازین چهار خصلت
غافل نماند یکے صدق قول دوم صدق عمل سوم صدق مودت چهارم صدق
امانت و گفت علم حیات دل است از جهل و نور چشم است از ظلمت گفت آف
از اشغال دنیا چون روی بسوی کسے کند و آف از حسرتهای دنیا چون روے از
کسے بگرداند و عاقل آنست که هرگز فرو نیاید بر چیزیکه چون رو بدو نهند همه
مشغول بود چون روے بگردانند همه حسرت بود و گفت آن کسے که بفروخته باشد
همه چیزها هیچ چیز خریده باشد همه چیزها را بهیچ چیز و گفت روزگاری در آید که زندگانی
خوش نباشد در وی هیچ مومن را مگر آنکه خویشتن را بر فتراک منافقے بندد یا
مرائی خواجه ابوجعفر خالدی رحمة الله علیه گفت تصوف طرح نفس است
در عبودیت و بیرون آمدن از بشریت و نظر کردن بخدا ے بکلیت پرسیدند
از توکل گفت توکل آن ست که اگر چیزے بود یا نه بود دل در هر دو حالت یکسان
بود بلکه اگر نبود طربے در آن بود و اگر بود طربے نبود و توکل استقامت است بخدا
در هر دو حالت و گفت خیر دنیا و آخرت در صبر یکسان است و گفت فتوت حقیر داشتن
نفس است و بزرگ داشتن حرمت مسلمانان و گفت عقل آن ست که تراد ور دارد
از موضع هلاک و گفت بندهٔ خالص باش خدای را تا از اغیار رنباشی و گفت سعی
احرار برای برادران بود نه برای نفس خویش و گفت شریف همت باش که بهمت
شریف بمقام مردان رسی نه بمجاهدات و گفت بنده لذت معاملت نیابد تا لذت
نفس می یابد انانکه اہل حقائق قطع کرده اند از علائق که ایشان را قاطع است

از حق بیش از انکه علائق راه بر ایشان بریده گردانند و گفت هر که جهد نه کند
در معرفت قبول نه کند خدمت او و گفت روح صلاح هر که رسد لازم گیرد
او مطالبت نفس بصدق در جمله کارها و هر که روح معرفت بدو رسد بشناسد موارد
مصالح کارها و هر که روح مشاهده بدو رسد مکرم گردد بعلم لدنی خواجه ابوعلی
رودباری رحمة الله علیه گفت صوفی آن ست که صاف باشد بر صفا
نچشاند نفس را طعم جفا و بیندازد دنیا را پس تفا و سلوک کند بر طریق مصطفے
صلے الله علیه وسلم و گفت صوفی آن ست که پس از پنج روز گرسنگی بنالد و اگر
بنالد او را ببازار فرستند و کسب فرمایند و گفت تصوف صفوت قرب است بعد
از کدورت بُعد و گفت تصوف معتکف بودن است بر در دوست و آستانه بالین
کردن اگرچه می راندت و گفت تصوف عصای احرار است و گفت خوف و رجا
دو بازوی مرغ اند چون هر دو بایستند مرغ بایستد و چون یکی بنقصان آید دیگر
ناقص شود و چون هر دو بماند مرد در حد مرگ باشد و گفت حقیقت خوف آن ست
که با خدا باشی و از غیر او نترسی و گفت محبت آن بود که جمله خود را بمحبوب بخشی و ترا
هیچ باز نماند و گفت نافع ترین یقین آن ست که حق را در چشم تو عظیم گرداند و
ما دون او را خورد و خوف و رجا در دل تو ثابت کند پرسیدند از توحید گفت
استقامت دل است با ثبات مفارقت تعطیل و انکار و گفت جمع سر
توحید است و تفرقه زبان توحید و گفت چگونه اشیا بدو حاضر آیند که جمله
بذوات خویش از و فانی مے شوند و یا چگونه اشیا از و غائب شوند که جمله
از و وصفات او ظهور میگیرند سبحان آنکه نه او را چیزے حاضر تواند آمد و نه از و

غایب تواند شد و گفت حق تعالی دوست دارد اهل همت را از برای آنکه اهل همت
دوست بیدار دارد او را و گفت اگر دیدار او از ما زائل شود اسم عبودیت از ما ساقط
شود یعنی زنده نمانیم و گفت چنانکه خدای تعالی فریضه کرد بر انبیا اظهار معجزات
و براهین همچنین فریضه کرد بر اولیا اخفای احوال و معاملات تا چشم اغیار بر آن
نیفتد و کسی آن را نه بیند و نداند و گفت هر کرا در راه توحید نظر افتد با بنا دعوی آن
توحید او را از آتش برهاند و گفت چون دل خالی گردد از حب ریاست نفس
از حب راحت از دل حکمت پدید آید و از نفس خدمت و از روح مکاشفت
و بعد ازین سه چیز دیگر بود دیدن صنائع او و مطالع سرایر او و معامله حقائق او گفتند
علامت آن چه بود گفت آنکه باز رسنگری از حبیب و راست پرسیدند از
حسد گفت درین مقام نبوده ام جواب نتوانم داد لکن الحاسد جاحد لانه لا
یرضی بقضاء الواحد و گفت آفت از سه بیماری درآید از بیماری طبیعت و بیماری
ملازمت عادت و بیماری فساد صحبت گفتند یا شیخ بیماری طبیعت چیست گفت
حرام خوردن گفتند بیماری عادت چیست گفت بحرام نگریستن و غیبت شنیدن
گفتند فساد صحبت چیست گفت هرچه در نفس فرا دیده آید متابعت وی
کردن و گفت بنده خالی نبود از چهار نفس یا نعمتی که موجب شکر بود یا منتی که
موجب فکر بود یا محنتی که موجب صبر بود یا زلتی که موجب استغفار بود و گفت
هر چیزی را وعظی است که وعظ دل حیاست فاضل ترین گنج مومن حیاست
از حق پرسیدند از وجد در سماع گفت مکاشفه اسرار است بمشاهده
محبوب و گفت طریقت میان صفت و موصوف است هر که نظر کند بموصوف

ظفر یابد گفت تنش اول اسباب است ثنا او لبسط و دل اسباب است اقرار و گفت
مرید آن ست که هیچ نخواهد بجز آنکه حق تعالی او را خواسته است مرد آن ست
که هیچ نخواهد از کونین بجز حق تعالی و گفت تنگ ترین زندانها صحبت نااهلان است
خواجه ابوالحسن حصیری رحمة الله علیه یکی پرسید از وی که چه مذهب داری گفت
مذهب ابوحنیفه داشتم آنگاه به مذهب شافعی شدم اکنون خود بچیزی مشغولم که از
هیچ مذهبم یاد نمی آید گفتند آن چیست گفت تصوف گفتند تصوف چه باشد گفت
آنکه در هر دو جهان بدون او با هیچ آرام نگیرد و نیاساید و گفت سحرگاهی بعد از
نماز مناجات کردم و گفتم الهی راضی هستی از من که من راضیم از تو ندا آمد ای کذاب
اگر تو از ما راضی بودی رضای ما طلب نکردی و گفت نظر کردم در ذل هر صاحب
ذلی ذل من بر ذل او زیادت آمد و نگاه کردم در عز هر صاحب عزتی عز من
بر عز همه زیادت آمد و این آیه خواندم من کان یرید العزة الخ و گفت اصول ما در
توحید پنج چیز است رفع حدث و ثبات قدم و هجر وطن و مفارقت اخوان و
نسیان هرچه آموختی و آنچه نمیدانی و گفت تا به تیغ انکار هرچه اسم و رسم بدان سر
سر بر نداری و سلامت دل را از هرچه معلول معلوم است تا لی نگردانی ینابیع سلامت
حکمت از قعر دل در ظهور نیاید و گفت هر که دعوی کند اندر چیزی از حقیقت
شواهد کشف و براهین او را کذب کنند و گفت نشستن باندیشه و تفکر در حال مشاهده
یک ساعت بهتر است از هزار حج مقبول و گفت نشستن بهتر است از هزار
سفر و گفت سماع را تشنگی دائم باید و سوزی و شوقی دائم باید که هر چند بیش بود
تشنگی بیش بود و گفت چه کنم حکم سماعی را که چون قاری خاموش شود آن منقطع گردد

و سماع باید که بسماع متصل باشد که هرگز بریده نگردد و گفت صوفی آن ست که
او را موجود نیابند بعد از عدم خویش و معدوم نه بیند بعد از وجود خویش و گفت صوفی
آن ست که وجد او وجود اوست و صفات او حجاب اوست یعنی من عرف
نفسه فقد عرف ربه و گفت تصوف صفائی دل است از کدورات مخالفات و
گفت مادام که کون موجود بود تفرقه موجود بود و چون کون غائب شد حق ظاهر شد
و این حقیقت جمع بود که جز حق نه بیند اینجا و جز او سخن نه گوید خواجه ابواسحاق
گازرونی رحمة الله علیه گفت آنچه من نوشم خدای را می نوشم و گفت کسی هست نویسم
که پنجاه سال مسواک می کند و او را دران ثوابی نیست که نیت او پاکی دندان است
نه استعمال سنت از و گفت سه گروه فلاح نیابند بخیلان و ملولان و کاهلان و
گفت برادر را فراپیش گیر تا خدا ترا فراپیش دارد و گفت هیچ گناه عظیم تر از آن نیست
که کسی برادر مسلمان را حقیر دارد و گفت تصوف کاری سخت است گدائی باید کرد
و گرسنگی باید کشید و جفاے برهنگی و خواری باید کشید اگر سر اینهمه داری بطریقت
در آی و اگر نه بکار خود مشغول باش و گفت ای ضعیف بترس از قوی و گفت
پرهیز ید از آنکه فریفته شوید بدان که مردمان بشما تقرب کنند و دست شما را بوسه
دهند که شما ندانید که دران چه آفت است خواجه ابوعثمان یساری رحمة
الله علیه گفت چگونه راه تواند بود بترک گناه که آن در لوح محفوظ بر تو
نوشته است و چگونه خلاص توان یافت از آنکه بر تو نوشته بود و گفت تاریکی طمع
مانع نور مشاهده است و گفت هرگز ایمان بنده راست نایستد تا صبر نکند در دل و شکر نکند
بر غم و گفت هر که نگاهدارد دل خویش را با خدا بصدق خدا حکمت بر زبان او روان کند

و گفت خطره انبیا راست و وسوسه اولیا را و فکر عوام را و عزم فساق را و گفت
چون حقانی نظر نکوئی به بنده کند در حال او از کردهٔ گذشته غائب کند و
چون نظر بخشم کند بر وحالتی پدید آید از وحشت که هر که بود از و بگریزد و گفت سخن
نه گفت از حق مگر کسی که از وی محجوب گردید و کسی پدید از معرفت گفت بیرون
آمدن بود از معارف خود و گفت توحید آن است که بر دل تو دوئی حق نه گذرد یعنی
توحید را چندان غلبه بود که هر چه بخاطر در می آید در توحید فرو می شود و برنگ
توحید بر می آید چنانکه در ابتدا اے همه از توحید بر خاست و برنگ عدد شد همچنین
اینجا هم توحید باز فرو شد و برنگ احد میگردد و گفت کنت له بصرا و سمعا و گفت
هیچ غافل را در مشاهده لذت نباشد زیرا که در مشاهده حق فناست که اندر روے
لذت نیست پدید نه مرید بچه ریاضت کند گفت بصبر کردن بر امرهای شرع
و از مناهی باز استادن و صحبت با صالحان کردن و گفت عطا دو گونه باشد کرامت
و استدراج هر چه بر تو وارد شود کرامت بود و هر چه از تو زائل شود استدراج بود
ابوعثمان مغربی رحمة الله علیه گفت هر که دعوی سماع کند و آواز مرغان و
خزیدن درها و آواز باد او را سماع نه نیارد در دعوی سماع دروغ زن است
و گفت هر که خلوت بر صحبت اختیار کند باید که از یاد کردن همه چیزها خالی بود مگر
یاد کردن حق تعالے و از همه ارادتها خالی بود مگر رضاے حق تعالی و از مطالبت
نفس خالی بود بجمله اسباب و اگر بدین صفت نباشد وی را هلاک و بلا باشد و
گفت ماهی به از مدعی از بهر آنکه ماهی همیشه راه توبه طلب کند و مدعی بخیال دعوی
خویش گرفتار آمده بود و گفت هر که از صحبت درویشان دست بدارد و صحبت توانگران

اختیار کند خدای تعالی دل او را برگ کوری مبتلا کند و گفت هر که دست
بطعام توانگران کند بشره و شهوت هرگز فلاح نیابد و درین عذر نیست کسی را
مگر آنکه مضطر باشد و گفت هر که باحوال خلق مشغول شد حال خویش ضائع کرد و پرسیدند
منقطعان را بچه منقطع شدند گفت ازانکه در نوافل و فرائض خلل آوردند پرسیدند
از صفت صحبت گفت صحبت نیکو آن بود که فراخ داری بر برادر مسلمان آنچه
بر خود میداری و در آنچه او را بود طمع نکنی و جفای او برداری و انصاف او دهی
و از و انصاف طلب نکنی و تبع او باشی و او را تبع خویش نداری و هرچه از و
بتو رسد بزرگ و بسیار شمری و از هرچه از تو باو رسد حقیر و اندک دانی و گفت
فاضل ترین چیزها که مردمان درین راه ملازمت کنند محاسبت خویش است و
مراقبت و نگاهداشت کارها بعلم و گفت اعتکاف حفظ جوارح است در تحت
اوامر و گفت عبودیت اتباع امر است بر مشاهده آمر و گفت شکر شناختن عجز
خود است از کمال شکر نعمت و گفت تصوف قطع علائق است و رفض خلائق و
اتصال بحقائق و گفت علامت شوق دوست داشتن مرگ است در حالت راحت
و گفت غیرت صفات مریدان است و اهل حقائق را نبود و گفت عارف از انوار غیرت
علم دل روشن کند تا بدان عجائب غیب بیند و گفت مرد ربانی طعام بچهل روز
خورد و مرد صمدانی بهشتاد روز و گفت هر کرا ایمان بود با اولیا او از اولیاست
و گفت مشهور و مفتون مباش خواجه ابوالقاسم نصیرآبادی رحمة الله
علیه گفت بارهای گران حق را نتوانند برداشت الا بارگیران حق و گفت
هر که نسبت خویش با حق درست گرداند هرگز انکار نکند در منازعت طبع و

وسوسه شیطانی گفت کسی گمراه نشد درین راه مگر بفساد ابتدا که فساد ابتدا باشد
که بانتها سرایت کند و گفت هر که در عطا راغب بود و را مقداری نبود و آنکه
در معطی راغب بود عزیزتر است و گفت موافقت امر نیکوست و موافقت
نیکوتر است و هر که را موافقت حق یک لحظه با یک خطره دست دهد هیچ
حال بعد از ان مخالفت بوی نرود و گفت حق غیور است و از غیرت اوست که
بوی راه نیست مگر بوی و گفت آنها که دلالت می کنند از و میکنند که بوی دلیل نیست
جز او و گفت بمتابعت سنت معرفت توان یافت و باداء فرائض قرب
توان یافت و بمواظبت بر نوافل محبت توان یافت و گفت هر کرا ادب نفس نبود
بادب دل نتواند رسید و هر کرا ادب روح نبود چگونه بمحل قرب تواند رسید و قربت
هر کرا ادب دل نبود چگونه بادب سر تواند رسید پس به بساط حق نخواهد رسید و گفت
کار ایستادن است بر کتاب و سنت و دست داشتن از هوا و بدعت و حرمت پیران
نگاه داشتن و خلق را معذور داشتن و بر اوراد مداومت کردن و رخصت ناجستن
و تاویل نه کردن گفتند که از ان تو چیست گفت آنکه مرا از نصیرآباد و نیشابور بیرون
آوردند و در شبلی انداختند تا هر سالی دو سه هزار آدمی بسبب من و من در میان
نه بخدا میرسند گفتند خدمت چیست گفت آنکه من ازین بنه فرود آیم و این سخن گویم
که خود را بنه از آن نیابم گفتند تقوی چیست گفت پرهیز کردن از ما سوی الله
گفت اهل محبت قائم اند با حق بر قدمیکه اگر گامی پیش نهند جمله غرق شوند و اگر
قدمی پس نهند جمله محجوب گردند و گفت هر که شکر نعمت کند نعمتش زیادت کند
و هر که شکر منعم کند معرفت و محبتش افزون گرداند و گفت راحت ظرفی است

بر از عقاب و گفت هر چیز را قوتی است قوت روح سماع است و گفت هر چه
ودل یابد برکات آن ظاهر شود بر ابدان و هر چه روح یابد برکایت آن پدید
شود بر دل و گفت دنیا زندان است چون بیرون آمدی در راحت افتادی
هر کجی خواهی برو گفت اول بانمیز بود و آخر با سقوط تمیز گفت هر که خواهد بمحل رضا
رسد بگو تا انچه خدای عز و جل در آن ست بر دست گیرد و آن را ملازمت کند
گفت مروت شاخی از فتوت است و آن گشتن از هر دو عالم است و هر چه در آن است
و گفت تصوف نوریست از حق که دلالت کند بر حق و خاطریست از و که اشارت
کند بدو و گفت رجا بطاعت کشد و خوف دور کند از معصیت و مراقبت بطریق
حق راه نماید خواجه ابوالعباس نهاوندی رحمة الله علیه گفت در ابتدا مرا درد
این حدیث درگرفت دوازده سال علی الدوام سر بگریبان فرو بردم دلم
بمن ننمودند تا وقتی که بر زبان او میرفت که همه عالم در آرزوی آنند که یکساعت
حق ایشان را بود و من در آرزوی آنم که یکساعت مرا با من دهند حرا بمن گذارند
تا بمن خود چه چیزم و کجا ام این آرزوی من بر نمی آید و گفت با خدا بسیار نشینید و
با خلق اندک و گفت آخر درویشی اول صوفی است و گفت تصوف پنهان داشتن
احوال است و جان بذل کردن برادران خواجه ابونصر سراج
قدس سره گفت عشق آتشی است در سینه و از دل عاشقان چون
مشتعل گردد هر چه ما دون الله بود بسوزد و خاکستر کند و گفت مردان ورا ادب
سه قسم اند یکی اهل دنیا که ادب نزدیک ایشان فصاحت و بلاغت
حفظ شعرها و سلوک و اشعار عرب است و دیگر اهل دین که ادب نزدیک ایشان طهارت

دل و مراعات سر و وفای عهد و نگاه داشتن و کمتر نگریستن بخاطر پراگنده
و نیکو کرداری در محل طلب و وقت حضور و نزدیک اهل فقر ادب در مقام قربت است
خواجه ابوالقاسم قصار رحمة الله علیه گفت اشارت و عبارت از توحید
نصیب تست و آن یکی گفت که اگر کسی ترا بپرسد که خدای را بشناسی بگوی که
شناسم که آن شرک است و نگوی که نشناسم آن کفر است ولیکن بگوی که خداء لفضل
خود شناسای خود کند مرا و گفت خواهی نخواهی با خداوند خود خوی باید کرد و اگر نه
در رنج باشی و اگر با تو خوی خواهند کرد علم را در جوارت تو نگاه خواهند داشت
و اندامهای تو یک یک از تو بستانند و با خویش گیرند هستی تو تو کاید تا هستی او همه هستی تو
آشکارا گردد و گفت چون بصفات خویش در خلق نگری خلق را چون گوی
بینی در میدان قدرت پس گردانیدن گوی خداوند گوی را باید و گفت
هر کسی آزادی طلبند و من آزادی بندگی خواهم که بنده او در بند او بسلامت
ماند و آزاد در معرض هلاک و گفت فرق در میان شما و ما آن ست که شما مرا
ما می گوئید و ما مرا او می گوئیم شما از ما شنوید و ما از و شنوم و شما ما را به بینید و ما او را
به بینم والا ما نیز چون شما مردمیم و گفت پیران آئینه تو اند چنانکه تو ای ایشان را
می بینی و انچه در آئینه خاطر مشاهده کنی همان معنی است که حقیقت احوال است
و گفت هر مریدی که در خدمت درویشی قیام کند از صد رکعت نماز نوافل که
در آن قیام کند در حق وے بهتر و اگر یک لقمه طعام که خورد از ان بهتر که همه شب
نماز کند و گفت هر کسی را چیزی بایستی است مرا آن بایستی است که من نباشم و
گفت طاعت و معاصی دو چیز است که چون خود باشم باید همه معاصی در خود یابم

وچون از خود دست برداریم اصل همه طاعات از خود یابیم وگفت پادشاه عالم ما
بندگانند که دنیا وزینت دنیا بخلق رها کرده اند و بدرا آخرت و بهشت بطالبان
تسلیم نموده اند وخود بخداوند خویش تعالی گرفته اند ومیگویند که مارا خود این قدر
بس است که رقم عبودیت از درگاه الوهیت برجان ما کشیده اند دیگر چه خواهیم
وگفت خنک آن بنده که اورا با او نموده اند وگفت جوانمردان راحت خلق اند
نه وحشت خلق که ایشان را از خلق با خدا صحبت بود واز خدا بخلق نگرند وگفت
صحبت نیکان وبقعه های گرامی خلق را بخدا نزدیک نکند وآنکه بنده را بخدا
نزدیک کند صحبت با آن ندارید که ظاهر و باطن تو بصحبت او روشن شود وگفت
از صد هزار فرزند آدم یکی را برداشته برای خویش وگفت دنیا مردار وگنده است
وگنده تر از آن کسیست که بدان مبتلا باشد وگفت طمع کردن ناجوانمردی و منع
کردن ناجوانمردی است وگفت هرچند خلق بخالق نزدیک تراست عاجز
تراست وگفت دعوت صد وبیست هزار پیغامبران علیهم السلام همه حق است
ولیکن صفت خلق است چون بحقیقت نشان یابی نه حق ماند نه باطل وگفت
چون من وتو باشد اشارت وعبارت باشد وچون من وتو برخاست نه اشارت ماند
نه عبارت وگفت اگر کسی بودی که خدای را طلب کردی جز خداوند خدا بودی
وگفت خدای را خدای جوید وخدارا خدا یابد وخدارا خدا داند واگر خدای یک ذره بغیر
نزدیک بودی کار بشری خدای را نشایستی گفت من با اهل سعادت رسول
صلی الله علیه وسلم صحبت داشتیم وبا اهل شقاوت بخدا ای وگفت ابلیس
کشته خداوند من است جوانمردی نبود کشته خداوند خویش را بسنگ انداختن

وگفت اگر فردا در قیامت حساب در دست من کنند بینید که چه کنم همه را در پیش کنم و
ابلیس را مقدم سازم لیکن نکنند وگفت هر که مرا ندیده است ندیده است وهر که مرا
بیند از من بصنعت خویش بیند وگفت یک بنده که برآرد از من هستی خویش و
نیستی من گرامی تر است بر من از هرچه آفرید وآفریند وگفت من فخر
آدمم وقرة العین مصطفی پیغمبر را صلی الله علیه وسلم چشم روشن بود که این از آن
من است وآدم علیه السلام فخر کند وگوید که این از ذریت من است وگفت
آنجا که خدای بود دوزخ بوده بس وگفت اهل بهشت به بهشت فرود آیند
واهل دوزخ بدوزخ گفتند جوانمردان کجا باشند گفت جوانمردان آن باشد
که اورا جای نبود نه در دنیا نه در آخرت خواجه ابو الفضل حسن رحمة الله
علیه گفت از ماضی یاد مکنید ومستقبل را انتظار مکنید ونقد وقت را باشید
وگفت حقیقت عبودیت دو چیز است حسن افتقار بخدای که این از اصول عبودیت
است وحسن اقتدا کردن برسول علیه السلام در آن آنست که نفس را در وی هیچ نصیب
وراحت نیست خواجه ابو علی دقاق قدس سره گفت چنان باش که مرده سه روزه گفت
هر که جان خود را جاروب در خانه معشوق نتواند کرد او عاشق نیست وگفت هر که را
انس با دون حق باشد او در اصل خود ضعیف باشد وگفت هر که خبر از وی
گوید در مقال خود کاذب باشد وگفت مرید در بار بود ومراد آنکه بار او کشیده
باشد وگفت هر که صحبت به پیری کند وانگاه بدل اعراض کند عهد صحبت
بشکست توبه بر وی واجب شد تا آنکه گفته اند عقوق استاذی را توبه نباشد
وگفت هر که صحبت کند با پادشاهان بی ادب خود را بکشتن سپارد وگفت معصیت من

امروز بیشتر از مصیبت اهل دوزخ خواهد بود فردا از بهر آنکه اهل دوزخ را فردا
ثواب فوت خواهد شد و ما را امروز نقد وقت مشاهده و خدمت حق فوت می شود پس
تو فرق کن میان این دو مصیبت وگفت هر که ترک حرام کند از دوزخ نجات یابد و هر که
ترک شبهات کند بهشت رسد و هر که ترک زیادتی کند بخدا رسد وگفت هر حاضر
که از سر خویش اختیار کند بدانش مطالبه کند و اگر غائب است و اختیار کنند
بپوشند وگفت اگر عقوبت کند اظهار قدرت بود و اگر بیامرزد اظهار رحمت بود و نزدیک
آن یمان اظهار رحمت بیش بود از اظهار قدرت با ضعیفان وگفت ارادت امانت
حق است نزدیک خداوندان بدایت و همت امانت حق است نزدیک ارباب
نهایت و بار ارادت طاقت مجاهده توان داشت و همت گران بار مشاهده و مکاشفه
توان کشید همت بنده را چون کیمیا است طالب مال را همت بیقراری و بی آرامی
است که هرگز ساکن نشود نه در دنیا نه در آخرت وگفت ابتلا بر دو نوع است
یکی ابتلای ظواهر است و آن عابدان راست و ابتلای سرایر و آن عارفان
راست وگفت اگر بعد از مجاهده فتوری پدید آید از خلاف ابتدا بود و اگر بعد
از مشاهده حجابی ظاهر شود از بی ادبی است که بر بساط قرب کرده باشد و آن بی ادبی
یا از مشارکت بوده باشد یا از ملاحظه وگفت هر کسی نیکوری کند مرد آنست که وا
خورد وگفت نفس مفلسی است اگر بیک خدمت قیام نماید آنرا بسیار شمر که از مفلس
اندک بسیار بود و هر چه از و توان ستد غنیمت بود وگفت زلت تو خطا است
و تاخیر تو از توبه جفاست پس جمع مکن میان خطا و جفا وگفت اگر خواهی باشی
از جمله ابدال بر تو باد به تبدیل احوال وگفت هر که بجان خویش سیلر زد طریق خدا

بر دی بسته است گفت جهد تو بجال است و جهد درویشان بجان گفت صحبت
کردن با اژدها آسان تر از صحبت کردن با درویش وگفت بزرگترین چیزها
نشستن است بر بساط فقر و ترک علاقات بکلی چنانکه او را نه معلومی باشد نه جاهی و نه
مالی و نه چیزی یکی پرسید که هر که باین صفت بود او را ثوابی بود گفت ثواب توانگران
بهشت بود و صاحب این صفت را ثواب بهشت عذاب بود وگفت از کون پیوند
بودن بی پیوند کسی را طاقت نباشد جز نبی و ولی را وگفت علامات خرابی
تن ترک گرفتن خدمت است و علامات خرابی دل ترک گرفتن فکرت است
مادام که در راه فکرت بود چون یقین آن حدیث حاصل شد فکرت گم شد وگفت
بلای اکبر تفرقهٔ دل است و نعمت اکبر جمعیت است وگفت عزیزترین چیزها
عجز است بعد از علم کما قال لا احصی ثناء علیک وگفت بیشتر خلق در بار بندگی
نفس اند و این ذلی است که هرگز در و عزت نخواهد بود و شقاوتی است که هرگز
در و سعادت نخواهد بود وگفت هر کرا قوتی معلوم بود هرگز فرق نکند میان الهام
و وسواس وگفت جماعتی را خیال بندد که ما کل شدیم یا کل نتوانیم شد این غلطی
عظیم است از آنکه وقتیکه این حالت بر ایشان در آید که خود را کل دیده باشد
اگر خواهند که بر یک پشه در وجود آرند نتوانند که او در هر پشه هزار عرش و کرسی پدید
آرد پس بیش از یکی نبود که باقی نمائش کل بود و اگر از کسی چنین کاری در وجود
آید آنکس نه آنکس بود وگفت همه سخن با او بگوی و از و خواه و بر و بگوی
کانچه او خواهد داد گوید کس نتواند کرد وگفت آنچه مردمان پوشند می پوش
آنچه ایشان خورند می خور لیکن از ایشان جدای باش وگفت وقت آنست که

تو آنجا آئی وقت شادی باشد یا اندوه گفت دنیا چهار قسم است شیاطین و نفس
و کفار و هوا پس هوا از همه صعب تر است وگفت سخت ترین عقوبت اهل دوزخ
از کفار آن ست که نمی دانند عذاب کننده را اگر بدانستی آسان شدی وگفت
زنان مصر چنان بودند که اگر زنبور ایشان را بگزیدی فریاد ایشان تا آسمان
رسیدی اما آنچه از یوسف بر ایشان ظاهر شد جمله دستها بریدند و از آن شعوری
نیافتند وگفت فتوت چیست گفت حرکت کردن برائے دیگرے چنانکه پیغمبر
روا باشد که امتی امتی گوید وگفت شفیع اکبر نزدیک خدا اعتقاد خالص است
وگفت فقر عطائے حق است هر که بحق وی قیام کند آن سبب قربت وی شود
و هر که بحد سبب عقوبت وی شود وگفت خوف آن بود که بهانه نسازی خویش را
وگفت اندوهگینی بماهی راه خدا را چندان سپرد که بی اندوهی بسالے گفت
بیدار نشنیده اشتیاق نشنید وگفت خدائے می گوید که بنده من ترا دوست
میدارم پس بر تو حق است که تو وی را دوست داری گفت هر که سوال کند از
محبت دور افتاده است وگفت توبه یکی از بیم دوزخ یا امید بهشت باری
توبه برائے آن کن تا خدایت دوست دارد که ان الله یحب التوابین گفت
لذت یافتن ثواب عام است و لذت عذاب خاص عابدان فردا لذت یابند ثواب
و محبان امروز لذات یابند بعذاب وگفت توکل صفت مومنان باشد و تسلیم
صفت اولیا و تفویض صفت پیغمبران علیه السلام وگفت توکل سه درجه است
توکل و تسلیم و تفویض متوکل بوعده آرام گیرد و صاحب تسلیم بعلم وے
بسنده کند و صاحب تفویض بحکم وی رضا دهد وگفت توکل بدایت باشد و تسلیم

باواسطه و تفویض نهایت وگفت اخلاص خویشتن را نگاه داشتن است از دیدار
خلقان و صدق پرهیز کردن است از مطالبه نفس و مخلص را ریا نبود و صادق
را اعجاب نبود و متوکل آنست که کسب کند بظاهر و توکل کند بباطن وگفت رضا
آنست که بلا بداند و نه بیند و بر حکم قضا اعتراض نکند وگفت از امارات معرفت
هیبت داشتن است از خدا هر که معرفتش بود هیبت بیش بود گفت هر که خدای را
شناخت همیشه شب اوی روز بود و دریای او بے کنار وگفت صاحب معرفت
باش بخدای که همیشه شاد باشی وگفت عالم را روا نبود فتوے دادن بر چیزے که
نداند و عارف را روا نبود خبر دادن بچیزے که خبر از آن ندارد وگفت [?] صفتے
ابلیس آنست که اضافت کرد فعل را بالنفس خویش که گفت جمله آدم را اغوا
کنم و اضلال دهم و سوگند خورد بدین اگر عارف بودے بحق نفس خود را بدین صفت اضلال
نکردی وگفت هر که خدای را خواهد جمله کون خصم او گردد وگفت قرب حق بعد است
از غیر حق و انس بد وحشت است از غیر او وگفت چنانکه ربوبیت از حق زائل نشود
باید که عبودیت که صفت بنده است از بنده زائل نه شود وگفت اول مقام
بنده علم است بخدا و نهایتش معرفت است بخدا و فائده آن مشاهده است
وگفت بنده از معاصی باز نماند مگر بتهدید وعید و انواع عقاب و آزاد آن است
که او را از کریم چیزے کشف کنند تا بسنده شود در از امر و نهی وگفت بصفائی
عبادت نتوان رسید الا بصفائے چهار چیز اول معرفت خدا دوم
معرفت نفس سوم معرفت مرگ چهارم معرفت ما بعد مرگ پس هر که خدای را شناخت
بحق او قیام کرد بصدق و اخلاص و صفای عبودیت و هر که نفس را بشناخت

شریعت وحقیقت بشناخت وروی بمخالفت او نهاد ومخالفت او طاعت است
ودوام بودن بر آن وهر که موت را بشناخت بالبتگی آنرا ساخته گرداند وآمدن
آنرا مستعد باشد وهر که مابعد موت را بشناخت از وعده ووعید در خوف ورجا
بماند گفت عقل را دلالت است وحکمت را اشارت ومعرفت را شهادت است
وگفت توحید نظر کردن است در اشیا بعین عدمیت وگفت هر که طلب
راحت کند نیابد وگفت وقت جد با داتا همه هزلها جد بینی ووقت هزل مباد
که همه جدها هزل بینی وگفت محبت در مخلوق لذت است ودر خالق هلاکت
است وگفت هر که توحید ندارد شفاعت او نکنند وصاحب توحید روزی
لامحاله آمرزیده شود وگفت میگویند اگر ترا گناه است بخسر دار مرا رحمت
بمقدار وگفت از آب وگل چه آید جز خطا واز خداوند عالم چه آید جز
عطا گفت مراد از امانتی که بر آسمان وزمین عرض کرده چه بود الحزن
فی الله یعنی در راه حق اندوهگین بودن وغم نایافت حق خوردن وگفت
عارف باش تا متحمل بلا باشی وعارف باش تا طالب بلا باشی وگفت قبض
اوایل فنا است وبسط اوایل بقا است وهر کرا در قبض انداخت فانی
گرداند وهر کرا در بسط انداخت باقی گرداند پس گفت ای فقیر بقبض
منازعت مکن با توانگران وای غنی الله به بسط منت منه بر درویشان و
گفت آدمیان بر سه قسم اند متوکلی است نه مکتسب ومکتسبی نه متوکل ومکتسبی
در ظاهر ومتوکل در باطن این تمامتر همه است وگفت رضای نه آن ست که
بر بلا صبر کنی بلکه بر قضا اعتراض نکنی وگفت عارف همچو مردی ست که

بر شیر نشیند وهمه کس از وی بترسند واو بر پشت شیر از همه کس بیشتر بترسد وگفت
غریب نه آن ست که کسی ندارد که برادران یوسف را پدر بود چند بفروختند
غریب آن بود که مدبری دنیا به آخرت بفروشد وگفت سه مرتبه است سوال و
دعا وثنا سوال آن را که دنیا خواهد ودعا آن را که عقبی خواهد ثنا آنرا که مولی خواهد
وگفت مراتب سخاوت بر سه قسم است سخا وجود وایثار هر که بر نفس خویش
حق را برگزیند او صاحب سخاوت است وهر که حق را بر دل خویش برگزیند
او صاحب جود است وهر که حق را بر جان خود برگزیند او صاحب ایثار است
وگفت هر که از حق خاموش گردد دیو بود گنگ وگفت بر شما باد که حذر کنید از
صحبت سلاطین که ایشان را رای بود چون رای کودکان وصولت چون صولت
شیران گفت تواضع توانگران درویشان را زیان نیست وتواضع درویشان
با توانگران جنایت وگفت مرید آن ست که در عمر خویش نخسپد ابوعبدالله
المقری رحمة الله علیه گفت فقر صادق در فقر آن ست که وی مالک
همه چیز بود وهیچ چیز مالک وی نبود یعنی وی متصرف غالب باشد بر همه چیز
وهیچ چیز وی را مغلوب ومنقاد خود نسازد وگفت هر که از خدمت یاران برادران
دریغ دارد او را ذلی دهند که هرگز از آن نرهد وگفت نه قبول کردم کسی چیزی
را از من مگر آنکه دیدم منت وی بر خود نعمتی عظیم که ادای شکر آن از من
تا ابد نه شود وگفت فتوت نیکوخوئی است با کسی که وی را دشمن داری و
سخاوت بذل مال برای کسی که دل نوازی کراهت دارد وحسن صحبت و
معاشرت با کسی که ترا از وی نفرت بود وگفت عبدالله خته از مراسه چیز

نصیحت کردن یکے مرحص براداے فرائض تمامتر جهد و طاقت دوم حرمت نگاهداشتن
جماعت مسلمانان را سوم مهم داشتن خاطرهاے خود را مگر آنچه که موافق حق باشد
ابو محمد الراسی رحمة الله علیه گفت اعظم حجاب میان تو و حق مشغولے
گشت تدبیر نفس خویش و اعتماد کردن تو بر بنده دیگر مثل خود در اسباب
خویش گفت اندوه هاے که اسبابش مجهول باشد عقوبت هاے گناهان است
گفت صوفی نبود تا بمرتبه نرسد که هر چند زمین سایه ندهد و بر آسمان
یعنے از هیچ جا بوی راحت نرسد و هیچ قبولیت نباشد و بیزار ز خلق و با همه
بازگشت وی بحق باشد نه بغیر وی از اسباب و گفت چون محبت ظاهر گردد محب
رسوا شود و چون پوشیده گردد محب هلاک شود از شیخ ابو القاسم
مقری رحمة الله علیه گفت عارف آن ست که باز دارد معروف وی او را از
دید خلق بقبول یا رد آن و گفت اول برکت از در آمدن در تصوف آنست که
راست گو داند صادقان را از اخبار خویش و پیران خویش ابو الحسین بن ولی الفقیه
قدس سره پرسیدند از تصوف گفت افراد و انفراد یعنے ترک مخلوقات است
و کفایت ساختن همت برای حق و گفت خلق بلاست در نیاید برکسی مگر آنکه
او را خراب کند گفت صوفیان با واردات میباشند نه با وراد و گفت صوفی
از مقامات و احوال در گذشته است آن همه زیر قدم وی است و همه در حال
وی جمع و گفت آخر چیزے که از سر صدیقان بیرون رود حب ریاست است
و گفت هر که طلب عزت کند بوسیله باطل برساند خدای خواری را او بحق و موضع
و گفت هر که نگهداشت تدبیر خود را از زندگانی اگیرد خوشحالی و گفت آفت مردم نیست

زیاد و دوان

گر مردم یعنے نفس گفت فقیر و ارباب فنا پادشاهان دنیا و آخرت اند که با نفس
در راحت اند ابو عبد الله مختار هروی رحمة الله علیه گفت که طعام چنان
خور که تو آن را خورده باشی نه که آن ترا اگر تو آن را خوری همیشه نور شود و اگر آن ترا
خورد همیشه دود گردد و جامه چنان پوش که رعونت و فخر و خیال را در نهاد تو
بسوزد نه آنکه آتشهاے آن علت ها را بر افروزد گفت در هر کار باے
چنان باش که اگر عزرائیل ندا در یابد از آن کار ترا بکار دیگر نباید شد و در آن کار
همه حالات تو با تو باشد اگر چه طعام خوردن بود یا عمل مباح باید که در باطن خاطرها
بود و نیت تو در آن فعل رضای حق تعالی بود و نگاهداشت شرع گفت که اصل
عبودیت آن ست که چنان باشی با ظاهر که از تو همه شرع ظاهر بود و بباطن چنانکه
در یاد تو غیر حق را گنجایی نبود ابو بکر بن عبد الله الطوسی النساخ رحمة الله علیه
از وی پرسیدند که دیدار مطلوب را بچه توان دید گفت بدیدهٔ صدق در
آئینه طلب و گفت تصور آب تشنگی را نشاند و فکرت آتش گرمی نبخشد و دعوی
طلب بمطلوب نرساند و گفت تا هستی موهوم سوخته نشود دیدهٔ دل بسوزن عبرت
از غیر او دوخته نشود و خلوتخانهٔ جان بشمع تجلیات جانان افروخته نگردد
زیرا که تخم در زمین کاشته نکارند و نقش بر کاغذ کاشته ننگارند و گفت توکل
آن ست که منع و عطا جز از خداے تعالی نه بینی حجة الاسلام محمد غزالی
قدس سره از کلام اوست در بعض مکتوب که بیاران خود نوشت در وح مست
نیست تماست کرکس را بد و راه نیست سلطان و قاهر و متصرف وی بود و غالب
اسیر و بیچارهٔ وی است هر چه بیند از قالب بیند و قالب ازان بیخبر همچنین تمام عالم را

با قیوم عالم همین فعل است که قیوم عالم هست نیست نماست که هیچ ذرّه را از
ذرّات عالم قوام و وجود نیست بخود بل بقیومی وی ست و قیوم هر چیزے بضرورت
با وی هم باشد حقیقت وجود وی را بود و وجود متقدّم از وی بر سبیل عاریت بود و هو
معکم اینما کنتم این بود ولیکن کسی که معیت نداند جز معیت جسم با جسم یا عرض
با عرض یا جسم با عرض و آن هر سه در حق قیّوم عالم محال باشد این معیت فهم
نتواند کرد معیّت قیومیت قسم رابع است بلکه معیّت بحقیقت انیست و این نیز
هست نیست نماست کسانیکه این معیت را شناسند قیوم را می جویند و نمی یابند
گفت گردبادی در هوائے صافی از زمین برخیزد و بر صورت منارهٔ مستطیل
بر خویشتن می پیچد هر که در نگرد پندارد که خاک خود را می پیچاند و مے جنباند
و نه چنان ست که با هر ذرّه از آن هوائی است که محرک وی ست لیکن هوا را
نتوان دید و خاک را توان دید پس خاک در محرکی نیست هست نماست و هوا هست
نیست نماست خاک را در حرکت جز متحرکی و بیچارگی نیست در دست هوا و سلطنت
همه هوا راست و سلطنت همه ناپیدا شیخ احمد غزالی برادر حجة الاسلام قدس
سرهما از کلمات اوست در کتاب سوانح معشوق همه حال معشوق ست پس
استغنا صفت اوست عاشق همه حال عاشق ست پس افتقار صفت اوست
عاشق را همیشه معشوق باید پس افتقار همیشه صفت اوست و معشوق را هیچ
چیز نباید که خود دارد لاجرم استغنا صفت اوست خواجه عبد الخالق غجدوانی
رحمة الله علیه درویشی پیش او گفت که اگر خدا مرا تخیر گرداند میان بهشت
و دوزخ من دوزخ را اختیار کنم در حالیکه بهشت مراد نفس من است و دوزخ

مراد حق که همه عمر بمراد نفس خود رفته ام خواجه فرمود که این سخن بیجاست بنده
را باختیار چه کار هر کجا گوید برو برویم و هر کجا گوید باش باشیم بندگے اینست نه آنکه
تو میگوئی باز آن درویش گفت شیطان را بر رندگان هیچ دست باشد خواجه
فرمود هر رونده که بسر حد فنای نفس نرسیده باشد چون در خشم شود شیطان بروے
دست یابد امّا آن رونده که بنهای نفس رسیده باشد وی را خشم نبود غیرت بود
و هر کجا غیرت بود شیطان بگریزد و انچنین صفت آنکس را مسلم است که روے
براه حق دارد و کتاب خدای تعالے در دست راست گیرد و سنت رسول صلی الله
علیه وسلم بدست چپ گیرد و در میان این دو روشنائی راه را سلوک کند سه
خواهی که شود دل تو چون آئینه * ده چیز برون کن از درون سینه * حرص امل
و غضب دروغ و غیبت * بخل و حسد و کبر و ریا و کینه * وصایای آنحضرت که بپسر خویش
را کرده بودند وصیّت میکنم ترا ای پسر من بالعلم و الادب و التقوے در جمیع احوال
بر تو باد که تتبع آثار سلف کنی و ملازم سنّت و جماعت باشی فقه و حدیث آموزی
و از صوفیان جاهل پرهیزی همیشه نماز جماعت گذاری بشرطیکه امام و موذن
نباشی و هرگز طلب شهرت مکن که شهرت آفت است و بمنصبی مقید مشو دائم
گمنام باش و در قبالها نام خود منویس و بمجلس قضا حاضر مشو و ضمان کسی مباش
و بوصایای مردم در میا و با ملوک و ابنای ملوک صحبت مکن و خانقاه بنا مکن و در
خانقاه منشین و سماع بسیار مکن که سماع بسیار نفاق پدید آرد و در وقت و بسیاری
سماع دل میرانند و بر سماع انکار مکن که سماع را اصحاب بسیارند کم گوی و کم خور و کم
خسپ و از خلق بگریز همچنانکه از شیر بگریزند و ملازم خلوت خود باش و با مردان و زنان

وبتدعان وتوانگران وعامیان صحبت مدار حلال خور و از شبهه بپرهیز تا توانی
زن مخواه که طالب دنیا شوی و در طلب دنیا دین بباد دهی بسیار مخند و از
خنده و قهقهه اجتناب کن که خنده بسیار دل را بمیراند و باید که بر همه کس بچشم شفقت
نگری و هیچ مردی را حقیر نشمری ظاهر خود را میارای که آرایش ظاهر از خرابی
باطن است و با خلق مجادله مکن و از کسے چیزے مخواه و کسے را خدمت
مفرماے و مشائخ را بمال و تن و جان خدمت کن و بر افعال ایشان انکار مکن
که منکر ایشان رستگاری نیابد و بدنیا و اهل دنیا مغرور مشو باید که دل اندوهگین
باشد و بدن تو بیمار باشد و چشم تو گریان و عمل تو خالص و دعاے تو بتضرع
و جامه کهنه و رفیق تو درویش و مایه تو فقه و خانه تو مسجد و مونس تو حق سبحانه تعالی
خواجه علی رامیتنی قدس الله سره پرسیدند از وی که ایمان چیست فرمود
کندن و پیوستن و آزوی پرسیدند که مسبوق بقضاے مسبوقانه کی برخیزد
فرمود پیش از صبح دمی فرمود که روندگان راه را ریاضت و مجاهده بسیار
باید کشید تا بمرتبه و مقامی رسند اما راهے ازین نزدیک تر است که زود بمقصود
توان رسید و آن آن است که رونده دران کوشد که خود را بواسطه خلقی و عدهٔ
در دل صاحبدلے جا کند چون دل این طائفه که مورد نظر حق است او را
نیز ازان نظر نصیبے بود خواجه بهاؤالدین نقشبند قدس الله سره
پرسیدند که بناے طریقه شما بر چیست فرمود خلوت در انجمن بظاهر با خلق و
بباطن با حق تعالی ابیت از درون شو آشنا و از برون بیگانه وش +
اینچنین زیبا روش کم می بود اندر جهان + چنانکه حق تعالی میفرماید رجال لا تلهیهم تجارة

ولا بیع عن ذکر الله اشارت این مقام است و میفرمودند نفسهای خود را تهمت
نهید که بعتاب حق تعالی النفس خود را بندی ساخته باشد و مکر و کید او را دانسته بدانی
این عمل سهل است که از روندگان این راه بسیار بوده اند که گناه و گبری را بر خود
نهاده اند و میفرمودند در معنی قوله تعالی یا ایها الذین آمنوا آمنوا بالله اشارت
بآن است که در هر طرفة العینی نفی وجود طبعی مے باید کرد و اثبات معبود حقیقی می باید کرد
و میفرمودند نفی وجود نزد ما اقرب طرق است لکن جز بترک اختیار و دید قصور اعمال
حاصل نمیشود و میفرمودند تعلق بما سوا رونده این راه را حجابی است بزرگ بیت
تعلق حجاب است و بیحاصلی + چو پیوندها بگسلی واصلی + و میفرمودند طریقه ما صحبت است
و در خلوت شهرت است و در شهرت آفت خیریت در جمعیت است و جمعیت در
صحبت بشرط نفی بودن در یکدیگر و میفرمودند که هر که خود را بکلیت بحق سبحانه تفویض
کند التجا نمودن وی بغیر شرک است و این شرک از اهل عموم معفو است و از اهل خصوص
معفو نیست و میفرمودند که طریقه ما عروة الوثقی است یعنی چنگ در ذیل متابعت
مصطفی صلی الله علیه وسلم زدن و اقتدا بآثار صحابه کرام رضوان الله تعالی علیهم کردن
و میفرمودند که طالب باید که در زمانیکه با دوستی از دوستان حق صحبت دارد واقف حال
خود باشد و زمان صحبت را با زمان سابق موازنه کند اگر تفاوت یابد بحکم اصبت فالزم
صحبت آن عزیز را غنیمت دانند میفرمودند لا اله نفی آله طبیعت است الا الله اثبات
معبود بحق جل جلاله محمد رسول الله خود را در مقام فاتبعونی در آوردن است
پس مقصود از ذکر آن است که بحقیقت کلمه توحید برسد و حقیقت کلمه آن است که از گفتن
کلمه نفی ماسوا بکلی شود و بسیار گفتن شرط نیست و میفرمودند که بسر توحید میتوان رسید

امّا بسر معرفت رسیدن دشوار است خواجه محمّد پارسا قدس الله سرّه بیکی
از اصحاب خود نوشته مکتوب خاطر این فقیر دائماً نگران حال احوال ظاهری و
باطنی شما میباشد علی الدوام بنسبت آن برادر منتظر نظرات بی علت الٰهی میبود
سیّد الطائفه جنید قدس سرّه فرموده است شعران برت عین من الکرم الحقت
اللاحقین بالسابقین + و با این همه اصل معتبر است نزد کبرای دین آنکه کوشش
آمیزار و تجسّس را چشم می دار و حضرت خواجهٔ ما را قدس سرّه سوال کردند که طریقت
بچه توان یافت فرمودند بشرع و دیگر لعبد الٰهی فقط علی الامرالا وسطی الطعام
لا فوق الشبع ولا الجوع المفرط در تقلیل منام علی تقدیر الاعتدال المزاج کوشیدن
علی الخصوص احیاناً بین العشائین و قبل از صبح بحیث لا یطلع علیه احد توجه در خود در یافتن
و نفی خواطر علی الخصوص خاطر تمنّی به نسبت حال و ماضی و استقبال بغایت موثر است
فی رفع الحجب علی القلب و دیگر اذا سکت اللسان عن فضول الکلام نطق القلب
مع الله سبحانه و اذا نطق اللسان سکت القلب والصمت علی قسمین صمت باللسان
و صمت بالقلب عن الخواطر فالاکوان فمن صمت لسانه ولم یصمت قلبه خف وزره
ومن صمت لسانه و قلبه ظهر له سرّه و تجلّی له ربه عزّ و جل ومن لم یصمت بلسانه ولا بقلبه
کان مملکة الشیطان و سخرة له اعاذنا الله سبحانه من ذلک و من صمت بقلبه و
لم یصمت بلسانه فهو ناطق بلسان الحکمة ساکت عن فضول الکلام رزقنا الله تعالی
ذلک بفضله و کرمه منّت و هم فرموده اند که حجاب میان بنده و حق سبحانه تعالی
همین انفاس است و کونیه است در دل و این انفاس بسبب تجمعها پراگنده و سیاه
گردیدن احوال و اشکال گوناگون زیاده می شود و در دل خانه میکنند بمحنت و مشقت

تمام نفی باید کرد و دیگر از مطالعه کتب و گفتن و شنیدن سخنان رسمی و کلمات
شتی آن نفوس در حرکت و تموج می آید و این جمله موجبات غفلت از حق است
و طالب را نفی کردن واجب است پس باید که از هرچه خیال را می افزاید بوا جبی
اجتناب نماید تا دل صاف توجه بجناب حق سبحانه کند سنت الٰهی برین جاری شد
است که بی محنت و مشقت و ترک لذات و شهوات جسمی انیمینی دست نمی دهد زیرا
که مجوبید در آخرت است دو سه روزی درین سرای فانی رنج کشیدی دیگر ابدالآبدین
آسودی این عالم را هیچ نسبتی با آن عالم نیست گویا که در میان بیابان بی نهایت
خشخاش دانه افتاده است و در حاشیه فصل الخطاب آورده هر کسیکه خواهد بپایگاه
بزرگ رسد بدو چیز مواظبت نماید خشم فرو خوردن و ادب نگاه داشتن و نیز در رساله
مجبوبیه گفت راه بحق سبحانه تعالی دو خصلت است صدق با حق و رفق با خلق
بعدد هر ذرّه از موجودات راهی است بحق سبحانه تعالی امّا هیچ راه نزدیک تر و بهتر
از آن نیست که راحتی بدل مسلمانی رسانی و گفت حقیقت توحید آن ست که بنده بکلّی
بیکلی باشد اندر جریان تصرف حق سبحانه تعالی خالی از اختیار و ارادت و نیز گفته
چهار سخن از چهار کتاب خداوند سبحانه برگزیده اند برای کار بستن از توریت من
قنع شبع و از انجیل من اعتزل سلم و از زبور من صمت نجا و از قرآن من یتوکل
علی الله فهو حسبه و گفت اهم آداب دل را از خطور اغیار نگاه داشتن است چه از
خیر و چه از شر هر دو برابر است در حجاب بودن از حق سبحانه مولانا عارف دیوگری
رحمة الله علیه فرموده هر که در بند تدبیر خود است در دوزخ نقد است و هر که
در مطالعه تقدیر او سعت سبحانه در بهشت نقد است فرمود که وقت طعام خوردن هر لقمه

بکاری [illegible] است و از به شغل است اصحاب گفتند که ذکر حق گفت در وقت
ذکر الله [illegible] شد و الا آنه نیست بلکه درین عمل از سبب سبب رفتن است و نعمت [illegible] از
[illegible] ست فرمود اگر یاری میخواهید که با شما گشد این بغایت دشوار است
اگر یاری می خواهید که شما بار او کشید همه جهان یار شماست خواجه علاؤ الدین
عطار رحمة الله علیه فرمود مقصود از ریاضت نفی تعلقات جسمانی است
بکلی و توجه کلی بعالم ارواح و عالم حقیقت و مقصود از سلوک آن ست که بنده
باختیار و کسب خود ازین تعلقات که مانع راه اند بگذرد و از هر چه مانع راه
باید قطع کند و فرمود تعلق بمرشد اگرچه بحقیقت غیر است و در آخر نفی
باید کرد اما در اول سبب وصول است و تعلق ماسوی او را نفی کردن از لوازم
است همگی وجود او رضای او باید طلبید فرمودند روحانیت مرشد طالب
را ابتدا رسمی طالب است و فرمود که گاه باشد که در اثنای سعی و توجه حالی طلوع کند
و طالب او را بیند و نداند که چه می بیند چون در خود نظر کند خود را هم گم بیند پس در حیرت
افتد و باز آن حال روی باحتجاب آرد و طلوع ما به حدیث النفس گردد پس باید
که در آنحال قصور خود را مطالعه کند و بآن احتجاب راضی شود که مراد محبوب است و
مقتضای غیرت اوست و در بند آن نشود تا آنگاه که باز طلوع کند و باقی نماند
دمی فرمودند که مقصود از زیارت اکابر دین رضی الله عنهم آن ست که توجه
بحق سبحانه تعالی باشد و روح آن برگزیده حق را وسیله کمال توجه گرداند چنانچه
در تواضع با خلق باید که هر چند تواضع ظاهرا با خلق بود بحقیقت با حق باشد
زیرا که تواضع با خلق آنگاه پسندیده افتد که خاص مر خدای را باشد باین معنی

که ایشان را آثار قدرت و حکمت بینند والا ضعف بود نه تواضع و فرمود چون
ملک و ملکوت بر طالب او پوشیده و فراموش گردد فنا بود و چون هستی او بروی
پوشیده بود فنای فنا بود و فرمود که چون طالب با مرشد و مدد او خود را
خالی کند از هر مانعی که از محبت مرشد بود پس قابل فیض الهی گردد که بحقیقت قصور
در فیض الهی نیست و قصور از جهت طالب است و فرمود که طالب را باید که
همیشه پیش مرشد قصور و عجز خود را مطالعه کند و بیقین داند که وصول بمقصود حقیقی
میسر نمی شود الا از جهت مرشد و بواسطه حصول رضای او باید که ظاهر و باطن
خود را همگی فدای وی گرداند فرموده که امید جز آن نیست که علی الدوام در
احوال خود را بیند و در بار قصور در آید و از سرگشتگی و درماندگی ملاحظه کرم و الطاف
حق کند و محض لطف و عنایت حق پناه و التجا برد و فرمود که طالب را باید که
در طلب رضای مرشد ظاهرا و باطنا و حضور و غیبت سعی نماید و محض عنایت
الهی محل نظر وی را دریابد و فرمود که هر طالب را لازم است که بی اختیار باشد
بنسبت مرشد در همه امور دینی و دنیوی و کلی و جزوی و غیره و نیز مرشد آنکه
تفحص احوال او کند و بنسبت صلاح وقت و زمان او را بهر کاری فرماید و امور
او را مقرر و تعیین کند تا باختیار مرشد دران شروع کند و فرمود رعایت جانب
اهل علم باید کرد و حال خود را پوشیده باید داشت و با هر یک از اهل طریق
بنسبت حال او سخن باید گفت و رعایت خاطر و احتراز از اهل قلوب بسیار باید کرد و
با ایشان آداب نگاه باید داشت والا سبب مزید خطر باشد و فرمود که افضل
و اکمل احوال کوشیدن در تفویض است هر نوع اختیار که از خود سر زند بحسب تفویض

بر

آن را از خود محو کند و بداند که اختیار حق سبحانه برای وی هر آئینه بهتر است از اختیار وی
برای خود و نیز باید که نسبت مرشد علی الدوام در حضور و غیبت به نسبت احوال
باطنی در کسب همین تعولیش باشد و فرمود که سابقه عنایت ازلی را میباید دید
و از امیدواری بآن عنایت بی علت و طلب آن غافل نباید بود و از استغنا
خود را آگاه باید داشت و اندک حق سبحانه تعالی را بزرگ باید شمرد و ترسان و لرزان
باید بود و از استغنای حقیقی او و فرمود که ولایت جائی ثابت شود که اوراد باد
نگذارند و فرمود که خاموشی [illegible] خالی نباید بود در یا نگهداشت خطرات یا مطالعه ذکر دل
که گویا شده باشد یا مشاهده احوال که بر دل گذشته باشد و فرمود که خطرات را
منع کردن کاری دشوار است امّا باید که متمکن شدن ندهد که بسبب آن سدّه در مجاری
فیض پدید آید فرمود که از مکاسب وجوه مکاسب دهقانی و باغبانی اقرب است
بکلیت درین زمان از تجارت و فرمود که دوام صحبت با اهل الله واسطه
ازدیاد فضل خدا است و فرمود که صحبت سنت مؤکده است هر روز با این طائفه
صحبت باید داشت و پاس آداب ایشان باید کرد و اگر خللی راه یابد در هر ماه خط
و کتابت باید داشت تا غیبت کلی واقع نشود خواجه حسن عطار رحمة الله علیه
فرمود هرگاه که خواهند که باین نسبت شریفه مشغول شوند باید که اول صورت
مرشد این نسبت را در خاطر آورند تا نسبت بیخودی پیدا شود پس ملازم آن بیخودی
بوده بآن صورت و خیال که آئینه روح مطلق است متوجه نقطه قلبی شوند و خود را
بآن بیخودی در دهند پس هر قدر که آن نسبت قوی گردد و ویرا شعور ازین عالم کمتر گردد
و این راه عدم و غیبت گویند و چون این بیخودی و نسبت بمرتبه رسد که اصلا بوجود غیر شعور

نماند آنرا فنا گویند پس اگر خواطر تشویش دهند باحضار خیال حضرت مرشد امید است
که مندفع گردد و اگر نه سه نوبت نفس را بقوت بر کشند چنانکه از دماغ چیزی میرانند
بعده بطریق مشغول شوند و اگر همچنان خواطر باز عود کنند باید که بعد از تخلیه بطریق
مذکور سه بار گویند استغفر الله من جمیع ما کره الله قولاً و فعلاً و حاضراً و ناظراً و
سامعاً و لا حول و لا قوة الّا بالله و دل را با زبان موافق دارند بذکر بافعال
بدل مشغول باشند که در دفع وساوس اثری کلی دارد پس ورزش این نسبت
باید کرد بنوعیکه هیچ وقت غافل نشود دائماً حاضر بوده گوشه چشم دل برین
نسبت دارد تا آن زمان که این نسبت ملکه شود و هرگاه خواهد بمهمی مشغول شود
بتضرع تمام در حضرت جامعه خود این دعا بخواند اللهم کن وجهتی فی
کل جهت و مقصدی فی کل قصد و غایتی فی کل حال خواجه عبدالله
امامی رحمة الله علیه فرمود طریق توجه طائفه علائیه و پرورش
نسبت باطن ایشان چنان است که هرگاه که خواهند که بدان اشتغال
نمایند اول صورت آن کس که این نسبت از وی یافته اند در خیال
آورند تا آن زمان که اثر حرارت و کیفیت معهوده ایشان پیدا
شود بعده از آن آن خیال را نفی نکنند بلکه آن را نگاه دارند بچشم و گوش
و همه قوی بآن خیال متوجه بقلب شوند که عبارت است از حقیقت جامعه
انسان که مجموع کائنات از علوی و سفلی تفصیل آنست اگر چه آن از
حلول و اجسام منزه است امّا چون نسبت میان او و میان این قطعه لحم
صنوبری هست پس توجه باین لحم صنوبری باید نمود چشم و فکر و خیال و همه

قوی را برآن باید گماشت و حاضران بودن و در دل نشستن و ما شک نداریم که درین حالت کیفیت و بیخودی رخ نمودن آغاز میگردد این کیفیت را الٰهی فرض باید کردن و از پئ آن رفتن و هر فکری که درآید بتوجه بحقیقت قلب خود نفی آن کردن و بآن جزوی مشغول ناشدن و دران محل بکلی در گریختن تا آن نفی شود و اگر نفی نشود الّا بصورت آن شخص باید کردن و آن را ملحوظ نگاه باید داشتن تا بازه آن نسبت پیدا شود و آنزمان خود آن صورت نفی می شود اما باید که شخص متوجه آن را نفی بکند و اگر چنانچه بآن صورت وساوس نفی نمی شود چند نوبت باسم بافعال بحسب معنی در دل مشغول شود البته دفع شود و اگر باین نیز دفع نشود در دل چند نوبت تامل کلمه لا اله الا الله بکند بدین طریق که لا موجود الا الله تصور کند و آن وساوس که مشوش او باشد از هر نوع که باشد چون موجودیت از موجودات ذهنی حقیقی آن را بحق سبحانه قائم ببیند بلکه عین حق داند زیرا که باطل نیز بعضی از ظهورات حق است و شک نیست که باین تامل دور میشود و نسبت عزیزان قوت گیرد و آن زمان آن فکر را نیز نفی کند و بحقیقت بیخودی متوجه شود و از پی آن برود و اگر با آنکه ذکر لا اله الا الله در دل بگوید حضوری نیابد بجهر چند نوبت بگوید و الله را بدهد و بدل فکر و برد آن مقدار مشغول شود که بسیار ملول نشود و چون بیند که ملول خواهد شد ترک کند و بداند که مادام که غیبت و بیخودی و نسبت عزیزان در ترقی باشد فکر در حقائق اشیا و توجه بجزئیات عین کفر است مصرعه با خودی کفر و بیخودی دین است ❊ بلکه فکر در اسما و صفات حق سبحانه هم نباید کردن درین دم و اگر نیز برسد آن را نفی باید کردن

باین طریقها که گفته شد اگر کسی گوید که درین صورت نفی حق لازم آید جواب گوییم که حق را براے حق نفی میتوان کرد چنانچه حضرت خواجه بزرگ قدس سره فرموده اند پس اگر فکر حق صرف باشد جهد نفی کنی باید که زیادت شود زیرا که حق بنفی کسی منفی نشود الّا زائل گردد و نیز مطلب روحانیت این طائفه علیه توجه به نیستی است که سرحد وادی حیرت است و مقام تجلی انوار ذات است و در آن مقام انوار وجودی ماند و فکر در اسما و صفات شک نیست که ازین مرتبه فروتر است و باید که در بازار و گفتگو و اکل و شرب و همه حالات آن حقیقت جامعهٔ خود را نصب العین خود سازد و او را حاضر داند و تصور جزوی از حضرت جامعهٔ خود غافل نشود بلکه همه اشیا را بوی قائم ببیند و سعی کند که آن را در همه مستحسنات و مستقبحات مشاهده نماید تا بجائی رسد که خود را در همه ببیند و همه اشیا را آئینه جمال باکمال خود داند بلکه همه را اجزای خود یابد بدانچه ۵ جزو درویش است جمله نیک و بد ❊ و در حالت سخن گفتن نیز باید که ازین مشاهده غافل نشود و بلکه گوشهٔ چشم دل او بدان سو باشد اگرچه ظاهرا بچیزهای دیگر مشغول باشد چنانچه فرموده اند بیت از درون شو آشنا و از برون بیگانه وش ❊❊ اینچنین زیبا روش کم می بود اندر جهان ❊ هر چند صمت بسیار باشد این نسبت قوی تر گردد و چون بمرتبه رسد که تفرقه میان دل و زبان نتواند کردن و خلق او را از حق حجاب نشود و حق حجاب از خلق نگردد آنزمان تواند که بصفت جذبه در دیگران تصرف کند و اجازت ارشاد و دعوت خلق بحق آنکس را باشد که باین مرتبه رسد و باید که خود را از غضب راندن نگاه دارد که راندن غضب طرف باطن عارف را

از نور معنی تهی و خالی می سازد و اگر غضبی واقع شود یا قصوری دست دهد که در وی
قوی طاری شود و سررشته نسبت گم گردد یا ضعیف شود غسلی بر آرد و اگر قوت
مزاج وفا کند به آب سرد که بسیار صفا میدهد و الّا آب گرم و جامه پاک پوشد و در
جای خالی دو رکعت نماز بگذارد و چند نوبت بقوت نفس برکشد و خود را خالی
سازد و بعد ازان بهمان طریقه متوجه شود و در ظاهر پیش حضرت جامعه خود
تفرع کند و بکلی با و توجه نماید و بداند که این حقیقت جامعه مظهر مجموع ذات و صفات
حق است نه آنکه حق سبحانه در وی حلول کرده بلکه بمنزله صورت در مرآة پس
این تفرع بحقیقت نزد حق سبحانه باشد **مولانا سعدالدین کاشغری**
رحمة الله علیه می فرمودند که ما نبودیم و خدا بود و ما نباشیم و خدا باشد
و اکنون ما نیز نیستیم و خداست بنگرید که بعد از صد سال از که جدا خواهد بود و با که
مصاحب اکنون نیز با او مصاحب باشید و از هرچه بر سر گور شما باز خواهد ماند دل
منقطع کنید و می گفتند آنکه پیر هری گفته است قدس سره درویشی خاکیست بیخته
و آبی بر آن ریخته نه کف پا را ازان دردی و نه پشت پا را گردی نه حقیقت
درویشی است بلکه صفت و رسم درویشی است حقیقت درویشی با خدا بودن است
روزی بر در سرای او جمعی از اصحاب نشسته بودند دو تن از ایشان مباحثه
می نمودند یکی گفت ذکر گفتن افضل است دیگری گفت تلاوت کردن افضل است
درین اثنا ایشان بیرون آمدند و پرسیدند که چه بحث در میان بود عرض
کردند فرمودند با خدا بودن از همه افضل است و می فرمودند هر که بخدا حاضر است
در بهشت نقد است و هر کسی که از خدا غافل در دوزخ نقد و می گفتند که روزی

از گران جانان زهاد بمجلس حضرت ایشان آمد عصائی بدست و ردائی بر کتف
افگنده و شانه دان و مسواک و تسبیحی ازان در آویخته مرا از دیدن آن تنفر
آمد بسیار هر چند خود را ملامت کردم سود نداشت چون وی رفت آنحضرت فرمودند
ای فلان چنانکه اهل آخرت متنفراند از اهل دنیا اهل الله نیز متنفراند از اهل
آخرت می گفتند که روزی حضرت مولانا [illegible] بسیار در کرده بودند بعد ازان سر
بر آوردند فرمودند که یاران حاضر باشید که یار عین بعین است و سخن گفتند
که هم آنحضرت فرمودند که والله دوست دست شما گرفته و در طلب خود میگرداند پس
این دو بیت خواندند بیت آنکه بی نام بدست است ازو نه نشان + دست بگرفته
مرا در عقب خویش کشان + اوست دست من و با نیز بهر جا که رود + پای کوبان
ز پیش می روم و دست فشان + و فرمودند کاری را که فرض کنید شغل بحق ازان
آسان تر است زیرا که هر چیزی که هست اول آن را می جویند بعد ازان می یابند
و حق را سبحانه اول می یابند بعد ازان می جویند اگر اول نیافتی کی میل کردی + ع
تا تو نه بینی جمال عشق نگیرد کمال + و فرمودند کسی که یکی را دوست میدارد چنان میخواهد
که همه کس او را دوست دارد و اگرچه غیرت محبت مقتضی آن است که محبوب را
مخفی دارد لیکن از غایت محبت سعی آن دارد که وی را منکری نباشد نمیداند که چه
حیله اندیشد و چه تدبیر کند که همه معتقد و طالب او شوند بهر وجهی که هست و بهر
وصفی که میسر شود وصف آن محبوب میکند تا باشد که طالب او شوند فرمودند که هرگاه
که موی بر تن تو بواسطه حالی متغیر و متاثر شود از پی آن موی باید رفت و نقل است
که در فصل بهار یکی از اصحاب ایشان رساله ای نوشته می خواست که چون تمام شود

سیری کند درین اثنا بزیارت ایشان رفته آنحضرت این رباعی خواندند رباعی
بازار بنگار رشدیم . بگذر سی ؛ بر گل نظرے فگندم از بیخبری ؛ دلدار بطعنه گفت شرمت
بادا ؛ رخسار من اینجا ؛ تو در گل نگرے ؛ پس فرمود اگر بحبث بروی وا گشت
خطرے داری از حق سبحانه غافلے واگر خطرے نداری چرا میروی در رساله نامی نویسی
فرموده که فی نهار آسانی این سخن در همه جا سیر و یعنی هرچه غیر حق است آن زائی
میکردی . خلاص میشدی و فرمود که مولانا نظام الدین میگفتند که سکوت انفع
است از کلام زیرا که از هر سخن حدیث النفس حاصل میشود و فیض الهی هرگز منقطع
نیست مانع در یافت آن فیض حدیث النفس است و در صحبت اولیاء الله دل
خود را از حدیث النفس نگاه باید داشت زیرا که ایشان را گوشی است که آن
حدیث النفس را بآن گوش میشنود و مشوش وقت ایشان میشود کسی که بمطالعه
اشان مشغول نشسته اگر کسی از خارج سخن میگوید مشوش وقت او میشود بلکه اگر کسے
بر روی ورق می نشیند تشویش مے یابد چنانکه بر سبیل دوام توجه و مشغولے
بجناب حق سبحانه میدارند هر آئینه حدیث النفس مشوش ایشان می شود و میگذارند
که مشغولی کنند کسیکه طفلی گریان دارد و گریه او مشوش وقت است می گویند
پستان در دهان او بنه تا خاموش کند کسے میباید که پستان ذکر در دهان بنهد
تا شیر معنوی خوردن گیرد و بذکر گفتن در آید و از خیالات و حدیث نفس
خلاص شود و باز نسبت بحال دیگر بعض ذکر گفتن نیز حدیث نفس است
روزے اصحاب را مخاطب ساخته فرمود ای یاران دانید که حق سبحانه بدین عظمت
و بزرگی با شما در غایت نزدیکی است بدین اعتقاد باید داشت اگرچه این معنی حالا

شما را معلوم نشود لیکن دایم باید که با ادب باشید در خلا و ملا چون در خانه تنها
باشید پای دراز نکنید و در خلا جاے شرمنده و سر افگنده و چشم پوشیده بنشینید و سر
و علانیه و ظاهر و باطن با خدا است باشید چون بحفظ این آداب قیام نمائید
یعنی شما را بتدریج معلوم شود باید که همیشه خود را با آداب ظاهری و باطنی
آراسته دارید آدب ظاهری آن است که باوامر و نواهی شرع ایستادگی
نمائید و بر وضوی دائم و استغفار و کم گفتن و احتیاط در جمیع امور و تتبع آثار
سلف صالح باشید و ادب باطن بسیار دشوار است اهم ادب دل را از خطور
اغیار نگاهداشتن است چه خیر و چه شر هر دو برابر است در حجاب بودن از حق سبحانه تعالی
و فرمود که حق سبحانه پیغمبر خود را طریقه مراقبه تعلیم کرده است آنجا که فرموده
و ما تکون فی شانٍ و ما تتلو منه من قرآن و لا تعملون من عمل الا کنا علیکم
شهودا اذ تفیضون فیه اصل مسئله این است که حق سبحانه فرموده است حضرت
رسالت را تعلیم کرده است خلاصه کار انیست که بحق سبحانه مشغول باشید
حق سبحانه به بنده از همه چیز نزدیکتر است و از نزدیکتر گفتن هم نزدیک تر است
زیرا که در حال قرب عبارت نمی گنجد وقتیکه قرب را بعبارت در آورند بعد میشود
قرب نه آنست که بگوئی با و نزدیک شدم یا از و عبارتے توان کرد قرب آنست
که تو در وے گم شوی خود را و غیر خود را گم کنی و هیچ ندانی که کجا بودی و از کجا آمدی
و مطلقا از وے عبارت نتوان کرد یکی پیش بزرگے خبر آورد که فلان شیخ از قرب
سخن میگوید آن بزرگ وی را گفت که چون بآن شیخ رسی بگوئی آنجا که ما ایم قرب
قرب بعد بعد است قرب عبارت از نابودن است آنجا عبارت کے گنجد و فرمود

در هر نفسی که می‌گذرد واقف می‌باید بود حق سبحانه حاضر و ناظر است باید که
از حق سبحانه شرم دارد و از غفلت دور زد حق سبحانه تشنیع و سرزنش کرده است

که ما جعل الله لرجل من قلبین فی جوفه در درون یک آدمی دو دل نیست
که یکی را بدنیا مشغول دارد و یکی را بحق سبحانه در درون آدمی یک دل است
اگر بدنیا مشغول سازد از حق سبحانه بی بهره ماند و اگر متوجه بحق سبحانه تعالی
گردد از دل او روزنه بسوی حق کشاده گردد و از آن روزنه آفتاب فیض آلهی
تافتن گیرد آفتاب که طلوع کرد از مشرق تا مغرب هر ذره که هست از نور
او بهره می‌یابد بقدر استعداد خود تا بدانکه خانه بود که آنرا روزنه نبود از آن نور بی بهره
ماند پس دل که خانه است حضور را بمثابه آن روزن است از آن روزن نور فیض
وجود بوی خواهد رسید و اگر غافل است آن نور را از وی در خواهد گذشت
بیت دوست بهر لحظه در تو نظری کند + چون تو از وی غافلی از تو گذر میکند +
فرمود که طاعت موجب حصول محبت است و ادب و اطاعت سبب قرب
حق سبحانه کاملان مشائخ قدس سرهم بر آنند که در ابتدا می‌باید که باطن خود را صافی
گرداند بتصفیه و تزکیه مشغول گردد تا دوام مراقبه دست دهد و الا هر چه انواع اعمال
صالحه بجای آرد آب و جاه آن زیاده می‌کند ع هر چه گیرد علتی علت شود +
کم از شاگرد جولاهی نمی‌باید بود که در ابتدا تار رشته پیوند کردن بیاموزد کار های
دیگر خود هنوز کجاست طالب می‌باید که بجد و جهد تمام سعی کند تا در نفی
خواطر استاد شود [illegible] اند که هیچگونه نفی [illegible] باید که در ابتدا باید که هیچ چیز
مشغول نشود مگر نفی خواطر [illegible] آنها که [illegible] مطالعه کنند و سخنان [illegible]

می‌بستند از آنها ایشان را هیچ نفعی نیست آنها همه بیکاری‌هاست راه
حق سبحانه و کارها رفتنی و کردنی است نه گفتنی و شنیدنی اگر کسی پیش بادشاه
در بغداد نشسته باشد و در حضور پادشاه دائم تواند بود و پادشاه مکتوب را بشام
فرستاده باشد از آن مکتوب نامه بان حظی میگیرند اما پیت کسی جاهل بی عقل
غافل باید که از حضور بادشاه باختیار خود دور شود و از برای خواندن آن مکتوب
از بغداد روی بشام نهد و فرمود هر که یکجا همه جا و هر که همه جا هیچ جا و فرمود
که پرهیز به از دارو هر که پرخورد انواع بیماری با در وی پیدا آید برای دفع
بیماری دارو خورد تا صحت یابد چون صحت یافت باز پرخوردن گرفت باز دارو
خورد صحت یافت همچنین چند کرت اعاده کرد عاقبت آن دارو را اثر نکند بسا
همچنین کسی که گناه کرد و انابت نمود باز گناه کرد و انابت نمود این انابت
که وی را تمامی از گناه باز نیاورد و در وی اثر عظیم نه کند مثل گناه دیگر است
ازین جهت است که اهل الله پرهیز کلی بر خود کرده اند و ترک همه کرده و بحق سبحانه
مشغول گشته تا ناگاه بمرض غفلت نمیرند فرمود که جنید گفت که استاذ من در
مراقبه گربه بوده است وقتی که گربه دیدم بر سر سوراخ موشی نشسته و چنان بروی
متوجه گشته که موی بر اعضای وی حرکت نمی‌کرد به تعجب در وی نگریستم ناگاه
بسرم ندا کردند که ای دون همت من در مقصود تو کمتر از موشی نیستم تو در طلب
من کمتر از گربه مباش از آن روز باز در مراقبه افتادم بیت
دانی که مرا یار چه گفت است امروز + جز ما بکسی در منگر دیده بدوز + فرمود که
دایم بیاد حق سبحانه باشید تا غایتی که از خود غائب شوید حق سبحانه از همه

لطیف تر است هر کرا لطافت بیشتر مشغولی او بحق سبحانه بیشتر وجود لاهنه هزهود
از آنکس که خس حمام میکشد لطیف تر اند از ایشان خس کشی نمی آید یا بز از دز
ایشان لطیف تر است که تحمل آن ندارد که جوالاهگی و موزه دوزی کند ملایان
از بزاز ان لطیف تر اند بزازی نمی توان کرد باز جماعتی که بجناب حق سبحانه مشغول
اند از همه لطیف تر اند ایشان را سر و دل آن نیست که بغیر حق سبحانه مشغول اند
اگر بر کوع روند خوش نمی آید که از ان باز آیند و اگر بسجود روند خوش نمی آید
که سر از سجود بر دارند این طائفه از همه لطیف تر اند تحمل آن ندارند که یک چشم زدن
بغیر حق سبحانه مشغول باشند انبیا بر حال ایشان غبطه می برند نه از ان جهت
که درجات و کمالات ایشان از درجات و کمالات انبیا زیاده است
لیکن ایشان را شرف حالی است که دائم در قرب حضرت حق اند و حضرت
حق سبحانه ایشان را از نظر خلق پوشیده داشته است و بر سبیل دوام
ایشان را بخود مشغول گردانیده و بادشاه جمیع امور ممالک را به یکی از
مقربان خود تفویض نماید و او بامر بادشاه در ممالک تصرف میکند و دیگری آفتابه دار
است و آب وضوی بادشاه ترتیب کند و دائم پیش بادشاه است البته آنکه
متصرف در ممالک است نزد بادشاه مقرب تر است و برگزیده و مرتبه و جهد
عالی و هر آینه اگر قابلیت وی بیشتر نبودی متصرف در ممالک نشدی لیکن آفتابه دار
این شرف دارد که دائم در قرب بادشاه است و خدمت خاصه وی میکند و بغیر او مشغول
نیست و اگر نه وی کجا و متصرف شدن در ممالک کجا آنکه متصرف در ممالک است
از جهت قرب و دوام خدمت بادشاه است که بر آفتابه دار غبطه می برد و رشک

داده رفته بود در معنی این بیت که مولوی رومی فرموده اند **بیت**
ای دیده عجائب بنگر این عجب است این ٭ معشوق بر عاشق بی وی نه و با وی نه +
که اگر کسی سی هزار سال پرواز کند معنی بی وی نه و با وی نه را در نیابد پس چگونه قرب
حق سبحانه را ادراک تواند کرد لیکن چون سعی کند و بجد مشغول شود حق سبحانه او را
چندان ادراک و یقین کرامت فرماید که این معنی دریابد که حق سبحانه بی وی
نبوده است و او غفلت نموده اهل الله را یقینی حاصل می شود که هیچ نوع
گمان و تردد نمیماند در بود وجود حق سبحانه چنانچه هیچ کسی را در بود وجود خود شکی
نیست هر چند جامه ها در بر دارد و جسم پوشاند وجود خود را گم نمیکند و فراموش نمیکند
و در شک نمی افتد و فرموده که چون ذکر مجرد از لباس حرف و صوت عربی و
فارسی شود مجرد از جهات آن زبان بمقام نجبت رسد و طالب را همه وقت
رسد که از وی بر تو خوراند خورد و قوله تعالی اکلها کل حین ذکر چون حبه است که شجره
معرفت از وی سر بر زند کما قال سبحانه مثل کلمة طیبة کشجرة طیبة همچنانکه شجره
از حبه سر بر زند توحید صرف که مجرد از لباس حرف و صوت عربی و فارسی و
شکل و لون و کیف و کم مجرد و از جمیع جهات است از مضمون کلمه ظاهر
میشود و فرمودی که در ذکر دل را حرکت مده بلکه مفهوم ذکر را بر دل حمل کن تا وقتیکه
دل از مفهوم ذکر متاثر شده خود بحرکت آید آن زمان کار بوی باز گذارد و در رساله
خود نوشته اند که ذکر از قلب گفته شود نه از معده یعنی نباید که اثر حرارت ذکر
بدل رسد پیش از وصول بدل در مجاری معده و غیر آن منقطع نشود و قوت قلبی
آنکه هر بار که لا اله الا الله می گوید دل خود را بخدای حاضر میدارد همچنین طاق

طاق گشته میرود تا آن زمان که بیک نفس بست و یک مرتبه برسد هرگاه باینجا رسید محل نتیجه است ببیند که ذکر نتیجه داده است یا نه عبارت ازین نتیجه اینجا فنای وجود بشریت است یعنی این تعلقها که او را بود و بچیزها کم شده است یا نه اگر کم شده است پس ذکر او نتیجه داده است و اگر نتیجه نداده است دلیل است به بیحاصلی عمل او یعنی نقصانی در عمل او واقع شده است احتیاط کند تا از سر گیرد دیگر آنکه از دل گوید و از معده نگوید که نتیجه نمیدهد عمل اعمال ما لعنت هوای نفس است در رضای باری شد و وسیله است برای نیل درجات معرفت مولوی عبدالرحمن جامی قدس سره بروزی بتقریبی فرمود اصالت نزد اهل تحقیق نه آنست که آبا و اجداد کسی از جنس امرا و وزرا بوده باشند یا در سلک فسقه و ظلمه منتظم بوده باشند بلکه اصالت عبارت از حسن جوهری است که در ذات انسان میباشد چون فطرت سلیم و سرشت پاک و آنچه مردم در افراد انسانی آنرا اصل می پندارند عین بد اصلی است و فرمود که مردم بدنفس چون خواهند که عیب کسی برشمارند اول بدیهائیکه در ذات ایشان موجود است بر زبان ایشان جاری میشود و چه آن بفهم انسان نزدیکتر است و فرمود بهمه گدایان و سائلان شفقت و مرحمت میباید نمود و لقمه از نیک و بد دریغ نمیباید داشت نظر دران میباید کرد که موجد ایشان کیست جنیدی و شبلی حاجت نیست تا بوی احسان کنند هیچ عالی همتی و پرهیزگاری بگدائی بدر خانه اینکس نخواهد آمد از کجاست که دران ژنده و لباس مجهول صاحبدلی نیست و اکثر چنین واقع است که اولیای حق سبحانه ستر حال خود بصورت بیسر و پایان میکنند و روزی از کسی پرسیدند که در چه کاری گفت حضوری دارم و پای

در دامن عافیت پیچیده و در کنج فراغت نشسته ام فرمود حضور و عافیت نه آنست که پای در کرباسی پیچی و در گوشه نشینی عافیت آنست که از خود باز رسته باشی آن زمان خواه در کنج نشینی و خواه در میان مردم باشی و فرمود که علامت جوانمردی آنست که دائم کسی محزون و اندوهناک بود و در کارخانهٔ آب و گل نشستن خوب نیست کسی که در وی حزنی و اندوهی نیست از وی بوی غفلت می آید کسی که حزنی و اندوهی دارد از وی بوی جمعیت و حضور می آید نسبت خواجگان ما قدس سرهم در صورت حزن و اندوه ظاهر میشود و فرمودند محبت ذاتی که یکی یکی را دوست میدارد و آنرا سببی و جهتی معلوم نباشد و این در میان مردم بسیار است کسیکه وی را بجناب حق سبحانه چنین محبتی پیدا شود آن را محبت ذاتی گویند و این بهترین انواع محبت است نه آنکه هرگاه که لطفی بیند دوست دارد و هرگاه که عنفی بیند بیدل شود شخصی پیش ایشان گفت که فلان درویش ذکر جهر بسیار میگوید خالی از ریائی نباشد فرمود فردای قیامت بهمان ذکر ریائی او را کفایت است از همان ذکر ریائی او نوری پیدا شود که همه صحرای قیامت را روشن گرداند پس فرمودند که گفته اند ذکر جهر با خفی است و ذکر خفی [illegible] نفس [illegible] ذکر تحقیق گشت او [illegible] بتخیل لفظ آن متاثر میشود ثانیا قوت ناطقه بتکلم و ثالثا قوت سامعه بسماع رابعا قوت [illegible] دیگر [illegible] نفس و [illegible] حرکتی دوری بر دوام حرکت [illegible] در طلب تحقیق آن حرکت معنوی نسبت باین حرکت [illegible] آن تحقیق [illegible]

در مجلس ایشان گفت که یکے از اکابر نوشته است که حق سبحانه تعالے فرموده است انا جلیس من ذکرنی کسے که او را این حال باشد چون ذکر جهر گوید فرمودند چنین که چند کار ناشایان است و فعلهاے ناخوش صادر میشود این ملاحظه نیست چون است که در ذکر جهر این ملاحظه میکنند حق سبحانه بظاهر و باطن همه محیط است ذکر جهر هم خوب است کسی پرسید که سبب چیست که حضرت شما القوفی کم می گویند فرمودند آن کار که یکدیگر را از ما نے بازی دادیم و فرمود که کلمات قدسیه اولیاء الله مقتبس از مشکوٰة حقیقة حضرت رسالت است همچنانکه تعظیم قرآن و حدیث واجب است تعظیم کلام اولیاء الله نیز لازم است تا بسخنان ایشان با ادب و حرمت زندگانی باید کرد تا کسے از خود برخورداری یابد روزی فرمود که امروز مرا در خاطر رسید و جائی ندیده ام که مظهر علی الحقیقت صورت منطبعه است در آئینه نه عین آئینه زیرا که مظهر آنست که حکایت کننده بود از حال ظاهر و اوصاف و احکام وی در میان مظهر ظاهر باشد و جوهر آئینه را این حالت نیست غرض ازین سخن چیزی دیگر بود باین نوع تمثیل فرمودند و در فشار قبر که جانب راست بچپ بر است آمدن بود بزرگے گفت که معنی این آن ست که جسمانی را بروحانی برند و روحانی را بجسمانی آرند شخصی تفصیل این را از ایشان سوال کرد فرمودند که صوفیه برزخ را قبر میگویند و برزخ عبارت است از مرتبه که واسطه است میان عالم جسمانی و روحانی پس معنی این سخن که روحانی را بجسمانی آرند آن ست که روح را مصور سازند بصورتی مثالی یعنی او را صورتی مقداری که عبارت از کمی و کیفیتی تواند بود پیدا شود و آنکه جسمانی را

بروحانی سازند مراد از جسم اینجا آن بدن کائن در حیطهٔ قبر نیست چه وی مجرد او را تمام فرو گذاشته است بلکه مراد آن ست ظاهر روح را که اول تعلق باین جسم کثیف داشته است و از ان حیثیت او را بمجاز جسمانی مے گفته اند بعد از مفارقت ازین جسم کثیف در هوای انقطاع او را تعلقی دیگر پیدا شود بجسمی لطیف که نسبت بآن متعلقی او را روحانی گویند و وجه دیگر این سخن آنست که درین عالم صفات روحانی مخفی و مستتر است در صفات جسمانی و صفات جسمانی ظاهر و پیدا است پس هر شخصے از افراد انسان که درین عالم کون و فساد صفات انسانی از وی ظاهر است و صفات سبعی و شهوت در وی مخفی چون گفته اند که جمیع معانی در آن عالم مصور خواهد شد بر وجهیکه در وی صفتی از صفات سبعی مبطن بوده باشد هر که آنکس در صورت آن سبع ظاهر خواهد شد پس آئینه روحانی که آن صفت معنوی مستتر است جسمانی شود و جسمانی که آن صفتی است که از انسان اکنون ظاهر است روحانی شود یعنی مخفی و مستتر گردد درین دو وجه که گفته شد تعذیب نخواهد بود شخصی در معنی حدیث لو جر ابن آدم فی نفقته کلها الا شیئا وضعه فی الماء و الطین پرسید که ازین حدیث ظاهر میشود که بقاع خیر را از ساجد و مساجد و ریاضات وغیره در آخرت هیچ اجری نخواهد بود فرمود که مراد دیگر معنی آن بخاطر می رسد که مراد بآب و گل عالم اجسام بود یعنی آدمی هر نفقه که بکند و بیابد مگر آن نفقه که همت و نیت وی در ان متجاوز از عالم اجسام نبود خاص از بهر خود و حظوظ نفسانیات و لوازم آن کند و فرمودند اگر تحصیل علم از بهر دنیا کرده باشد در آخر هیچ عمل وی را دستگیری نخواهد کرد و همه معلومات از لوح مدرکه محو خواهد شد

اگر آنکه ملکه حضور و آگاهی حاصل کرده باشد آنچه در نفس آخر دستگیر می‌کند
همین است جوانی غنیمت است چند روز برخوردار باشد می‌باید کشید و به کنجی
می‌باید نشست و ملکه حاصل می‌باید کرد که خاطر از مزاحمت نفی و اثبات خلاص
شود و فرمود که بعضی مردم چیزهای عجیب می‌خورند مثل خمر و بنگ از برای آنکه
ایشان را کیفیت خوشی حاصل شود کسیکه خمر خورده از دائره اسلام بیرون رفته
یا دوی و سبعی گشته که خلق خدا از وی در تشویش اند و آنکه بنگ خورده خری یا
[درنده ۱۲]
گاوی شده که غیر شهوت راندن و چیزی خوردن هیچ نمیداند و این محل را حضور
و کیفیت نام کرده هیچ کیفیتی خوشتر از هوشیاری نیست که از حال خود آگاه بود
کسی که حضور و کیفیت از بیخبری پیدا میکند آن کیفیت هم درخور سرزنش ویست
و همدرین عالم اثر آن از سر و ریش وی ظاهر است و بسی مردم تنگ [غلظ ۱۲] مبتلای
این چیزها اند و فرمود که پیری آخرت جوانی است بهر وجهیکه در جوانی میگذرد
در روزگار پیری اثر آن در بشره ایشان ظاهر میشود روزی ابو الفضولی که دم
از زهد و تقوی میزد بمجلس ایشان آمده بود طعام آوردند اتفاقاً نمکدان حاضر
نبود وی خادمان را گفت نمکدان بیاورید تا ابتدا بنمک کنیم ایشان بسبیل
طیبت فرمودند که نان نمک دارد پس بطعام خوردن مشغول شدند درین اثنا
کسی را دید که نان بیکدست شکست بآنکس تعرض نمود و گفت نان بیکدست
شکستن مکروه است ایشان فرمودند که بوقت طعام خوردن در دست و طعام مردم
نگریستن از آن مکروه تر است وی ساکت شد بعد از زمانی باز بسخن آمد و گفت در وقت
طعام خوردن سخن گفتن سنت است ایشان گفتند بر گفتن مکروه تر است دیگر تا آخر مجلس

خاموش

خاموش بود و روزی کسی از ایشان التماس نمود که مرا تعلیمی فرمایند که بقیة العمر بدان
مشغول باشم فرمود که کسی از حضرت مخدوم ما مولانا سعد الدین کاشغری قدس سره
همین التماس کرد ایشان دست مبارک بر پهلوی چپ نهادند و اشارت بقلب
صنوبری کردند و فرمودند که باین مشغول باشید که کار همین است یعنی وقوف قلبی
را لازم گیرید و متضمن این معنی است این رباعی که فرموده اند رباعی ای خواجه
بکوی اهل دل منزل کن + در پهلوی اهل دل دلی حاصل کن + خواهی
بینی جمال معشوق ازل + آئینه تو دل است رو در دل کن مولانا عبد الغفور
قدس الله سره العزیز روزی در تحقیق جن در پیش او سخن رفت فرمود که
حضرت شیخ محی الدین عربی در بعضی از رسائل خود آورده است که اختلاف است
در آنکه ابو الجن ابلیس است یا غیر او و تحقیق آنست که وی غیر ابلیس بود و ابلیس
یکی از ایشان است و ابو الجن خنثی بوده است و هر دو ران خود را برهم می‌سود
فرزندان از آن تولد میکرد و چون ترکیب وجود ایشان از آتش و هواست هر دو
رکن خفیف است لاجرم در ایشان سخافتی است و خفتی بتخفیف که روح بآن منضم
شده باشد پس ایشان بغایت سبک و سریع السیر و کثیر الحرکة اند و ترکیب ایشان
بسیار سست است ولی بنیاد و باندک ایذای و آزاری یا گرانی و باری که از بنی آدم
و غیرهم بایشان میرسد از هم میریزند و هلاک می‌شوند و ازین جهت عمر ایشان
کوتاه می‌شود و چون جنیان بر کسی ظاهر شوند بصورت متمثل زود بگریزند و از نظر
وی غائب شوند و حضرت شیخ قدس سره فرموده اند که طریق حبس ایشان
بر وجهیکه از نظر نتوانند گریخت آنست که نظر بر صورت ایشان دوزند و بهیچ طرف

از زمین و لیسار ننگرند تا نظر کسی بر صورت ایشان دوخته باشد هیچ وجه از نظر او غائب نتواند شد و مثل محبوسی بر جاے خود بماند و لهذا کارها و حرکتها کنند و تسویلات و تخیلات نمایند تا باشد که ناظر بآن توجه کند و نظر او از ایشان منصرف گردد و ایشان نتوانند گریخت و حضرت شیخ قدس سرہٗ فرموده اند که تعلیم حبس ایشان برین وجه شریف از الله است که بآن مرا الهم گردانیده و فرموده اند که در میان جن علم و دانش کم بود و ادراکات ایشان در امور معنوی بغایت قاصر بود خصوصاً در معرفت الله و اکثر ایشان بلید و بلی فهم باشند و از اختلاط و صحبت ایشان فائده چندان نبود بلکه صحبت ایشان ضرر کند و صفت کبر در نهاد آدمی از صحبت ایشان حاصل شود زیرا که ایشان مرکب از جزء ناری و هواے اند و جزء ناری در ترکیب ایشان غالب است و از خواص نار است کبر و سرکشی و فرموده اند که دریا با نهای گردبادی که می باشد بعضے از مضاربه و محاربه ایشان است و میان گروها ایشانند که با یک دیگر در جنگ و جدال اند و میان ایشان آشوب و فتنه و مجادله و محاربه بسیاری باشد بواسطهٔ همان تکبر و تجبر که لازم ذات ایشان است چون یکے از ایشان وفات کند منتقل می شود ببرزخ و وی را امکان مراجعت به نشاء دنیوی نباشد و مقام وی برزخ بود تا وقتیکه حشر ابدالآباد قائم شود و جمعیکه از ایشان دوزخی باشند مستحق تعذیب در جهنم ایشان را بزمهریر عقوبت کنند چون از آتش چندان متاثر نمی شوند و اگر چه از آتش دوزخ میشاید که معذب و معاقب شوند و چون آن آتش مراتب از آتش عنصری گرم تر و سوزان تر است و در باب خواطر شیطانی و نفسانی مے فرمودند که

حضرت

حضرت شیخ در فتوحات آورده اند که شیطان دو است یکی صوری و دیگر معنوی شیطان صوری ابلیس است وی گاهے امر حقانی القا کند و در خاطر کسے افگند تا شیطان معنوی که نفس است دران تصرف کند و آن را از امور باطله گرداند و گاه گاه شیطان معنوی کارها کند که شیطان صوری نتواند کرد مثلاً شیطان صوری القای سنت حسنه کرد در دل کسی و آن از امور خفیه است زیرا که در حدیث واقع است که هر که سنت حسنه پیدا کند هر که تا قیامت بران سنت عمل کند ویرا از ثواب آن بهره باشد پس شیطان معنوی دران ملقی تصرف کرد و ویرا بران داشت که تا احادیث بنام حضرت صلی الله علیه وسلم وضع کرده و آن را سنت حسنه نام نهاد تا مردم به آن عمل کنند تا وی را در آن اجری بود و از ان حدیث غافل ماند که هر که دروغ بر پیغمبر صلے الله علیه وسلم وضع کرد جای او آتش است معنی دیگر هم شیخ قدس سرہٗ فرمودند که شیطان صوری مثلاً تلاوت قرآن را باواز بلند در دلے القا کرد و این امر حقانی است پس شیطان معنوی استماع غیر را بآن منضم ساخت تا او را تائی گویند و او را بریا و سمعه باطل گرداند مثل این امور بسیار است صاحب کتاب حق الیقین در بیان عبادت اضطراری و اختیاری فرموده که آنچنانکه نفس ادراک معرفت موجب عبادت اضطراری و رحمت عام است ادراک ادراک که علم است مستلزم عبادت اختیاری و سیر و سلوک وی و رحمت خاص است در شرح لمعات فرموده اند که ادراک را معرفت گفت بنابر اصطلاحی و مراد ازین ادراک بسیط است چه حق سبحانه تعالے مدرکه را بر وجهی آفریده که بحسب فطرت واجب وجود حق تعالی است بی شعور بآن و این وجدان بحسب فطرت او را حاصل است

زیراکه هر چیزی از موجودات که مدرکه آنرا دریابد اول وجود را دریافته است
بعد ازان آنچیز را پس وجود بشابه نور است که اول وی مدرک شود بادراک
بصر آنگاه اشیاء محسوسه و چون مدرکه بحسب فطرت واجد وجود حق سبحانه است
پس متاثر است از آثار وجود و لوازم آن بر وجه اضطرار و این تاثر انقیاد
و تذللی است که وی را بالنسبت بوجود حق تعالی واقع است که اگر خواهد و اگر نه متاثر
شده و قبول وجود خارجی و لوازم آن کرده و نفس این انقیاد و تذلل حقیقت
عبادت است که بحسب حال او را حاصل است پس عبادتی هست وی را
اضطراری بحسب حال و این ادراک بسیط موجب ظهور رحمت عام است
که عبارت از فیض وجود آنست که منبسط است بر مدرکه و سایر موجودات ملقب
است بنفس الرحمن و ادراک ادراک را علم گفت بنابر اصطلاحی یعنی چون ادراک
کرد این معنی را که مدرکه او واجد وجود حق تعالی است و منقاد و مستسلم او بحسب واقع
و بحسب حال اینجا خواست صفت ارادی او مطابق صفت واقع حال باشد
پس عبادت حق سبحانه و تعالی در قبول اوامر و نواهی او بحسب ظاهر اختیار کرد تا
ظاهر او مطابق باطن و حال ارادت او موافق واقع گردد و این ادراک مرکب است
که موجب عروج بر مراتب عالیه و سیر و سلوک و رحمت خاص است که رحمت رحیمی
است قوله تعالی ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون و درین مقام تطبیق وی درست
می افتد چه باعتبار عبادت اضطراری و چه باعتبار عبادت اختیاری و اکابر
گفته اند که سر در عبادت آنست که این عبادت اختیاری مطابق شود بآن عبادت
اضطراری که مدرکه را همیشه بحسب انقیاد و تذلل حاصل است و ارادت مطابق شود

بحال

بحال واقع و در تعذیب جاودانی کفار و اختلاف اکابر دران مشهور بوده اند که
بعضی سوال کرده اند که مقتضای عدل و حکمت آنست که گناه متناهی را عذاب
متناهی باشد پس از چیست که کفر متناهی را عذاب نامتناهی است امام غزالی قدس
سره فرموده اند در جواب ازین سوال که قدر جزای اعمال حق سبحانه تعالی میداند و
ادراک این معنی فوق دریافت ناقص است پس جزائیکه مماثل کفر باشد در نشار جاودانی
خواهد بود و بر حقیقت و سر جزای اعمال جز حق سبحانه را اطلاعی نیست و بعض دیگر
گفته اند که چون قصد و نیت کفار آنست که همیشه بر کفر باشند پس دران مقدار
نیز جزای ایشان همیشه باشد اما آنها که بعذاب جاودانی قائل نیستند میگویند
که کفر جهل است عارضی و جبلی و ملائم مزاج روح نیست بلکه مناسب مزاج
روح و ادراک وی امور حقیقیه است و صفت جهل آخر مرتفع میشود و در چند موضع
از کلمات قدسیه ایشان که بعضی مخادیم جمع کرده اند و عده می بود و بخدمت مولوی
استادی عرض کرده می شد در جواب آن می شنود و بعضی ازان انیست که در ضمن
شش رشحه ایراد می‌یابد رشحه حضرت ایشان فرموده اند آنچه از مردم واقع میشود
اگر در شریعت آن را حدی و تعزیری مقرر نیست ازان نمی باید رنجید زیراکه آن
باقدار و تمکین و خلق حق سبحانه موجود شده است در معنی این سخن فرموده اند که اگرچه
هر فعلی خواه حد شرعی متوجه شود و خواه نشود ازین قبیل است که باقدار و تمکین
و خلق حق سبحانه موجود شده است لیکن مراد آنست که درین قسم مذکور شد نظر
بر حقیقت قضا و قدر میباید داشت تا جنگ و آشوب نشود و در آن صورت دیگر
نظر باحکام شریعت میباید کرد تا سلسله امور این عالم بر انتظام خود بماند و اهانت

بشرع شریف راه نیابد در آنصورت رنجیدن و جنگ و آشوب کردن موجب
رضای حق سبحانه و خوشنودی رسول وی است صلی الله علیه وسلم و در ضمن آن
جنگ و آشوب نیز فائده صورةً و معنیً مندرج است و اہمال و امہال در آن
جز الحاد و زندقه هیچ نیست رشحه در شرح این سخن که حضرت ایشان فرموده اند
که بدیدهٔ قضا و قدر نظر می باید کرد و همه کس را تمثل امر تکوینی باید دید تا جنگ
نشود می فرمودند که یعنی تمثل آن چیزی بامر تکوینی حاصل شده باشد و این اضافت
است باونی ملابسه و امر تکوینی امر بیواسطه را گویند یعنی در حصول آن امر
احتیاج بوسایط بسیار و امتداد زمان نیست رشحه در معنی این سخن که حضرت ایشان
فرموده اند که اراده وجه باقی مسمر است می فرمودند یعنی اراده حصه وجودی که
موجود را حاصل است و آئینه وجود مطلق اوست مسخر همان حصه است باین معنی که
سالک بران حصه غالب میتواند شد و وی را آئینه جمال مطلق میتوان گردانید
فرمودند که معنی دیگر هم بخاطر می آید که از ارادت وجه باقی توجه بوجه خاص گرفته اند
و چون نتیجه این توجه افنای غیر است و اثبات حق سبحانه تعالی پس آنجا که حق سبحانه
مثبت بود همه اشیا مسخر باشد و در آنحال حق سبحانه از باطن این ارادت مسخر
اشیا بود رشحه در معنی این سخن که حضرت ایشان فرموده اند که در فتوحات
مذکور است که سر ظهور عالم معلوم نمی شود الّا بمجاهدات کثیره و ریاضات عظیمه
لیصبحها الصم می فرمودند که از لیصبحها الصم مراد آنست که مرمی قصد و همت او ذوات
حق سبحانه باشد و تا همت موجود نشود و صاحب این همت مجاهدات کثیره و ریاضات
عظیمه بر خود نگیرد سر ظهور عالم که از جمله اسرار غامضه است بر وی منکشف نشود مجرد

این همت بی اتحاد مجاهده و ریاضت یا مجرد مجاهده و ریاضت بی تحصیل این همت
هیچ فائده و نتیجه ندهد رشحه در معنی این سخن که حضرت ایشان فرموده اند که بعضی
عارفان را قدرت آن داده اند که هرچه خواهند خلق کنند و فرق میان مخلوق حق
و مخلوق عارف آنست که مخلوق عارف باقی است مادامیکه آنرا در حضرتی از حضرات
اثبات کنند می فرمودند که لازم نیست که عارف متوجه مخلوق خود بتوجه حسی شهادی
بلکه اگر در حضرت مثال متوجه صورت مثالی وی بود کافی است در ابقای
وجود خارجی آن موجود شهادی پس مادام که آن توجه از عارف باقی است بآن
موجود شهادی در حضرت مثال یا حضرت شهادت آن موجود نیز باقیست در حضرت
شهادت و هرگاه که آن توجه منقطع گردد آن موجود فی الحال معدوم صرف شود
رشحه درین سخن که حضرت ایشان فرموده اند که شیخ بهاؤ الدین عمر قدس سره چندگاه
بر اسپی سفید سوار می شدند از بعضی محرمان ایشان سبب آن پرسیده شد وی
گفت اختیار اسپ سفید از جهت آن است که در بعضی تجلیات صوری چنین مشهود حضرت
شده است میفرمودند که خصوصیت هر صورتی نسبت ارباب مشاهدات و مکاشفات
بنا بر اختلاف استعدادات و اختلاف معانی و حقایقی است که در صور اشیاء
بر ایشان منکشف می شود مثلاً موسی را علیه السلام تجلی صوری در لباس درختی که در
وادی ایمن بود واقع شد و حضرت رسالت را صلی الله علیه وسلم در صورت جوان
مخطط وی نمود چنانچه بعضی احادیث بآن ناطق شده انتهی کلامه پوشیده نماند که
حضرت شیخ محی الدین عربی قدس سره در بعضی از مولفات خود نوشته که رایت
ربّی علی صورة الفرس و حضرت شیخ رکن الدین علاء الدوله قدس سره در بعضی

کی

از مصنفات خود نوشته و در شرح این سخن فرموده اند که سالکان حق را تجلیات
صوری می بینند و آن با آثار نسبت دارد و تجلیات معنوی می بینند و آن بصفات نسبت
دارد و تجلیات ذوقی می بینند و آن بذات نسبت دارد و تجلیات صوری که با آثار
نسبت دارد حق تعالی در صورت جمیع اشیا بر بنده تجلی میکند از مفردات عنصریات
و معادن و نباتات و حیوانات و افراد انسان چون در یکی از موالید ثلثه تجلی کند و قتیکه
تجلی ازان مرتبه دیگر که فوق اوست خواهد پیوست در افق آن مولود تجلی کند بعد
ازان بدیگر مولود تجلی کند بعد ازان بدیگر مولود که فوق اوست خواهد کند همچنانکه هرگاه
تجلی کند از معادن و قتیکه به نباتات خواهد پیوست در صورت مرجان که آن افق
معادن است تجلی کند چه وی اقرب معادن است بمرتبه نباتات که در و نشاء و نمو
است و هرگاه که از نباتات بحیوان خواهد پیوست در صورت نخل تجلی کند که افق نبات
است و اقرب نباتات است بمرتبه حیوان که بعضی از خواص حیوانات در وی بود
که اگر سرش از تنه بردارند خشک شود و تلقیح نیز مخصوص اوست که تا شاخی از درخت
نر بر درخت ماده نزنند بار نگیرد و این نیز از خواص حیوانات است تا نر بماده نپیوندد
ماده بار نگیرد و هرگاه که از حیوان بانسان خواهد پیوست در صورت فرس تجلی کند که
افق حیوان است و اقرب حیوانات است بانسان از جهت شعور و زیرکی و صورت
دیگر فوق افق انسان نباشد در تجلیات صوری نمایش آنکه بنهایت هر تجلی صوری
در مرتبه انسان آن بود که حق سبحانه تعالی بصورت صاحب تجلی بر وی متجلی شود و سالک
را منزلة القدم صعب تر ازین نبود که حق تعالی بوی تجلی کند هم بصورت او چنانکه سالک
دران تجلی غیر خود کسی دیگر نه بیند هرچند نظر کند همه خود را بیند و کل موجودات را

محاط خود یابد و بعضی سبحانی ما اعظم شانی و انا الحق و لیس فی جبتی سوی الله و هل فی الدارین
غیری و امثال آن همه ازین تجلی رو نماید و بسیاری اهل کشف را که قدم لغزیده
درین تجلی صوری بوده تا چنین جرأتها نموده اند و حکما را منزلة القدم در تجلی
معنوی بوده که روی از متابعت انبیا علیهم السلام گردانیده اند و به مدرکات
معنوی خود مغرور گشته در بادیه ضلالت هلاک شده اند چون اولیا بیمن متابعت
پیغمبر صلی الله علیه و آله وسلم محفوظ اند اگر در غلبات سکر از ایشان سهوی در وجود
آمده در حال صحو ازان توبه کرده اند لاجرم حق سبحانه ایشانرا از منازل تجلیات
صوری و نوری و معنوی عبور داده و بتجلیات ذوقی ذاتی رسانیده و از منزلة الاقدام
رهانیده و سر ایشان را بنعیم مقیم تجلی ذات رفیع الدرجات واصل گردانیده و ذلک
فضل الله یؤتیه من یشاء والله ذو الفضل العظیم و می فرمودند در بیان وجود
باری تعالی و نسبت معیت وی باشیا که وجود ممکن غیر حقیقت اوست و عارض
حقیقت او مثلاً زید متصور در ذهن حقیقی است که این وجود خارجی عارض آن
حقیقت شده و منضم بوی گشته و آن حقیقت بواسطه این ضمیمه مبدء آثار شده
پس بحقیقت این وجود عارضی مبدء آثار باشد چه از وجود تعبیر بچیزی میکنند که مبدء
آثار باشد و وجود واجب عین حقیقت اوست بخلاف وجود ممکن پس آن حقیقت
بخود مبدء آثار است بی انضمام هیچ شی بوی و اختلاف است حکما و صوفیه را که
آن وجودیکه مبدء آثار موجودات شده چه وجود است شیخ رکن الدین علاء الدوله
و قلیلی از صوفیه و اکثر حکما و متکلمین برآنند که آن صفتی است از صفات حق سبحانه تعالی
که افاضه وجود کرده بر موجودات و آن امری است بنفس وجودی و وجود عام و نفس الرحمن

وغیر آن و حضرت شیخ محی الدین عربی و اتباع ایشان و اکثر صوفیه محققین از متقدمین و متاخرین و قلیلے از علماے و متکلمین بر آنند که آن وجودے که مبدء آثار شده هم وجود حق است سبحانه که عین حقیقت وجود است لا غیر پس همه ممکنات موجود بوجود واجب اند یعنی ذات را با اشیاء علاقه معیتے واقع است که آن معیت مجهول الکیفیت است و هیچ احدی از ارباب تحقیق از انبیاء و اولیاء و حکمای بسر آن معیت و حقیقت وی پی نبرده تمثیل آنکه بعضے از افراد انسان مطلع شده اند بر سر معیت بقدر استعداد و قابلیت خود و تمثیلیکه مشابه این علاقه است که بقدرے مناسبتی دارد نه آنکه فی الواقع چنان باشد نسبت عارض است بمعروض فقیر بعد از وفات ایشان بچند روز شبے ایشانرا بخواب دیده پرسید که مخدوم ما چون بدار آخرت نقل کردند از سر توحید وجودی و نسبت معیت وی با اشیا که حضرت شیخ محی الدین عربی در آن سخن کرده اند و غلو نموده اند شما را چه معلوم شده فرمودند که چون باین عالم آمدم مرا با حضرت شیخ ملاقات واقع شد و از ایشان سر این مسئله پرسیدم فرمودند که سخن همان است که نوشته ایم باز آن فقیر پرسید که آیا در عالم آخرت عشق و عاشقی و تعلق خاطر بمظاهر جمیله میباشد فرمودند که چه میگوئی که مذاق عاشقی آنست که اینجا هست زیرا که حسن عالم اجسام که از ترکیب اجزاء مختلفه حاصل میشود زود متغیر و متبدل میگردد و بواسطه ضدیت آن اجزاء با یکدیگر و بدان سبب عشق زائل گردد و تعلق خاطر نماند اما حسن هاے این عالم که از جمیع بسائط حاصل شده قابل فنا و زوال نیست و هرگز تغیر و تبدل نمی پذیرد چه میان اجزاء آن ضدیت و مخالفت نیست لاجرم اینجا همه عشق و عاشقی بر قرار است

غایتش آنکه در ابتداء انقطاع روح از بدن بواسطه علاقه والفتی که روح را با بدن میباشد دو سه روزی تشویشی بجوهر روح راه می یابد اما چون صاف و پاک میشود باز همچنان بر سر مذاق و عاشقی می آید چون ایشان این سخنان فرمودند آن فقیر گفته که آنچه شما فرموده اید از جمله اسرار آخرت است و مے گویند که اموات ماذون نیستند بافشای اسرار آخرت این چگونه است گفتند که این سخنی است واهی که عوام گویند و اصلی ندارد که مردم در واقعات بسیار پیغمبر را صلی الله علیه وسلم و کبرای اهل امت را دیده اند و از ایشان غرائب و عجائب عالم آخرت معلوم کرده اند و اگر افشای اسرار آخرت جائز نبودی قرآن و حدیث بآن ناطق نبودی بار دیگر در همان ایام آن فقیر بخواب دیده که خدمت مولوی بیمار اند بخاطرش گذشته که آیا درین چه سر است که دوستان او سبحانه اکثر اوقات به آفات و بلیات مبتلا میباشند فرموده سرش آنست که امراض و ریاضات موجب تنقیه دماغ و تصفیه قواے دماغ است و چون دماغ تنقیه می یابد هر آئینه متعلق بقوت دماغی میشود آن نور مطلق بسیط که محیط جمله موجودات است و مقصود همه کونات ست و ظهور این معنی مخصوص نیست ببعضی دون بعضے بلکه من و تو هر فردے از افراد انسانی را که این تنقیه و تصفیه دست دهد آن نور مطلق بقوت دماغی وے متعلق میباشد

مولانا علاء الدین آبیری

مولانا علاء الدین آبیری قدس سره می گفت که طالب را سه چیز لازم است که از آن گریز نیست اول دوام وضو دوم حفظ نسبت سوم احتیاط در لقمه وے فرمودند که اکابر در معنی لا اله الا الله گفته اند که ذاکر در مراتب سلوک خود گاهے لا معبود الا الله گوید و گاهے لا موجود الا الله پیش از شروع در سیر الا الله

چون لا اله الا الله گوید باید که لا معبود الا الله اندیشد و از سیر لا اله الا الله چون الا الله
گوید باید که لا مقصود الا الله اندیشد و تا سیر اسم الله منتهی نشود و قدم در سیر فی الله
ننهد لا موجود الا الله اندیشیدن کفر است و می فرمودند که هر طالبے که سنت را
بر خود فرض نگرداند از نقصان دین اوست بعضے سنتها بر حضرت صلے الله علیه
وسلم فرض بود و تهجد بر نافلة لک اشارت باین است از التزام سنن و آداب
شرعی کما ینبغی ناگزیر است و همه سعادتهاے ظاهری و باطنی بر آن موقوف
می فرمودند که این فهم نیز نے حصول نسبت نه بکار میشود نه بیکار بکار نمے شود
اگر نا قابل است و بیکار نمے شود اگر قابل است و می فرمودند که هر طالبے
بتندی کر کاری نیکو کند و کسی او را استحسان نماید و آن استحسان نفس او را
خوش آید علامت این خوش آمدن نفس مر طالب را کم از آن نیست که با ذی رحم
محرم زنا کند و می فرمودند که این کار که آدمی را افتاده است هیچ موجودے
را نیفتاده است از طاعات رسمی و عبادات عادتی هیچ کار نه کشاید میان را
در بندگی چست میباید بستن و در گفتن و نگریستن و خوردن احتیاط بلیغ باید کردن
و می فرمودند که درین طریق باید که هیچ چیز ملحوظ طالب نبود نه دنیا نه آخرت
نه نفس خود پس اگر چنین باشد علامت آن است که او را براے شناخت خود
آفریده اند و اگر نه براے بهشت آفریده اند یا براے دوزخ می فرمودند
که هر که درین عالم از خود خلاص نشد بعد از خرابی بدن روح او در تحت فلک
قمر مے ماند ع هر کرا در خاک غیرت پاسے در گل مانده ماند * واین سخن شیخ
محی الدین عربی است گفته اند هر که در تحت فلک قمر ماند من این سخن را بحضرت

مولانا عبد الرحمن جامی گفتم و اظهار ملال کردم که این تخته پیش من بغایت مشکل
است که شیخ فرموده اند و حال آنکه اکثر مومنان از خود خلاص ناشده مے میرند
حضرت مولانا قدس سره فرمودند هر که بجد الایمان آورده او در رخنه در فلک اما تحقیق
که عاقبت از آن رخنه بیرون خواهد جست و می فرمودند که کمال مسلمانی در تسلیم و تفویض
است اگر صاحب تسلیم را مثل ابلیس طوق لعنت در گردن افگند باید که چنان از فعل
حق سبحانه راضی باشد که مومن از ایمان خود و بنده صادق از قضاے حق یعنی
است نه از فعل خود و میفرمودند چون مکروہے برو برسد اگر بنده خود است او را
تفاوت کند و اگر بنده خدا است تفاوت نکند بیت اگر از درد شوی گشته مبرا و دا
لاف وحدت زده سرکش از آزارش * نفع و ضرر گر تفاوت می کند * تنگری باش
که او دبت نیکند * و می فرمودند که اصل مسئله این ست که هر کرا عشق شور انگیز نیست
این کار برو حرام است * و می فرمودند که در طریق خواجگان قدس سرهم هوش در دم
اصل اعظم است اگر دمی بغفلت گذرد آن را گناه بزرگ دانند تا حدی که بعضی کفر شمرند
و شیخ عطار تائید این قول میکند آنجا که میفرماید بیت هر آن کو غافل از حق یکزمان است
در آن دم کافر است اما نهان است * اگر آن غافلی پیوسته بودے * در اسلام
بر وی بسته بودی * و می فرمودند که همچنان که عوام را از معصیت اجتناب واجب است
خواص را از غفلت احتراز لازم است که مولانا ابو یزید نورانی علیه الرحمة مے گفتند
همچنانکه عوام بمعصیت مواخذ میشوند خواص بغفلت معاتب می گردند بیت یا مکن
با پیلبانان دوستی * یا بنا کن خانه در خورد پیل * یا مکن نشین یا ازرق پیرهن *
یا مکش بر خانمان انگشت نیل * و می فرمودند جمعیکه بهم می نشینند هر که ام که در طور

خود راسخ ترانه دیگران را بخود میکشند چه حکم غالب راست همچو تکیه تراز و که هر کدام
گران تر است دیگری را از جا بر میکند و بخود میکشد پس همت چنان باید که اگر
همه عالم باین کس اقتدا کنند همه را بطور خود کشد و رنگ خود دهد انتهی کلامه راقم
این حروف یعنی علی بن حسین الواعظ الکاشفی موید این سخن بخط مبارک حضرت
ایشان بر ظهر کتابی نوشته دید این کلمات قدسیه را که کمال سلطنت و سلطانی
آنکه بنصرت خود تمام رعایا و خواص خود را کسوت خود پوشاند چنانکه نظر او بهر که
افتد جز خود را نه بیند کمال بندگان او در آنکه از خود بتمامی تهی شوند و در خود غیر آنچه
در ایشان از بادشاه است نه بینند و ندانند که از نا دیدن و نا دانستن نیز تهی شوند
اذا تم فقرهم فلاهم الا انا و می فرمودند که نعره زدن علامت غفلت است زیرا که
وقتی زند که معنی حاضر نشود و اگر همیشه حاضر باشد هیچ نعره نزند بلکه حضور و آگاهی　شود
موجب فنا و بی شوری است درین مقام نعره زدن نباشد کسیکه نعره زند
حکم چوب تر دارد که در میان آتش افتاده تا نمی باقیست آواز میکند و دود می آرد
بیت کف مکن و سبر مردی سر گشای دیگ را + نیک بجوش و صبر کن زانکه همی تراشمت
بیت زاول که مرا عشق نگارم بر بود + همسایه بشب ز ناله من نغنود + کم گشت
مرا ناله چو عشقم بفزود + چون هیمه همه بسوخت کم گردد دود + و می فرمودند
که خواجه بزرگ قدس سره در معنی الکاسب حبیب الله گفته مراد کسب
رضا است یعنی این سخن آنست که بنده باید که کسب کند این معنی را که راضی
باشد بهر چه حق سبحانه کند و حصول این معنی بحقیقت وقتی میسر شود که بنده
متحقق گردد به قضای حقیقی و می فرمودند که عوام خدا را بخلق شناسند و خواص　بقضای
بهم

خلق را بخدا چون از ان طرف دری بر روی خواص کشاده شود ایشان را چیزی
معلوم گردد که دانند و بینند که همه خلق رو در آن در آورده اند روزی این حدیث
خواندند که افضل ایمان المرء ان یعلم ان الله معه حیث کان گفتند همین تعلیم کافیست
اگر کسی ادراک دارد بیت یار با تست هر کجا هستی + جای دیگر چه خواهی ای لب
او باش + با تو در زیر یک گلیم است او + پس بروای حریف و خود را باش +
میفرمودند که روزی درین فکر افتادم که ایمان شهودی آیا از احوال ظاهر است
یا از احوال باطن شنیدم از آینده که گفت که نسبت به بنده از احوال باطن است
و نسبت بحق از امور ظاهر زیرا که بنده درینحال بحقیقت باطن خود میسر شد حق سبحانه
باسم و صفت آن ظاهر و تجلی میکند روزی این رباعی خواندند که از خواجه ابوالوفای
خوارزمی است رباعی چون بعض ظهورات حق آمد باطل + پس منکر باطل نشود
جز جاهل + در کل وجود هر که جز حق بیند + باشد ز حقیقت الحقائق غافل +
و فرمودند که چهل سال است که بمضمون این رباعی ایمان آورده ام و شبی در اوان
جوانی بداعیه فسادی از خانه بیرون آمدم و در زه ما عسسی بود و بغایت شریر و
بدنفس که بشرارت نفس او کسی نمیدانستم و همه اهل دیه از وی می ترسیدند در آن
دل شب دیدم که جای در کمین ایستاده است چون او را دیدم از وی ترسیدم
و ترک آن فساد کردم و در آن محل دانستم که تدبیر درین کار رخنه نیک در کار
بوده است و آن بزرگ از وی تحقیق فرموده است شعر لا تنکر الباطل فی طوره
فانه من بعض ظهوراته + انتهی کلامه و این شعر شیخ ابومدین مغربی است و بعض
ابیات دیگرش اینست بیت واعطِ منک بمقداره حتی یوفی حق اثباته +

فالحق قد یظهر فی صورة ؛ نیکره الجهال فی ذاته ؛ و نیز فرمودند که اگر میان آنکس که لقمهٔ حلوا در دهان تو می نهد و میان آنکس که سیلی بر قفای تو میزند فرق کنی علامت نقصان تست در توحید و می فرمودند که روزی از حضرت مولانا نورالدین عبدالرحمن جامی پرسیدم که در دعوات ماثوره آمده است اللهم اشغلنا بک عن سواک چون غیر و سوا نیست پس این دعا چه معنی دارد فرمودند که کاف خطاب اشارت بنفس ذات است یعنی ما را مشغول ساز بذات از غیر ذات که صفات و افعال است یعنی ما را بشهود ذاتی از تجلیات اسمائی و صفاتی و افعالی خلاص گردان و نیز فرمودند که حسین بن منصور که انا الحق گفت حقیقت خود را می گفت و فرعون که انا ربکم می گفت صورت خود را می گفت اگر او نیز حقیقت خود را بشناختی این انا گفتن از وی مقبول بودی و می فرمودند که شبی امرے غلبه کرده بود که روی خود را بر زمین و دیوار و سنگ و کلوخ می مالیدم و فریاد و بیطاقتی میکردم پس گفتند هر ذره از ذرات وجود خالی است بر رخسار محبوب که حسن او را می افزاید شعر هر گرا ذره ز وجود بود ؛ پیش هر ذره وی سجود بود ؛ مولانا شمس الدین محمد روجی قدس سره فرمودند که از حافظ کاشغری که از ملازمان مجلس خواجه محمد پارسا بسیار کرده بود شنیدم که گفت روزی در مبادی احوال پیش حضرت خواجه نشسته بودم ایشان سکوت کرده بودند و آن سکوت امتداد تمام یافت آخر گفتم اے خواجه سخنی فرمائید که از ان فائده گیرم و بهره برم فرمودند که هر که از خاموشی بهره نیابد از سخن ما نیز بهره نخواهد یافت ؛ هم از حافظ مسطور نقل کرده اند که گفت روزے حضرت خواجه این بیت خواندند بیت بحیلت بهر صنعت که میسر شود بکن جهدے ؛ که خویش را بسر کوئے آن نگار کشی ؛

ولفظ

ولفظ کشی را بالفتح کاف خواندند و بار دوم بیت را تکرار کردند که خویش را بسر کوے آن نگار کشی و لفظ کشی را این بار بالضم کاف خواندند و می فرمودند که روزے خواجه شمس الدین محمد کوسوی قدس سره می گفتند که باز صفت میباید بود که یک پرواز کرد اگر صیدی به چنگش افتاد خوش والا قرار گرفت و مامی گوئیم بلکه همای صفت میباید بود که آن یک پرواز هم نکند و بغیر سوده استخوانی قناعت کند و نیز فرمودند که مردم از غایت کسالت می گویند که فردا کاری کنیم هیچ نمی اندیشند که امروز فردای دیروز است درین روزگار چه میسازند که فردا خواهند ساخت مضمون این سخن که فرموده درین قطعه نظم کرده شد قطعه مکن در کارها تاخیر بسیار ؛ که در تاخیر آفتهاست جانسوز ؛ بفردا افگنی امروز کارت ؛ ز کند بهائے طبل حیله آموز ؛ قیاس امروز گیر از حال فردا ؛ که هست امروز تو فردائے دیروز ؛ و می فرمودند که خدمت مولانائے جامی گفتند که در سمرقند دلم بگرفت بحصار رفتم آنجا نیز ملول شدم زیرا که در ان سفر نسبت اینی از خود باز یافتم روزے در راهی میرفتم شخصے مرا پیش آمد و این بیت بر من خواند بیت با عاشقان نشین و همه عاشقی گزین ؛ با هر که نیست عاشق هرگز مشو قرین ؛ پس آن شخص گفت ای جوان بیت از من یاد گیر و مضمون این کار کن تا سفر آسوده باشد گفتم الحمد لله که درین سفر غنیمتی کلی یافتم این بیت یاد گرفتم و برگشتم و نیز فرمودند هر که باین بیت عامل شود بسعادتی رسد که هرگز دیرا شقاوت در نیابد و نیز فرمودند که روزے مولانا مجتبی واعظ در سن نود سالگی پیش حضرت مولانای ما آمده بود و به نیازمندی بسیار می گفت همتی دارید که حق تعالی مرا توجهی راست بجانب خود کرامت فرماید

در آن مجلس ما بباطن برو اعتراض کردیم که پیرے صوفی بعد از نود سال بزاری
دنیاز توجه براست می طلبد اکنون که پیر شده ایم ما را معلوم می شود که حق بجانب آن
پیر فقیر بوده است زیراکه توجه راست آن ست که قبلۂ سالک ذات بحت باشد و
از توجه باسماء و صفات خلاص باشد و این لغایت صعب و دشوار است و در آخر
میفرموده که این سال باشد که قدرت بر غفلت نمانده است اگر خواهم که زمانی خود را
غافل گردانم هرگز قادر نیستم بعد از ان این بیت از غزل خسرو خواندند بیت بجان تو
که فراموش نیستی نفسے ؛ اگرچه میشدی اکنون نمی شوی چه کنم ؛ روزے در معنی خلوت
در انجمن بباطن با حق و بظاهر با خلق بودن سخنان فرمودند بعد از ان این بیت
خواندند بیت قصاب ؛ اگرچه که ما را بگشت زار ؛ هم میچریم در ده و هم بر کناره ایم
وے فرمودند که مثل من مرغابی است که بر روی بحر است اگر می خواهد سر باب فرو میبرد
اگر میخواهد بر روے بحر میرود درین سخن بیان تحقیق بمقام جمع الجمع کردند که حضرت شیخ
محی الدین عربی قدس سرہ گفته اند که بعض اولیاء بعد از ریاضت بسیار سیر ظهور
عالم کشف می شود و من دوش انمعنی را از حضرت سبحانه درخواستم امرے ظاهر
شد که قوت بشریت من طاقت احتمال آن نداشت نزدیک باین رسیدم
که وجود عنصری من از هم فرو ریزد و متلاشی گردد و روح از بدن مفارقت کند باز
مناجات درازی کردم تا حق سبحانه تعالی این معنی را پوشید و هنوز اثرے از ان
باقی است و این گفتگوی امروز من کلفتی یاجیر است و بخلاف معهود آن روز سخن بسیار
می گفتند و روزی می گفتند که اگر ما را اگذارند هرگز لب نکشائیم سخن گفتن بحسب ضرورت
است پس این دو بیت خواندند بیت عاشقان را چه روی با تو جز آنکه ؛ لب بدوزند

و در تو ننگرند ؛ بر در تو تیم نتوان بود ؛ حلقه می زنند و بی بیگذرند ؛ شیخ عمر
باغستانی قدس الله سرہ حضرت ایشان میفرمودند که حضرت شیخ عمر فرزند
بزرگوار خود خاوند طهور را می گفته اند که طهور تا مشو صوفی مشو و این مشو آن مشو
مسلمان شو و می فرمودند که کسی از راه دور پیش حضرت شیخ عمر قدس سرہ آمده بود که طریقه
گیرد فرمودند دران موضع که تو بودی مسجد بود گفته که بود پرسیدند که احکام مسلمانی
میدانی گفته که میدانم فرموده پس آمدن اینجا بفائده بوده است احکام عبادات
معلوم و عبادات معلوم باز گرد و مشغول باش ؛ میفرمودند که شیخ عمر قدس سرہ
فرمودند که دل مرید را از غیر خالی میکنم و ناظر بجناب احدیت میگردانم اینهمه میکنم اما من
میکنم ؛ شیخ خاوند طهور قدس سرہ حضرت ایشان میفرمودند که شیخ خاوند طهور
را در طریق صوفیه مصنفات است ؛ در یکی از رسالها خود نوشته اند توحید یگانه گردانیدن
تن است از شهوات برای عبادت و یگانه گردانیدن دل است از خطرات برای
عبودیت والالحق و احد است و توحید واحد محال کما قیل ما وحد الواحد من
واحد ؛ اذ کل من وحده جاحد ؛ و هم شیخ فرموده اند که توحید در شریعت حق را یکی گفتن
و یکی دانستن اما در طریقت جدا کردن دل است از غیر حق سبحانه و هم شیخ فرموده اند
که زو دل از دشمن بر دار دوست را طلبیدن چه حاجت است و ایشان را اشعار معارف
بسیار است و حضرت ایشان گاه گاه بعضے از آن معارف و لطائف چیزے
ازان می خواندند و از انجمله این ابیات است ابیات نگاهبان دو چشم است
چشم دلداری ؛ نگاهدار نظر از رخ دگر یاری ؛ بلا مباد که چشمش بچشم تو بیند ؛
درون چشم تو بیند خیال اغیاری ؛ کجاست در همه عالم خیابان سپیداری ؛ کنه باغی

نسـ
بروانه

بیخبرانش ادا کند زاری هاای بیخبر آن عشق مورزید که عیب است ٭ الا عجب الیکه
بس پرده غیب است ٭ شیر زاد بیشه عشقم قوی دهر کار زخودم کو حریفی من بیا
تا زور باز دبنگرد ٭ خواجه ابراهیم شاشی رحمة الله علیه حضرت ایشان
می فرمودند که خال من خواجه ابراهیم شاشی بر سر تعلیم من این بیت نوشته اند بیت
پیداست حال مردم رندان چنانکه هست ٭ خرم کسیکه فاش کند هر نهان که هست ٭
و نیز حضرت ایشان میفرمودند که خال من روزے گرد گورستان جا کرده همگشت
و کیفیتے داشت و بدرد دل این بیت میخواند و میگریست بیت فراق دوست
اگر اندک است اندک نیست ٭ درون دیده اگر نیم موست بسیار است ٭ و نیز
حضرت ایشان میفرمودند که از خال خود یاد دارم که این رباعی میخواندند رباعی
تا بنده ز خود فانی مطلق نشود ٭ توحید به نزد او محقق نشود ٭ توحید حلول نیست
نابودن تست ٭ ورنه بگزاف آدمی حق نشود حضرت شیخ عبیدالله احرار
قدس سره مے فرمودند وقتیکه در هری بودم سحرها بحمام پیر هری مے رفتم
و هر دم را خادمی میکردم گاه بودی که پانزده شانزده کس را خدمت کردمے
و درین خدمت امتیاز نمیکردم میان نیک و بد سیاه و سفید و آزاد و بنده گاه
چنان بود که در گرم خانه حمام پنج شش کس را خادمی میکردم و بعد از خدمت مردم
میگریختم تا کسے را دغدغه اجرت نشود و اگر شود مرا نیابد در آخر حیات می فرمودند
از بسکه در حمام اینچنین خدمتهای کردم از حرارت حمام کوفتی بطبیعت رسیده است
و ازین جهت حالا بحمام رغبت نمی شود و بحمام کم مے رفتند باین جهت و میفرمودند
که طریقه خواجگان قدس سرهم همت و خاطر معروف آن میباشد که مقتضای وقت

جمعیت ذکر و مراقبه دقتی است که در آن وقت خدمت نباشد که از آن راحتی
بمسلمانی رسد خدمتیکه سبب قبول دل هست بر ذکر و مراقبه مقدم است بعضی گمان دو اند
که اشتغال بنوافل عبادات از خدمت اوست ثمره خدمت محبت و تمکین در دلهاست
جبلت القلوب علی حب من احسن الیها یقین انیست هرگز ثمرات نوافل باثر و ثمره
نتیجه که محبت مؤمنین است برابر نخواهد بود و می فرمودند آنکه حضرت خواجه بهاؤالدین و
متابعان ایشان بآسانی خدمت کسی قبول نمیکنند از جهت آن ست که خدمت
و تواضع از جمله احسان است و حب محسن ضروری و لقدر محبت علاقه واقع چون
ایشان بتمامی مشغول اند بنفی خلق و نمیخواهند که ایشان را هیچ گونه علاقه بکشد بضرورت
سعی و اهتمام دارند که تا توانند خدمت کنند نه قبول خدمت و از کسی خدمت قبول
میکنند که در وی استعداد آن مییابند که روز بروز از طور و طریقه ایشان بهره مند
شود و علاقه او از عالم بسبب قبول و التفات خاطر ایشان کمتر گردد و عاملے از
جمعیت باطن او معمور و متوفر شود و می فرمودند که من این طریقه را از کتب صوفیه
نه گرفته ام بلکه از خدمت مردم گرفته ام نه آنکه مرا آموخته باشند تا خدمت را خاصیت
این است و میفرمودند هر کسے را از دری در آورده اند مرا از در خدمت در آورده اند
ازین جهت است خدمتے مرضی و مختار و محبوب من شد هرگه امیدوارے
دارم وی را خدمت میفرمایم و این بیت خواندند بیت همت ترا به کنگره کبریا کشد ٭
این سقف گاه را به ازین نردبان مخواه ٭ پس فرمودند که من همچنین مے خوانم که
خدمت ترا به کنگره کبریا کشد و روزی حضرت ایشان در معنی آیه کریمه انا اعطیناک
الکوثر میفرمودند که محققان در تفسیر این آیه چنین گفته اند که دادیم ترا کوثر یعنی شهود

احدیت در کثرت پس کسی که این مشهد مقام اوست هر آئینه هر ذره از ذرات
کائنات او را آئینه است که در آن جمال وجه باقی شاهده می کند اینچنین کسے را
که مسمی است بما سوا سبب مزید شهود و تجلی وجود باشد اسباب دنیوی چگونه حجاب
مقصود گردد و محجوبی او را چگونه صورت بندد و در معنی آیهٔ الحمد لله رب العالمین
می فرمودند که حمد را ابتدائی است و نهایتی بدایت حمد آن ست که در مقابلهٔ نعمتی
که به بنده داده اند حمد میگویند از برای آنکه میدانند که حمد نعمت را زیاده میگرداند و
نهایت حمد آنست که حق سبحانه مثلاً وی را قوتی داده که بآن قوت قیام بحق عبودیت
مینماید از نماز و روزه و زکوة و حج و امثال آن در مقابلهٔ اینچنین نعمتی که سبب
قرب و رضای حق سبحانه گشته است حمد میگوید بلکه نهایت حمد آن ست که بنده
داند که حامد از مظهر او غیر حق سبحانه نبوده است کمال بنده جز در آن نیست که داند
که او معدومی است که او را نه ذات است و نه صفتی و نه فعل باین اندیشه خود را
مسرور گرداند که او را مظهر صفات خود گردانیده اند و در معنی آیهٔ قلیل من عبادی الشکور
میفرمودند که شکور بحقیقت آنست که در نعمت مشاهدهٔ منعم کند و فرمودند که امام غزالی
قدس سره فرموده است که اگر از نعمت متلذذ شود منافی شکر نیست اگر متلذذ ازین جهت
باشد که سبب وصول میشود بحق سبحانه و در معنی آیهٔ فاعرض عن من تولی عن ذکرنا
میفرمودند که این آیت متناول دو معنی است یکی آنکه از ظاهر آیت مفهوم میشود که اعراض
کن از طائفه که از ذکر ما اعراض کرده اند که اهل جحود و غفلت اند و دیگر آنکه طائفه هستند که از
کمال استغراق و استهلاک در شهود مذکور وصفت ذکر از ایشان مرتفع شده است اگر فرضاً
ایشان را بذکر تکلیف کنند ذکر ایشان را مانع از شهود مذکور خواهد شد پس حضرت رسول علیه السلام

مامور

مامور شد بآنکه اعراض کنند از چنین طائفه که اعراض کرده اند از ذکر در شهود مذکور
مستغرق شده باین معنی که ایشان را اندک گفتن تکلیف نفرمایند و در معنی آیهٔ وکونوا مع الصادقین
میفرمودند که کینونت مع الصادقین را دو معنی است کینونتی بحسب صورت است و آن
آن ست که مجالست و مصاحبت را با اهل صدق لازم وقت خود گیرد تا بسبب
دوام صحبت ایشان باطن وی از انوار صفات و اخلاق ایشان منور شود و کینونت
بحسب معنی آنست که از رهگذر باطن طریق رابطه ورزد و نسبت بطائفه که استحقاق
واسطگی داشته باشد صحبت را حصر کند در آنکه همیشه بچشم ناظر باشد بلکه زبان سازد
که صحبتی دائمی شود از صورت بمعنی عبور کند تا همیشه واسطه در نظر باشد چون این معنی
را بر سبیل دوام رعایت کند تا دیرا با سر ایشان مناسبتی و اتحادی حاصل شود و
درین واسطه آنچه مقصود اصلی است حاصل حقیقت وی شود و نیز در معنی این آیت
میفرمودند که آنچه ازین امر واجب الامتثال مفهوم میشود اینست میباید که دل مرتبط
بیکی از صادقان باشد صادقان آن طائفه اند که هر چه مسمی بالغیر است از پیش بصیرت
ایشان برخاسته است و رمح صدق آن نیزه را گویند که آنچه نیزه را باید براستی در هر
داشته باشد آنچه حقیقت انسانی را باید که بآن متحلی باشد تا بدرجهٔ کمال خود رسیده باشد
غیر توجه راست بجانب حق سبحانه تعالی بر سبیل دوام هیچ نیست و در معنی همین آیت
فرموده بیت با عاشقان نشین و همه عاشقی گزین : با هر که نیست عاشق با او مشو
قرین : سه پیش استادی که او نحوی بود : جان شاگردش از و نحوی بود : باز استادی
که او محوی بود : جان شاگردش از محوی بود : آدمی را از ان سبب که استعداد تمام از
همنشینان حاصل است مامور بآن امر شده است که ام عمل یا کششی که از حق سبحانه تعالی بجز

صحبت این طائفه واقع شود مقاومت تواند کرد جذبة من جذبات الحق توازی
عمل الثقلین موید انیست و در معنی کلمه لا اله الا الله میفرمودند که بعضی اکابر ذکر لا اله الا الله
را ذکر عام گفته اند و ذکر الله را خاص و ذکر هو را ذکر خاص الخواص حالانکه ذکر لا اله
الا الله را ذکر خاص الخاص نیز تواند بود زیرا که تجلیات حق را سبحانه نهایت
نیست و در آن صورت هرگز تکرار متصور نی پس در هر آنی نفی صفتی میکنند و اثبات
صفتی پس ابد الآبدین از نفی و اثبات خلاص نباشد و نیز می فرمودند که معنی لا اله
الا الله مثل اینکه که الله اسم ذات است من حیث هی آن تواند بود که لا اله نیست
آله که عبارت از مرتبه الوهیت است یعنی ذات مع الصفات الا الله مگر ذات بحت
منزه عن الکل یعنی را بر از خود و نمیباید داشت زیرا که در زمان خلوی دل از اغیار
مشهود سر جز ذات مقدس هیچ نیست و این نسبت مبتدیان خواجه عبدالخالق
قدس سره یسر است نعم من نعم ع مانک دوکردم اگر درده کس است و در همین معنی
می فرمودند که تبه یان طریقه خواجه بهاء الدین را قدس سره در اول قدم چاشنی
از غیب هویت حاصل است و در معنی کریمه قل الله ثم ذرهم می فرمودند که مراد آنست
که بنفس ذات متوجه باشی نه به صفات و در معنی آیه یا ایها الذین آمنوا آمنوا
می فرمودند که اشارت است بتکرار عقود یعنی ایمان که پیش این طائفه عبارت
از عقد قلب است بحق سبحانه حق تعالی امر کرده است که تکرار این عقد کنید یعنی
سعی نمائید و بدانید که این وصف از آن شما نیست و در معنی آیه کریمه فمنهم ظالم لنفسه
و منهم مقتصد و منهم سابق بالخیرات می فرمودند شاید که فمنهم ظالم لنفسه اشارت باشد
بطائفه که بر نفس خود ظلم کرده باشند باینمعنی که از هر چه از مراد وی باشد از

لذات و شهوات وی را محروم گردانیده اند و از جمیع احوال فما الفنت وی را لازم
داشته اند تا مستعد قبول موهبت گردد نظر برین تحقیق این گروه از مستعدان در پیش
باشند و مستعدان از سابقان بالخیرات و در معنی آیه سواء علیهم انذرتهم ام لم تنذرهم
لا یومنون میفرمودند که شاید اشارت بطائفه باشد از بنی آدم که بر قلب ایشان
واقع اند که طائفه اند از ملائکه که ایشانرا از غایت استغراق در شهود ذاتی هیچ
آگاهی نیست تا آنکه ذات غیر حق سبحانه موجودی نیست چون آن طائفه را از هیچ چیز
آگاهی نباشد بضرورت بهیچ چیز ایمان نداشته باشد لاجرم لا یومنون در وصف آن
بزرگواران آمد و در معنی آیه لمن الملک الیوم لله الواحد القهار می فرمودند شاید
از ملک دل سالک خواهند یعنی چون حق سبحانه بر دلی بقهر احدیت تجلی کند در اندل
از غیر خود نشان نگذارد پس دران دل صدای لمن الملک الیوم در اندازد و چون در آن
مملکت غیر خود نه بیند هم خود جواب گوید که لله الواحد القهار صدای سبحانی ما اعظم شانی و انا
الحق و لیس فی الدارین غیری و امثال آن ازان مقام است و در معنی آیه یا ایها الناس
انتم الفقراء الی الله فرمودند که آدمیان محتاج حق اند سبحانه و چون حق تعالی بعلم قدیم
خود دیده است که آدمی بحسب مقتضای بشریت بنان و آب و اسباب دنیوی محتاج خواهد بود
لاجرم جمال قیومیت خود را از مظاهر اشیا ظاهر گردانید تا آدمی بهر چه محتاج شود فی الحقیقت
محتاج بحق باشد سبحانه از وجه قیومیت وی تعالی شانه و روزی بعضی از حاضران مجلس
را سیاست و ملامت می کردند و سخنان می فرمودند دران اثنا فرمودند بر در که حیا
بگردید کاری کنید که کسی از شما نفعی گیرد و بهر و جیکه توانید خود را گم کنید سعی نمائید که شهود احدیت
در کثرت حاصل شود بعضی معنی انا اعطیناک الکوثر را چنین تفسیر کرده اند که دادیم ترا

کوثر یعنی شهود احدیت در کثرت و در معنی آیه کل یوم هو فی شان سخنان می فرمودند
و دران اثنا تقریب گفتند که اجابت بعد الفنای را دو معنی است یکی آنکه بعد ازانکه
سالک متحقق شد بشهود ذات و دران رسوخ تمام یافت و استغراق و غیبت
بشعور در حضور بازگشت مظهر تجلیات اسماء فعلی میشود و آثار اسمای کونی را در خود
باز میابد و میان هریک ازان اسماء امتیاز میکند و از هر اسمی حظی خاص فرا
میگیرد و معنی دیگر آنکه در هر آنی و جزوی لایتجزی از اجزای زمان در خود اثری
از آثار اسمای ذاتیه که آن را در خارج مظاهر نمی باشد باز می یابد و آناً فاناً آثار
متنوعه متلونه را در باطن خود درمی یابد و باعتبار اختلاف آثار امتیاز میکند میان
هریکی در اقصر زمانی از ازمنه و این بغایت نادر و عالی است و اکمل افراد انسانیه را
از ارباب ولایت خاصه اینمعنی بر سبیل ندرت حاصل شود و آیه کل یوم هو فی شان
مبین اینمعنی است ؎ هر دم ازین باغ بری میرسد * تازه تر از تازه تری میرسد
اما آنچه در معانی بعضی احادیث میگفتند و در ضمن هشت رشحه ایراد مییابد رشحه در معنی
حدیث القناعة کنز لایفنی می فرمودند که قناعت نزد ما آن است که چون کسی نان جو نا پخته
یابد آنرا روی نان جو پخته نکند آنرا نیز آنقدر خورد که دست و پای جنبد از برای
نماز کردن و میفرمودند به جهی میباید که همیشه میسر شود و در خوردن و پوشیدن قناعت
باید کرد بچیزی که ازان پایه تر نباشد پس دست مبارک خود را کشادند و فرمودند
هرگاه کسی گرسنه شود یک ردی دست گرنج یا آرد وی را کفایت است
هر که چنین کرد دنیا سود می فرمودند اگر کسی در بیابانی افته مثلاً که دران آب نبود
و نه آبادانی و از هیچ ممر امید طعام نباشد و یا برای طعام هیچ دغدغه نباشد و

در باطن وی نیز هیچ تضرع نبود میتوان گفت کامروز قناعت بحقیقت حاصل
شده است و در خبر است که می فرمودند که التکبر مع المتکبر صدقة تکبر دو نوع است
مذموم و محمود تکبر مذموم تعظیم است بر خلق خدای بچشم حقارت در ایشان نگریستن و
خود را از ایشان زیاده دیدن و تکبر محمود عدم التفات است بما دون حق سبحانه و
تعظیم بر غیر حق سبحانه باینمعنی که هر چه غیر حق است سبحانه در نظر وی حقیر و بیمقدار شود و
علاقه التفات وی ازان منقطع گردد و این تکبر اصل است در موصل بمرتبه فنا و
می فرمودند که در حدیث وارد شده که شیبتنی سورة هود بنابر آنست که در سوره هود
امر باستقامت واقع است کما قال سبحانه فاستقم کما امرت و استقامت امریست
بغایت صعب زیرا که استقامت استقرار است در حد وسط در مجموع افعال و اقوال
و اخلاق و احوال بر وجهیکه تجاوز از انچه ضروریست در مجموع افعال صادر نشود
و از طرفین افراط و تفریط مصون و محفوظ باشد ازینجاست که گفته اند کار استقامت
دارد و ظهور کرامات و خوارق عادات را اعتباری نیست و در معنی حدیث
الیوم یسد کل فرجة الحدیث می فرمودند مسجدی که حضرت علیه السلام نماز میگذاردند
چندین در داشت آن حضرت صلی الله علیه وسلم در مرض اخیر فرمودند
تا اکثر درهارا ببستند و آن در که بر خانه صدیق اکبر رض بودند باز گذاشتند پس فرمودند
الیوم یسد کل فرجة الا فرجة ابی بکر یعنی امروز بسته باشد همه شگافها الا شکاف ابی بکر ارباب
تحقیق دریتباب سخنی دارند و آن آنست که حضرت صدیق را رضی الله عنه کمال نسبت
حبی بحضرت رسول علیه السلام بود آنحضرت درین حدیث اشارت باینمعنی کرده اند که همه نسبتها
و علاقها در جنب نسبت حبی سد بود است و آنچه موصل بمقصود است حبی است بعبادت جد و سعی

که اعتقاد و وابستگی را لائق باشد و طریقه خواجگان قدس سرہم که بحضرت صدیق اکبر
منسوب است از حیثیت این نسبت حبی است و طریق این عزیزان بحقیقت نگاهداشت
این نسبت حقیقی است وقتی دیگر در بیابان تحصیل این نسبت حبی این ابیات خواندند
بیت این دریچه سوی یوسف باز کن ؛ در شگافش مرحبا آغاز کن ＋ عشقبازی
آن دریچه کردن است ＋ کز جمال دوست دیده روشن است ؛ وی فرمودند که بعضی از
کبرای طریقت قدس سرہم در معنی حدیث لی مع الله وقت گفته است ای وقت مستمر
شامل لجمیع اوقاته یعنی سر حضرت نبی را صلے الله علیه وسلم بحق سبحانه ارتباطی و اتصالی
حاصل بود بر سبیل دوام که دران هیچ چیز گنجائی نداشت اما در قوت مدرکه مسمی بالقلب
وسعت هر چیز را گنجائی بود از مصالحت دنیا و محاربت اعدا و معاشرات ازواج
طاهرات و غیر آن و بعضی گفته اند لی مع الله وقت ای وقت عزیز نادر و میفرمودند
که حضرت خواجه علاؤ الدین غجدوانی قدس سره میل بقول ثانی میکردند و میگفتند
که کاملان را بر سبیل ندرت این حال واقع میشود و گاهی فرمودند که در حدیث
شب معراج واقع است که چون جبرئیل از همراهی حضرت رسول صلی الله علیه وسلم باز
ماند فرمود که لو دنوت انملة لاحترقت اهل تحقیق در معانی آن گفته اند اگر نزدیک روم بقدر
سر انگشتی از مقام خود که شهود ذات مع الصفات است هر آئینه که می سوزم یعنی نمی مانم
یعنی چیز دیگر میشوم و در معنی حدیث ادبنی ربی فاحسن تادیبی فرموده اند ای بان اعطانی
المحبة الجامعة لجمیع خصائص النعوت المرضیة والخصال الحمیدة التی تقتضی لما یلائم
حضرت المحبوب در سطوت سلطنت محبت که قطب دائره توحید است چه چیز باشد
از انچه ملائم و مرضی حضرت محبوب نیست که متهور و مرتفع نگردد چه چیز ماند از خصال

حمیده و اخلاق مرضیه که حاصل نشود بعد از حصول محبت محب بنابر جمیع دقائق
مرادات حضرت محبوب مطلع شده خود را جز در مرضی و ملائمات حضرت محبوب
صرف نمیکند مبیت استاد تو عشق است چو آنجا برسی ＋ او خود بزبان حال گوید
که چه کن ؛ وی فرمودند که حضرت امیر المؤمنین علی کرم الله وجهه فرموده اند لو کشف
الغطاء لما ازددت یقینا بمعنی که ملائم استعمال حرف لو است که آن کلمه ایست که
معنی آن امتناع ثانی است از برای امتناع اول هیچکس را بخاطر نرسیده و آن
آن ست که یقین همیشه در تزائد است زیرا که کشف غطا هرگز ممکن نیست و این
نزد ارباب تحقیق مقرر شده است که ذات من حیث هی هی هرگز ظاهر نمی شود دیگر
از پرده صفات چون آن حقیقت همیشه در حجاب تکوین و استتار باشد کشف غطا هرگز ممکن
نباشد پس یقین لا یزال در تزائد باشد اما انچه در معنی بعضی از کلمات اولیا
میگفتند هم در ضمن هشت رشحه ایراد می یابد رشحه در معنی آن سخن که اصحبوا مع الله
فان لم تطیقوا فاصحبوا مع من یصحب مع الله می فرمودند که مراد بصحبت اینجا حضور و
آگاهی است که لازم صحبت است زیرا که مصاحبین را لازم است که بیکدیگر
حاضر و آگاه باشند چنین وارد شده است در توجیه ایجادی به نسبت ایشان که
خلقته بیدی ای بالاوصاف المقابلة یعنی از جمیع اوصاف در وی جزوی هست
و از جمله اوصاف است حضور حضور ذاتی چه حق سبحانه ازلا و ابدا بذات خود
حاضر است پس انچه ظاهر است از حضور و آگاهی در افراد انسانیه از ایشان نیست
بلکه پر تویست از آفتاب حضور ذاتی که بر دیوار مظاهر تافته و آن را منور گردانیده
کمال آدمی جز در ان نیست که تحقیق حال خود کرده انچه که او را حاصل است

از حضور وغیره ازان او نیست بلکه از آن حق است سبحانه و دوسے را در ان ہیچ
حق نیست آنچه پیر ہری قدس الله سره فرموده است که التحقیق تلخیص منحو بک اشارت
برانمعنی است رشحه در این سخن که بعضے محققان فرموده اند که لو اقبل
صدیق الی الله الف الف سنة ثم اعرض منہم لحظة فاته اکثر مما ناله مے فرمودند
که تحقیق این سخن آنست که این طائفه بزرگوار بمقامی میرسند که در ہر یک نفس کسب
کمالات ما تقدم میکنند و حکایتی مشهور است که بعضے ازین طائفه را پیش خلیفه
غمازی کردند و گفتند که ایشان زندیقند و خلق را اضلال میکنند اگر فرمان شود که
ایشان را بقتل رسانند و این مذہب متلاشی شود اجری عظیم است که بر آن
مترتب خواہد شد و چون ایشان را بدار الخلافت حاضر گردانیدند خلیفه بقتل
ایشان فرمان داد سیاف خواست که یکی از ایشان را بکشد دیگرے پیش آمد و
درخواست کرد که اول مرا بکش سیاف قصد وی کرد آن دیگرے پیش آمد و ہمین
درخواست نمود سیاف متحیر فرو ماند گفت شما عجب کسانید که بقتل خود چنین مشتاقید
که بر یک دیگر مبادرت و مسابقت مینمائید گفتند ما اہل ایثاریم و بمقامے
رسیده ایم که در ہر نفسے کسب کمالات سابقه کنیم پس ہر یک حیات خود را ایثار آن
دیگرے مینمائیم تا بدین مقدار فرصت یاران دیگر نفسے چند بر آرند و کسب کمالات
کنند این سخن بخلیفه رسید متنبه شد و تحقیق حال ایشان فرمودند و بعد از اطلاع
بر کمالات ایشان گفت اگر این طائفه زندیق اند پس در عالم صدیق نیست
آنگاه از ایشان عذر خواہی کرد و باعزاز تمام باز گردانید حضرت ایشان می فرمودند
که این را تمثیلی است و آن آنست که شخصے صد دینار سرمایه دارد و بآن تجارت

میکند

میکند مدتی سعی کرد تا صد ہزار دینار شد درین زمان آنچه حاصل اوست از سرمایه
صد ہزار دینار در سود تجارت ہر آئینه بیشتر است از آنچه حاصل او بوده در زمان
پیشتر از صد ہزار دینار پس اگر وی درین زمان از کسب تجارت باز ایستد ما فات او زیاده
خواہد بود از ما فات او می فرمودند آنچه اکابر گفته اند که من غمض عینه عن الله طرفة
عین لم یہتد طول عمره معنی وی آنست که دیگر بتدارک زمان فوت شده مہتدی
نمیتواند شد رشحه و مے فرمودند در معنی آن سخن که عرفا گفته اند که ارباب الاحوال
محرومون عن الاحوال یعنی استغراق و استہلاک نیز موجب ترقی نیست زیرا که تحقیق
پیوسته است و معلوم شده که ترقی باز بسته بدوام عمل است و زمان استغراق و استہلاک
بحقیقت زمان باز ماندن از عمل است بلکه استغراق و استہلاک از احکام آن موطن
است که بطریق استعجال درین موطن ظاہر شده است اگر در موطن دنیا ظاہر نشدی
در موطن عقبی بطریق اکمل ظاہر میشد پس بنا برین تحقیق است که ارباب احوال تبرا
کرده اند از احوال رشحه می فرمودند که حضرت خواجه محمد پارسا قدس سره نوشته اند
که حقیقة الذکر عبارة عن تجلیه سبحانه لذاته بذاته فی عین العبد من حیث اسم
المتکلم و فرمودند این مقام بے آنکه مدتها طالب ذکر گوید تا دل او را دوام آگاہے
حاصل شود میسر نیست بعد از آن اگر جمله دیگر بیارد و این نسبت را از خود سلب کند
عنایتے است از حق سبحانه تعالی پس این بیت خواندند بیت یک حملهٔ مردانهٔ مستانه
بکردیم : از علم گذشتیم بمعلوم رسیدیم : رشحه و در معنے این سخن که بعضے اکابر گفته اند
سبحان من لم یجعل للخلق سبیلا الا بالعجز عن معرفته مے فرمودند که عجز بمعرفت آنست
که معلوم گردد لا یعرف الله الا الله یعنے معرفت مقتضای ترکیب انسانی نیست

که

آنچه در ترکیب انسانی ظاهر است از معرفت آن انسان نیست بلکه انسان آئینه
شده است که در وی صورت معرفت حق سبحانه انداخته است؛ همچنین عجز منافی
معرفت حضرت انسان نیست چنانچه بعضی گمان برده اند که عجز از معرفت جهل است
و این باطل است رشحه وی فرموده اند که شیخ ابوبکر واسطی قدس سره گفته است ان کنت
قائما بغیرک فانت فان بلا جمع ولا تفرقة. جمع اینجا کنایت از دید توفیق در عمل و تفرقه
عبارت از ادای وظائف عبودیت بوصف خود میفرمودند هر که مضمون این سخن را
دریافت و ذوقاً ادراک نمود از شد خلاص یافت و از تفرقه اعتبار باز رست رشحه و
میفرمودند که اکابر در معنی جمع و جمع الجمع چنین گفته اند الجمع ماله علیه مالک علیک و
جمع الجمع محو ماله و مالک علیک می فرمودند مبین مرتبه جمع الجمع است این بیت که
حضرت مولوی قدس سره در مثنوی فرموده بیت ما کئیم اندر جهان پیچ پیچ *
چون الف او خود ندارد هیچ هیچ * رشحه میفرمودند که اهل ارادت بغایت کم اند
باین تقریب گفتند که شیخ پیش یکی از اکابر گفته فرستاد که اگر مریدی صادق نشان
دارید برای ما بفرستید آن بزرگ در جواب گفته فرستاد که اینجا مرید کمتر است اما هر چند
شیخ می خواهید برای شما بفرستیم وی فرمودند که مولانا رکن الدین خوافی میگفت
که من از هیچ کار خود امیدوار نیستم الا از یک کار که بغایت امیدوارم و آن اینست
که روزی در صحرای خدمت شیخ زین الدین کلال که از مشائخ بزرگ شیراز بود
بطهارت مشغول بود و من کلوخ استنجای ایشان را بر رخساره خود بسودم تا بدان
استنجا کردند و هم از وی نقل کردند که میگفت اگر صورت درویشی را بر دیواری نقش کنند
از پای آن دیوار با ادب میباید گذشت وی فرمودند که چون شبلی را ارادت

این طریق پیدا شد و پدر وی در آن وقت حاکم واسط بود بر دست محمد خیر که از مشائخ
وقت بود انابت آورد و توبه کرد محمد خیر وی را پیش جنید فرستاد و صاحب کشف المحجوب
گفته است که این فرستادن نه از آن جهت بود که وی از تربیت شبلی عاجز بود لیکن
ادب جنید نگاه داشت و شبلی نیز از خویشان جنید بود جنید هفتاد سال وی را
کسب فرمود و گفت وجه آن را بر دست ظالم که در ایام حکومت از تو صادر شده باز رسید
و بعد از آن هفت سال دیگر وی را بخدمت خلاجا و طهارتخانه باز داشت تا کلوخ
استنجا و آب طهارت اصحاب مهیا میساخت و بعد از چهارده سال وی را طریقه گفت و
بریاضت امر فرمود وی می فرمودند که سهیل ابن عبد الله تستری مدتی مدید ریاضت
شاقه کشید و بدوام ذکر اشتغال نمود بمرتبه که روزی خون از دماغ او روان شد
هر قطره که بر زمین چکید نقش الله برآمد بعد از آن که همچنین مشغولیها کرده بود پیر وی
او را بیاد داشت فرمود دو کرت از حضرت ایشان استماع افتاد که می فرمودند که
سخن خواجه عبد الخالق است که در شیخی را ببند در یاری را گشای در خلوت را ببند
در صحبت را گشای و در کرت دوم این ابیات را از مثنوی خواندند بیت خرقه
آموزی طریقش فعلی است * علم آموزی طریقش قولی است * فقر خواهی آن بصحبت
قائم است * نی زبانت کاری آید نه دست * رشحه وی می فرمودند که بعضی اکابر دین
گفته اند بعد نماز دیگر ساعتی است باید که در آن ساعت به بهترین اعمال مشغول
باید شد بعضی گفته اند بهترین اعمال آنست که در آن ساعت محاسبه است و محاسبه آنست
که اوقات ساعت شب و روز را حساب کند که چند از آن بطاعت صرف شده است
و چند بمعصیت آنچه بطاعت گذشته بر آن شکر گویند و آنچه به معصیت گذشته است

بران استغفار کنند بعضی دیگر گفته اند بهترین اعمال آنست که خود را به صحبت
کسی رسانند که در صحبت وی از هر چه غیر حق است ملول شوند و بجناب حق سبحانه
مائل و منجذب اهل تحقیق گفته اند بهترین اعمال آنست که بواسطهٔ استعمال آن از غیر
حق سبحانه ملول شوند و بحق سبحانه مائل رشحه و درمعنی که از صحبت اجنبی فتور نسبت
می شود فرمودند که روزی فتوری بوقت شیخ ابویزید قدس سره راه یافت فرمود
بجوئید که در مجلس بیگانه پیدا شده است کز این فتور نسبت وی ست بعد از جستجو بلیغ
گفتند بیگانه نیست فرمودند که در عصای خانه طلبید عصای بیگانه یافتند دور انداختند
فی الحال واجد وقت خود شدند و آن تفرقه بجمعیت مبدل گشت و فرمودند که خواجه
احمد یسوی را روزی در نسبت فتوری شده است فرمودند که بیگانه درین صحبت
است بواسطهٔ وی سررشتهٔ نسبت گم شده است بعد از تفحص بسیار در صف
کفش بیگانه یافتند بیرون افگندند فی الحال جمعیت و صفای وقت روی نمود و آن
تفرقه و کدورت مرتفع شد بعضی مخادیم فرموده اند که یکی از اصحاب جامه بیگانه
پوشیده بود در سحر که وقت انعقاد صحبت بود بمجلس حضرت ایشان درآمده بود بعد
از لحظه آنحضرت فرمودند که درین مجلس بوی بیگانه می یابم پس آن عزیز را گفتند که
این بوی از تو می آید مگر لباس بیگانه پوشیده آن عزیز برخاست و از مجلس بیرون
رفت و آن جامه را از بر کشید و دور انداخت و باز آمد رشحه فرمودند که تاثیر
عبادات از اعمال واخلاق مردم پیش ارباب تحقیق امری مقرر است حضرت شیخ
محی الدین بن عربی قدس سره درین باب تحقیقات بسیار دارند و آن تاثیر
عبادات تا غایتی است که اگر شخصی افضل عبادات را که نماز است در موضعی

ادا

ادا کند که آن موضع از اعمال و اخلاق ناپسندیده جماعتی متاثر شده باشد بها و
جمال این عمل را برابر آن عمل مزدوری نیست که در موضع ادا کند که متاثر از جمعیت
ارباب جمعیت شده باشد ازینجاست که دو رکعت نماز در حرم که برابر است با هفتاد
رکعت در غیر آن و میفرمودند که طالب این نسبت را عمل کردن باین رباعی حضرت
عزیزان از لوازم است بیت با هر که نشستی و نشد جمع دلت : وز تو نرمید زحمت
آب و گلت : از صحبت وی اگر تبرا نکنی : هرگز نکند روح عزیزان بحلت و میفرمودند
که شیخ ابوطالب مکی قدس سره فرموده اند که جهدی کن که ترا هیچ بایستی غیر
حق سبحانه نباشد چون چنین شدی کار تو تمام شد دیگر آنکه ظاهر نشود از احوال و
مواجید و کرامات غم نیست رشحه وی فرمودند که توحید درین روزگار آن شده است
که مردم بیازار میروند و در پسران ساده روی نگرند که ما مشاهدهٔ حسن و جمال حق
میکنیم نعوذ بالله ازین مشاهده پس فرمودند که حضرت سید قاسم قدس سره بدین
ولایت آمده بودند که جمعی از مریدان ایشان در بازارها میگشتند و پسران امرد
پیدا میکردند و بایشان تعلق می ورزیدند و میگفتند ما در صور جمیله مشاهده جمال حق
میکنیم گاهی حضرت سیدی فرمودند که این خوکان من کجا رفتند ازین سخن چنان
معلوم شد که آن طائفه در نظر بصیرت ایشان بصورت خوک می نمودند رشحه و میفرمودند
که مشائخ طریقت قدس سره در اصطلاحات خود لفظ شاهد مفتون و مفتون با شاهد
آورده اند بعضی معنی آنرا ظاهر بشوخی گفته اند که مراد از شاهد مشاهد صوری است
و از مفتون با شاهد آن طائفه را که از نظر عشق و محبت نسبت بمظاهر جمیله نگاه
میدارند پس فرمودند که این نسبتی است بغایت مذموم و خطیر و نفس را در آن

مدخل است یکی از اکابر فرموده است که گرفتم نفس را در مشاهده شاهد صورت
هیچ دخلی و حظی نماند آخر حظ روحانی خود باقی است و آنرا انکار نمیتوان کرد همچنانکه
سالک را از لذات نفسانی که حجب ظلمانی است گذشتن واجب است از حظوظ
روحانی که حجب روحانی است هم گذشتن لازم است رشحه و می فرمودند که اکابر طریقت
گفته اند هر مذمت و دشنام که از کسی بتو واقع شود باید که بتحقیقت دانی که تو آنی اگر
ترا سگ و خوک و امثال آن گویند یقین کنی که در تو از ان صفات حصه است چراکه
آدمی نسخه جامعه است همچنانکه صفات ملکی دارد از صفات سبعی بهیمی نیز خالی نیست
یکی از اکابر پیش جنید قدس سره نشسته بود شبلی در آمد آن بزرگ وی را پیش جنید بسیار
ستائش کرد بعد ازانکه سخن وی تمام شد جنید فرمود که اینهمه تعریف آن خوک را کردی
آن بزرگ بغایت منفعل شد که بواسطهٔ تعریف وی شیخ شبلی را خوک خواند اما در ظاهر
و باطن شبلی ازان سخن هیچگونه اثر کراهیت پیدا نشد و هیچ تغیرے راه نیافت رشحه
می فرمودند درویشی آن ست که هیر هری قدس سره فرموده است که خاکی بیخته
و آبی بران ریخته نه پشت پارا ازان گردی و نه کف پارا دردی و خلاصه درویشی
آن ست که از همه کس بار کشد و بر هیچکس بار ننهد نه بحسب صورت نه بحسب معنی و فرموده اند
که بر بلاهای حق سبحانه تو صابر بلکه شاکر میباید بود زیرا که حق سبحانه تعم را بلاهاے صعب تر
از یکدیگر بسیار است پس فرمودند که خدمت نظام الدین قدس سره مے گفتند
که دو برادر توامان بودند که بیک شکم آمده بودند و پشت ایشان بر یکدیگر چسپیده بود
چون بزرگ شدند دائم زبان بشکر آلهی جاری داشتند کسی از ایشان پرسید
که با وجود چنین بلای که بر شما واقع است چه جای شکر گذاری است ایشان گفتند که ما

میدانیم که حق تعالی را بلاهاے ازین صعب تر بسیار است برین بلا شکر گوییم مبادا که
ببلای عظیم تر ازین مبتلا شویم ناگاه یکی ازیشان بمرد آن دیگرے گفت اینک
بلای صعب تر پیدا شد اگر این مرده اکنون ازمن قطع میکنند من نیز می میرم و اگر نه مرده
مرده گشتی میباید گردانید وقتیکه بدن وی فرسوده شود و بریزد و میفرمودند که شیخ
ابو یزید گفته است که سی سال است که با حق سخن گفتم و از حق سخن شنیدم و خلق پنداشتند
که با ایشان میگوییم و از ایشان می شنوم معنی این سخن آنست که آنچه از مظهر ظاهر است
نه از مظهر است و می فرمودند که حضرت خواجه بهاؤ الدین قدس سره فرموده اند
که من دو کس دیده ام در مکه مبارک که یکے بغایت بلند همت و دیگری پست همت
پست همت آن بود که در طواف دیدم شخصی را که دست در حلقه در خانه زده بود و در چنان
جای شریف و چنان وقتی عزیز از حق سبحانه چیزی میخواست و بلند همت آنکه در بازار
منا جوانی دیدم پنجاه هزار دینار کما بیش سودا خرید فروخت میکرد که دران فرصت
یک لحظه دلش از غیر حق سبحانه غافل نشد از غیرت آن جوان خون از درون من
بر آمد و می فرمودند که ابو یزید قدس سره در راهی میرفت سگی تر شده پیش وے
آمد وی دامن در چید سگ بزبان فصیح با وی بسخن آمد و گفت اگر دامن تو بمن
خوردی بآبے پاک میشدی اما این دامن که ازمن در چیدی و خود را پاک تر ازمن
دیدی بکدام آب شسته خواهد شد رشحه و شخصے در مجلس حضرت ایشان چون اهل مراقبه
گردن کج کرده بود و خود را مراقب و مشغول فرا می نمود ایشان با وی تند شده
فرمودند که شخصے در صحبت مولانا نظام الدین سر پیش انداخته بود فرمودند سر بالا
کن که می بینم از تو دودی بر آید ترا به مراقبه چه نسبت است سالها ترا کلوخ استنجا مهیا

میباید ساخت، و نجاست از مبرز ها دور میباید انداخت تا شائسته آن شوی که ازین طریقه با تو سخنی توان گفت مراقبه خود هنوز کجاست رشحه وقتیکه حضرت ایشان فقیری را اجازت مراجعت بخبر آسان میدادند فرمودند که من چون از خدمت خواجه علاء الدین عجدوانی جدا شدم گفتند با خود قرار ده که تا فلان موضع از نسبت خود غافل نشوم چون آنجا رسی باز موضع دیگر را نشان ده و تا آنجا خود را بر نسبت راست گیر همچنین موضع بموضع و منزل بمنزل ورزش این نسبت بکن تا وقتیکه ملکه حاصل شود وقتی فرمودند که از سید الطائفه جنید قدس سره منقول است که میفرمودند مرید صادق آنست که مدت قریب به بیست سال کاتب شمال چیزی بروی ننویسد معنی این سخن نه آنست که مرید معصومی بود که درین مدت هیچگونه جریمه ظاهر نشود بلکه باین معنی است که پیش از آنکه کاتب شمال چیزی نویسد بتدارک آن مشغول شود و آن را از خود دفع کند بوجهی از وجوه وقتی فرمودند که حضرت خواجه عبدالخالق غجدوانی قدس سره فرموده که گرانی از خلق میباید داشت و این نمیشود الا بکسب حلال دست بکار و دل بیار در طریق خواجگان امری مقرر است وقتی فرمودند که خواجه محمد علی ترمذی فرموده اند که زندگی دل را درجات است زندگی دل حاصل نمی شود جز باقتصاد و اقتصاد دوام ذکر است در نوم و یقظه ذاکر در نوم آنست که در خواب بیند که ذکر میکند این ذکر را که در خواب گویند حضرت شیخ محی الدین عربی و بعضی دیگر از مشائخ طریقه موجب ترقی نمیگویند چرا که ترقی منوط بعمل است که ناشی از علم باشد و آنچه که در خواب دیده میشود که بذکر مشغول است نه ازین قبیل است رشحه وقتی میفرمودند که حضرت خواجه محمد پارسا فرموده اند که مداومت بر ذکر بجای میرسد که

حقیقت ذکر با جوهر دل یکی میشود معنی این سخن تواند بود که آن باشد که چون حقیقت ذکر امری است منزه از حرف و صوت و جوهر دل که عبارت است از لطیفه مدرکه وی نیز منزه است از شائبه کیف و کم پس بواسطه کمال شغل این لطیفه باین امر منزه از حرف و صوت میان ایشان اتحادی شود و وصف یکی و یگانگی روی نماید و آن ذاکر بواسطه استیلای مذکور هیچ تفرقه تمیز نتواند کرد میان دل و حقیقت ذکر چه دل او را بمذکور ارتباط بر وجهی شود که غیر مذکور را اندیشه او گنجائی ندارد وقتی میفرمودند که روزی بخدمت مولانا نظام الدین خاموش رفتم و ایشان با جمعی از موالی مباحثه علمی در میان داشتند و من خاموش بودم تا فارغ شدند مولانا روی بفقیر کردند فرمودند سکوت و آرام به با حدیث و کلام باز فرمودند ببینیم اگر آن مرد از قید هستی خود باز رسته است هر چه کند مانع نیست و اگر بخود گرفتار است هر چه کند بروی تاوان است حضرت ایشان فرمودند که ما از خدمت مولانا نظام الدین سخنی بهتر ازین نشنیدم رشحه میفرمودند که خدمت مولانا نظام الدین میگفتند که شریعت و حقیقت و طریقت را در همه چیز بیان میتوان کرد مثلاً دروغ گفتن که نهی به نسبت آن واقع است اگر کسی آن را بسعی مجاهده بطریق استقامت باشد از زبان دور گرداند که با اختیار و بی اختیار از زبان صادر نشود و این شریعت است لیکن با وجود این میتواند بود که در باطن داعیه دروغ گفتن باقی باشد سعی و مجاهده در آنکه از باطن داعیه دروغ گفتن دور شود این طریقت است و چنان شدن که باختیار و بی اختیار از دروغ گفتن نیاید نه از دل و نه از زبان این حقیقت است حضرت ایشان این سخن را از خدمت مولانا بسیار نقل میکردند و استحسان میفرمودند و میفرمودند که حضرت خواجه بهاء الدین قدس سره فرموده اند که در بدایت جذبه مرا گفتند درین راه

که

چون می درآئی گفتم باین شرط که هرچه میگویم ومیخواهم آن شود خطاب رسید هرچه که ما
میگوییم وخواهیم آن میشود گفتم من طاقت این ندارم مدت پانزده شبانه روز مرا من
گذاشتند حوال من خراب شد وتمام خشک شدم چون بسرحد ناامیدی رسیدم
خطاب رسید که هلا هرچه تو میخواهی همچنان باش گو که حضرت ایشان فرمودند که در
مقامات حضرت خواجه همین قدر نوشته اما حضرت مولانا یعقوب چرخی از حضرت
خواجه نقل کردند که چون خطاب رسید که هلا هرچه تو میخواهی همچنان باش گو که من اختیار
طریقه کرده ام البته موصل باشد روزی حضرت ایشان با جمعی از اصحاب تند شده
فرمودند که شما را باز این طریق نمیتوانند کشید این طریق بغایت دقیق است از مراد خود
گذشتن وبر مراد دیگری ایستادن کاری بس بزرگ است از شما این کار نمی آید اگر
میگوییم که حالا روید وخوک بانی کنید وبت پرستید فی الحال رقم کفر برمن میکشید این
کار نه کار شماست شما کجا واین طریق کجا فرمودند در مهمانخانه حضرت خواجه بهاء الدین
دو کس از موالی در خدمت ایشان میبودند بحث ایمان میکردند قیل وقال ایشان
دور و دراز کشید حضرت خواجه آن گفتگو را می شنیدند آخر هر دو عزیز آمدند با آنها
فرمودند که اگر صحبت مرا میخواهید شما را از ایمان میباید گذشت ایشان بغایت مضطرب
شدند مدتی دران اضطراب بودند تا آخر معنی آن سخن بر ایشان ظاهر شد رشحه
روزی حضرت ایشان یکی را مخاطب ساخته فرمودند که اگر در صحبت بهاء الدین
قدس سره ترا نسبتی حاصل شده باشد بعد از ان بصحبت بزرگی دیگر افتی و از وی
همان نسبت را باز یابی چه میکنی خواجه بهاء الدین را میگذاری یا نمیگذاری پس فرمودند که
از هر جائی دیگر که آن نسبت را باز یابی باید که آنرا هم از بهاء الدین دانی وفرمودند که

یکی از مریدان قطب الدین حیدر بخانقاه شیخ شهاب الدین سهروردی افتاد
بغایت گرسنه بود روی بجانب ده پیر خود کرد وگفت شیئاً لله قطب الدین حیدر
شیخ شهاب الدین از حال وی آگاه شد خادم را گفت تا طعامی پیش وی برد
چون درویش از طعام فارغ شد باز روی بجانب ده پیر خود کرد وگفت شیئاً لله
قطب الدین حیدر که ما را هیچ جا فرو نگذاشتی چون خادم نزد شیخ رفت از وی
پرسیدند که چون یافتی آن درویش را گفت سهل کسی است که طعام شما میخورد وشکر
قطب الدین حیدر میکند شیخ فرمودند که مریدی از وی باید آموخت هر جا که فائده
میابد از برکت شیخ خود میابد چه بظاهر وچه بباطن باین تقریب می فرمودند چون مریدی
صادق شیخ اکمل که از شیخ خود بیابد وی را جائز است که از کامل دیگر و اکمل
بپیوندد و فرمودند که شیخ ابو عثمان حیری قدس سره گفته است که مرا از مبادی حال
در خاطر می بود که از مواجید و اذواق این طائفه بهره مند شوم اتفاقاً به مجلس وعظ
شیخ یحیی ابن معاذ رازی رسیدم دل من آنجا آرمید ملازم وی شدم بعد از ان بصحبت
شاه شجاع کرمانی افتادم چون پیش وی در آمدم مرا از مجلس خود بیرون کرد
وفرمودند که وی رجا پرورده است از وی کاری نمی آید با خود گفتم سر من است
و این آستانه بعد از مدتی مرا بصحبت خود راه داد چندگاه در ملازمت وی بودم درین
ایام وی را عزیمت زیارت شیخ ابو حفص حداد قدس سره شد من نیز در ملازمت وی
رفتم چون بصحبت شیخ ابو حفص افتادم مرا تمام از من بربودند اما بشاه شجاع نمیتوانستم گفت
که اینجا میباشم چون وقت رفتن شد شیخ ابو حفص شاه را گفتند ما را این جوان چیزی
خوش است وی را اینجا گذارید مرا گذاشت و رفت کار من در صحبت و خدمت شیخ ابو حفص

تمام شد و می‌فرمودند که یکی از اکابر دین بدر مسجد رسید شیطان را دید که سراسیمه از آن مسجد
بیرون دوید آن بزرگ نظر کرد مردی دید که در مسجد نماز میگذارد و مردی دیگر نزدیک
وی تکیه کرده در خواب است از وی پرسید که ای ملعون درین مسجد بچه کار آمدی گفت میخواستم
که بوسوسه نماز این مصلی فاسد گردانم اما هیبت و مهابت آن خفته مرا نگذاشت از وی
ترسیدم بیرون رفتم و میفرمودند که حضرت سید قاسم قدس سره گفتند که روزی در مجلس مولانا
زین الدین ابوبکر تایبادی نشسته بودم و مردی که مریدی از مشائخ وقت بود دران مجلس حاضر بود
مولانا از وی پرسیدند که شیخ خود را بیشتر دوست میداری یا امام ابوحنیفه را آن مرد گفت که
شیخ خود را خدمت مولانا ازان سخن بسیار در غضب شدند بمرتبه که آن مرد را سگ خواندند
و برخاستند و بخانه درآمدند و من همانجا نشسته بودم بعد از لحظه خدمت مولانا بیرون آمدند
و مرا گفتند با آن مرد غضب کردیم و در روی او درشت گفتیم بیا تا رویم و عذرخواهی وی کنیم
بهمراهی خدمت مولانا روان شدیم و آن مرد در راه پیش آمد و گفت من بعذرخواهی می آمدم
و میخواستم که بخدمت شما عرض کنم که چندین سال است که بر مذهب امام اعظم بودم و هیچ یک از
صفات ناخوش من کم نشد و چند روز که در ملازمت این عزیز شدم از همه ناخوشیها برگوشه
شدم اگر اینچنین کسی را از امام اعظم دوست تر دارم چه مانع است اگر در کتابها نوشته اند که اینچنین
دوستی مذموم است و نهی کرده آید از آن برگردم خدمت مولانا او را عذرخواهی بسیار کردند و
استحسان فرمودند وی فرمودند که بهمراهی خدمت مولانا سعدالدین کاشغری بملازمت
شیخ بهاءالدین عمر قدس سره می رفتم در راه خدمت مولانا سعدالدین می گفتند که قطعه
میخواهم که در باطن ما تصرفی کنند و ما را از ما خلاص گردانند امثال این سخن میگذشت چون بملازمت
شیخ رسیدیم نشستیم شیخ روی بمولانا سعدالدین کردند و گفتند از تصرف کردن چه میکنند تصرف

اینطائفه بیش از آن نیست که بعضی حجب و موانع که عارض استعداد کسی شده است بواسطه
تاثیر صحبت ایشان مرتفع میشود و آن استعداد بعد از رفع موانع قبول موهبت میکند در یک
از استعداد خود امری که مقصود است بازمییابد حضرت ایشان فرمودند که حضرت شیخ بهاءالدین
عمر مرا در خدمت مولانا سعدالدین نیافتند مقصود ایشان چیزی دیگر بوده در طریقه خواجگان
تصرفی میباشد بر نوعی که بدل متوجه باطن طالبی میشوند و از بزرگواران توجه باطن وی را بدل
ایشان ارتباطی و اتصالی حاصل میشود و بواسطه آن ارتباط و اتصال اتحادی میان دل ایشان
باطن آن طالب واقع میشود و بطریق انعکاس از دل ایشان پرتوی بر باطن وی میتابد و این صفتی
است که ناشی از استعداد انسان است که بطریق انعکاس در آئینه استعداد آن طالب ظاهر شده
اینچنین امری را از استعداد خود نمی باید طلبید لکن اگر این ارتباط متصل شود آنچه بطریق انعکاس
حاصل شده بود صفت دوام مذیرد و خدمت مولانا سعدالدین اینچنین امری طلبیدند که از
خارج استعداد خود حاصل کنند نه آنکه آنچه در استعداد ایشان است ظاهر شود و وی فرموده اند که
صاحب بحر الحقائق شیخ نجم الدین دایه قدس سره فرموده است در لیغا که هیچکس قدر صحبت
اولیا ندانست و نخواهد دانست و میفرمودند که شیخ ابوالقاسم گرگانی گفته اند با کسی نشستن آیست
که هیچ تو او شوی یا هیچ او تو شود یا هر دو از در حق سبحانه تعالی گم شوند نه تو مانی و نه او کسی را در مجلس
حضرت ایشان بخاطر گذشت که چه باشد که آن حضرت در باطن من تصرفی کنند حضرت ایشان
بر باطن وی مشرف شده فرمودند که کمال تصرف وقتی واقع خواهد شد که من تو شوم یا تو من
شوی پس آن سخن پیر پیری ما قدس سره بر زبان راندند که عبدالله مردی بوده بیابانی رفت
بطلب آب زندگانی ناگاه فرا رسید بجوئی آنجا یافت چشمه آب زندگانی چندان بخورد که نه وی ماند
و نه خرقانی و میفرمودند که از شیخ ابوسعید بن ابوالخیر منقول است که فرموده اند هفتصد تن از مشائخ

طریقت در ماهیت تصوف سخن گفته اند تمامترین و بهترین همه اقوال این ست که التصوف
صرف الوقت بما هو اولی به فرمودند که شیخ ابو السعود قدس سره اصحاب خود را میگفته است
که پیش ما با گوشت قدید میائید با گوشت جدید بیائید حضرت شیخ محی الدین بن عربی فرموده اند
که مقصود شیخ ابو السعود ازین سخن همت آموختن بود مر اصحاب خود را یعنی با سرار و حقائق مردم
پیش من میائید بلکه بچیزی آئید که آن خاصه شما است و از پیشگاه دل شما سر زده باشد
و میفرمودند که سید الطائفه جنید قدس سره سخن بعرفه میگفتند روزی معارف ایشان
بی اختیار بلند شد و بدیدند که اهل مجلس را استعداد ادراک آن نیست فرمودند که تفحص کنید
شاید که کسی درین نزدیکی باشد که استعداد و قابلیت وی جذب این حقائق کرده است
بعد از تفحص شیخ حسین بن منصور حلاج را یافتند که در گوشه نشسته بود و سر بجیب فرو برده
شیخ هرگز پیش وی سخنان بلند نمی گفتند چه بر ایشان ظاهر شده بود که وی روزی افشای
راز این سر خواهد کرد شیخ فرمودند تا وی را از آن مجلس اخراج کردند و میفرمودند که خدمت مولانا
نظام الدین قدس سره میگفتند شیخی آنست که کسی خود را بنظر مریدان متحمل تجمل تواند گردانید
زیرا که تا جمال نباشد رابطه مرید با مراد بر وصف محبت که موجب جذب و تصرفهاست
محکم نمیشود و ما این را ما تدبیر عقل میدانستیم لکن ما را فرصت آن نیست که همیشه تکلف کنیم و خود نه آن
را بجمال نمائیم تا سبب فتور عقائد مردمان نشود و ازینجاست که سنت شده شانه کردن محاسن
و نیکو بستن دستار و غیر آن از چیزهائیکه تعلق بترتیب خاطر دارد و می فرمودند که خدمت مولانا
یعقوب علیه الرحمة فرمودند که در ترمذ بصحبت شیخی رسیدم که مبالغه عظیم داشت در آنکه کار
مرید بی شیخ از پیش نمی رود با وی گفتم از مضمون آیه کریمه الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی چنان
بجا معلوم میشود در عمل موجب کتاب و سنت کفایت است و لازم نیست که کسی را بحسب نه که

ظاهر پیری و مقتدای باشد آن شیخ مرشد این سخن را بحضرت خواجه بزرگ بهاء الدین
قدس سره عرض کردم حضرت خواجه استحسان فرمودند و تلقی بقبول نمودند و روزی بتقریب
توقیر و تعظیم سادات میفرمودند که در دیاری که سادات میباشند من نمیخواهم که در آن دیار
باشم زیرا که بزرگی و شرف ایشان بسیار است و من بحق تعظیم ایشان قیام نمیتوانم نمود
پس فرمودند که امام اعظم رضی الله عنه روزی در مجلس درس چند بار برپای برخاستند و
موجب آن ندانستند آخر یکی از تلامذه امام آن سبب پرسید فرمودند که طفلی از سادات
علوی درمیان این اطفال است که در صحن مدرسه بازی میکنند هر بار که بحوض این درس میرسد نظر من
بروی می افتد بتعظیم وی میخیزم و می فرمودند که یکی از اکابر سمرقند گفتم که اگر کسی در خواب بیند که
حق تعالی مرده است تعبیر آن چیست وی گفت که اکابر گفته اند اگر کسی در خواب بیند که
پیغمبر صلی الله علیه وسلم مرده است تعبیرش آن ست که در شریعت این صاحب واقعه قصوری
و فتوری شده است و آن مردن صورت شریعت است این نیز مثل آن رنگی دارد و حضرت
ایشان فرموده اند که میتواند بود که اگر کسی را حضور مع الله بوده باشد ناگاه آن
حضور نماند تعبیر آن مردن این باشد یعنی نسبت حضور و شهود را نابود شده و
صاحب رشحات گوید که حضرت مولانا نور الدین جامی این را تاویلی دیگر کرده اند که
میتواند بود بحکم آیه کریمه افرایت من اتخذ الهه هواه یکی از هواها که صاحب واقعه آنرا
خدای خود گرفته است از دل وی رخت بندد و نابود شود آن مردن خدای مجازی آن
نابود شدن این هوا بود پس این خواب دلیل باشد بر آنکه حضور وی زیاده شده باشد
و میفرمودند که کشف قبور آن ست که روح صاحب قبر متمثل شود بصورتی مناسب از
صور مثالی و صاحب کشف وی را در آن صورت بدیدهٔ بصیرت مشاهده میکند اما چون

شیاطین را قوت تمثل و تشکل بصور و اشکال مختلفه میباشد ازین جهت خواجگان ما ازین
کشف اعتباری نگرفته اند و طریقهٔ ایشان بزیارت قبور آن است که چون بسر قبر عزیزے
رسند خود را از همه نسبتها و کیفیت باتهی ساز ند و منتظر نشینند تا چه نسبت ظاهر میشود
ازان نسبت حال صاحب قبر معلوم کنند و طریق ایشان در صحبت مردم بیگانه هم
برین وجه است که هر کس پیش ایشان نشیند بباطن خود نظر کنند هر چه بعد ازان بران
کس ظاهر شود دانند که این نسبت ازوی است و ایشان را در آن دخلی نیست بحسب
آن نسبت بوی زندگانی میکنند از لطف و قهر و حضرت شیخ محی الدین ابن عربی این را
تجلی مقابله گفته اند و ظهور این معنی بواسطه کمال جلا و صفا است که باطن منور ایشان را
حاصل است و آئینه حقیقت ایشان از نقوش کونیه پاک و صاف شده است و بسبب
کمال محاذات که بآن ذات بی کم و کیف دارد جز تجلی ذاتی از وی هیچ نمانده و هرگاه که
دیر الطبع وی باز گذارند غیر آن امر بے کیف هیچ چیز دیگر در وے ظاهر نخواهد شد پس
هر چه در آئینه پیدا خواهد آمد از آن او نخواهد بود بواسطه تقابل شخصے خواهد بود که در وے
منعکس گشته و مؤید این قول فرموده که روزی خدمت مولانا نظام الدین بفقیر
گفتند که امروز بطواف مزارات ولایت شاش میرویم در ملازمت ایشان رفتم
خدمت مولانا بر سر قبرے بسیار نشستند بعد ازان بکیفیت تمام برخاستند و فرمودند
بر صاحب این قبر نسبت جذب غالب بوده است و آن قبر خواجه ابراهیم کیمیا گر
بوده است که از مخدومان خود بوده است بعد از آن بسر قبر دیگرے رفتند و
لحظه توقف کرده بعده بیرون آمدند و فرمودند که نسبت علمیه بر صاحب این قبر غالب بوده است
و آن قبر شیخ زین الدین کوی عارفان بود که از علمای ربانی بوده است و می فرمودند

که نزد ارباب تحقیق مقرر شده است که ترقی بعد الموت واقع است سخن حضرت شیخ
محی الدین عربی ناظر باین است که ایشان فرموده اند که در تجلی از تجلیات به ابو الحسن
نوری جمع شدم و مرا تقبل کرد و ازین سیراب شد گفتم نه که تو گفته که تشنه تو میداز
غیر سیراب نشود و خجل شد گفتم چونکه دون از عالی فرا گیرد از غیر فرا نه گرفته است و غیر ازین
سخنان ارباب تحقیق بسیار است که دلالت میکند بر ترقی بعد الموت صاحب رشحات
گوید که حضرت شیخ محی الدین در بعضی از مواضع فتوحات گفته است که از ان مردم که
نفی ترقی بعد الموت گفته اند یکے شیخ ابو الحسن نوری است پس حال بعد الموت از دو امر
بیرون نیست یا بالعلم الیقین دانسته که ترقی واقع است یا دانسته که واقع نیست
اگر دانسته واقع است ثبت المدعی و اگر دانسته که واقع نیست این علم دیگر است که
بعد الموت او را حاصل شده پس بهر حال بعد الموت واقع است انتهی روزی در
صفت فقر میفرمودند که حق سبحانه بغوث اعظم این خطاب کرده است که یا غوث الاعظم
قل لاصحابک باختیار الفقر ثم بالفقر عن الفقر فاذا تم فقرهم فلا هم الا انا و می فرمودند که
بعضے اکابر طریقت گفته اند که جهد کن تا عمل خود بگور نبری معنی این سخن گویا آن است
که بدانی که هیچ عمل تو مستند نیست قائم بتوفیق حق است سبحانه و می فرمودند که سخن
بعضی اکابر است که حق سبحانه در مرتبهٔ واحدیت اگر خواهد خود را می شناسد معنی این سخن
آن است که در مرتبهٔ حقائق مجرده التانیه که باصطلاح بعضے مرتبه واحدیت عبارت
ازان ست اگر خواهد علمی و استعدادی خاص از خود کرامت فرماید که بآن علم و استعداد
خاص انسان وی را بشناسد و چون جز بعلم وی وی را نتوان شناخت پس شناسا ے
وی غیر وی نباشد و میفرمودند که شبی خواجه باقی الهی داشت خواب نرفت من نیز

از الم وی خواب نرفتم پس فرمودند کشف کسی می باید که وی را به کسی علاقه باشد و از الم متاثر نشود بلکه باید که چنان شود که هر چیز را که الم رسد از ان متاثر شود یک بار مر یکی را چوب زدند چنانچه خون از پهلوی او چکید از پهلوی ابو یزید بسطامی رحمة الله تعالی علیه نیز خون چکید درین سخن که حضرت ایشان بوده اند اشارت است بتحقیق مقام جمع و بیان آن مقام در ذکر حقائق پناهی مولوی جامی رحمة الله تعالی علیه آنجا که ملاقات ایشان با شمس الدین محمد مذکور شده در رشحه ایراد یافته و میفرمودند که در مجلس شیخ بهاء الدین عمر بودم که کسی از ایشان پرسید که بعضی محققان در اوائل حال گفته اند که ممکن عین واجب است و در آخر ازان سخن برگشته اند و گفته اند که بلکه واجب عین ممکن نیست آن چیست حضرت شیخ در جواب آن فرمودند که آن سخن اول را در حال عدم استقامت گفته اند و این سخن ثانی را در حال استقامت حضرت ایشان بحضار مجلس خطاب کردند که فرق در میان این دو سخن چیست هیچکس گستاخی نکرده چیزی نگفت حضرت ایشان نیز بواسطه آنکه جمعی از امرای ترخانی در آمدند هیچ نفرمودند فصل در سخنهای خاصه که از هر باب بر زبان میراندند میفرمودند که حضرت شیخ بهاء الدین عمر قدس سره از من پرسیدند که مبتدی را سفر به یا اقامت من خود را از جواب عاجز فرانمودم بنابر مراعات ادب ایشان مبالغه کردند که بگوی گفتم در سفر مبتدی را جز پریشانی دل هیچ حاصل نیست پس حضرت ایشان فرمودند که سفر وقتی مبارک است که صفت تمکین حاصل شده باشد باعتقاد ما مبتدی را سفر مناسب نیست و بیاد گوشه میباید نشست و صفت تمکین حاصل میباید کرد و کسی را که بدین طریق مشغول است هم در شهر و ولایت خود بودن اولی است

زیرا که تشنیع و ملامت خویشان و آشنایان و ناموس از مردمان وی را مانع می آید از آنکه بخلاف شریعت کاری کند و مرتکب فعلی نامرضی شود و بعضی از مشائخ بر خلاف آن رفته اند و گفته اند که مبتدی را سفر میباید کرد تا بسبب مهاجرت اوطان و مفارقت اخوان از بعضی عادات رسمی و مالوفات طبعی خلاص شود و بواسطه ریاضات و مجاهدات که از لوازم سفر است وی را فی الجمله تصفیه و تزکیه حاصل گردد اما آنچه معتقد خواجگان است در باب سفر و اقامت آن ست که مبتدی را چندان سفر می باید کرد که خود را بصحبت عزیزی ازین طائفه رساند بعد از آن باید که ترک سفر کرده خدمت و ملازمت وی را لازم گیرد و بر کار رسیده تا وقتیکه ملکه نسبت آن عزیزان حاصل کند و این نسبت ملک وی شود و اگر در شهر خود اینچنین کسی یابد البته از صحبت وی در خدمت وی هیچ طرف نرود و غیر این هر چه کند موجب تضییع اوقات است و فرمودند که شیخ ابو یزید قدس سره در بدایت حال از بسطام سفر کرده و بصحبت یکی از مشائخ وقت رفت آن بزرگ فرمود بازگرد که از آنجا که قدم برداشته آمده مقصود را گذاشته وی بازگشت و نیز مادری داشت بخدمت و طلب رضای وی قیام نمود مقصود وی حاصل شد حضرت شیخ محیی الدین عربی این سخن را چنین تاویل کرده اند که اشارت بزرگ بر آن بوده است که آنچه مقصود حقیقی بجمیع ازمنه و امکنه محیط است و هیچ جا از احاطه وی خالی نیست پس بایزید را بر آن سر آگاه ساخت که در طلب وی بقطع مسافت حاجت نیست و می فرمودند که سالک باید که راه مذلت و خواری سپرد برای حصول هستی تا جمال مشاهده لاهوتی در مرتبه نیستی بیند و می فرمودند هر طالبی که از خواری و دشنام مردم خوش بر نیاید هرگز بوی از معانی مردان به مشام جان او

خواهد رسید زیرا که نزد اهل تحقیق لا فاعل فی الوجود الا الله امری مقرر است پس هرچه
از محبوب رسد از دشنام و خواری محب با بیاز بلا مایه سرور و موجب حضور خواهد بود و
میفرمودند هر که نسبت کسی چیزی گوید که از آن نقصان لازم آید البته آن کس را
ناخوش خواهد آمد و آدمی مجبول است بآنکه از نسبت نقصان بوی متاثر شود و
ناخوش گردد کار آن ست که این ناخوشی را از خود دور کند و اینمعنی جز به رجوع بجناب
حق سبحانه میسر نیست بذکر و مراقبه میسر می‌شود سلوک نزد ارباب طریقت معتبر این است
و میفرمودند که یاران ما همیشه سبوح قدوس میگویند اگر ناگاه کسی ایشان را چیزی
که ملائم طبع ایشان نباشد بگوید متاثر و متغیر شوند اگر سبوح و قدوس گویان
این تاثیر و تغیر را از خود دور می‌کردند که هرچیزی متاثر و متغیر شوند ایشان را بهتر
میبود و می فرمودند که هیچ چیز حقیقت انسانی را چنان پاک و صاف نمی سازد که
بلا و محنت بالخاصه انها را فع حجاب غلیظند مضمون حدیث ان اشد البلاء علی
الانبیاء ثم علی الاولیاء ثم الامثل فالامثل ناظر به اینمعنی است و ما معتقد این طریقه ایم
و هیچکس از یاران ما برین عقیده نیست و می فرمودند که صاحب وجد و حال در
راهی میرود و در میان آن راه سگی خفته باشد وی آن سگ را خیزاند تا خود
بآسانی تواند گذشت و چون بگذرد و در خود نگرد و آن وجد و حال را خود باقی یابد
باید که داند که آن مکریست از مکرهای الهی نسبت بوی که با وجود آن فعل وجد و حال
وی را با وی بازگذاشته اند و میفرمودند که مکر الهی دو است یکی به نسبت عوام و دیگری
به نسبت خواص است مکری که به نسبت عوام است باز دادن نعمت است با وجود تقصیر
در خدمت و مکری که به نسبت خواص است ابقای حال است با وجود ترک ادب و

میفرمودند که دوام شغل طائفه که نسبت خواجگان دارند بر وجهی باید که اگر یکی از
ایشان را مثلاً بجهت آب دادن غله با شریکی جنگ و نزاع بنوعی واقع شود که سر وی
بشکنند و خون بروی فرو ریزد بحسب ظاهر از وی جنگ و نزاع نمایان بود
اما بحسب باطن هیچ کدورتی و کراهتی در دل وی نباشد بلکه از ایذا و جفای
ایشان خوش وقت بود و ایشان را معذور داشته در آنچه می‌کنند و از نسبت
خود زایل نشود و دل از حق سبحانه منقطع نگرداند و می فرمودند که حق سبحانه تعالی
بدوام تجلی ایجادی متوجه جمیع موجودات است پس کسانیکه باختیار خود گوشه
میگیرند و آنرا خلوت و عزلت می نامند چه عذر دارد اگر اینچنین تجلی اعظم ایشان را
باطل میشمارند بغایت جاهل اند و اگر آنرا حق میدانند چرا بحق آن قیام نمی نمایند و
گوشه کاری بر خود میگیرند طائفه که بشرف استغراق در لجه جمع مشرف چنان شده اند
که بمشاغل کونیه نمی توانند پرداخت آن دیگر است و می فرمودند که سر آنکه نسبت
خواجگان در بلا و صورت تفرقه بیشتر ظاهر شود آن ست که این نسبت محبوب است هرگاه
محبوب را بخلوت خوانی در حجاب شود و می فرمودند که لطافت این نسبت بر وجهی است
که اگر سگی را بجهتی گاهی بزنی این نسبت غائب شود و می فرمودند که الاشیاء
تبین باضدادها شغل بخلق ضد شغل است بحق سبحانه تعالی و چون ضد را از ضد کراهت
میشود منجذب می‌شود از مکروه بمحبوب ازین جهت است که اهل این سلسله در
بازارها و مواضع ازدحام خلق میروند و می نشینند تا بواسطه ضدیت خلق و کراهت
از شغل ایشان دل منجذب شود بحق سبحانه و می فرمودند که اهل این نسبت را صحبت
در بدایت تغیر این طائفه که این نسبت بر ایشان غالب است سبب فتور عظیم درین نسبت

میشود اگرچه آن صحبت اهل زهد وتقوے باشد واین نه انکار زهد وتقوی است
که آن در غایت صفا ونورانیت است لیکن چون مراین طائفه که زهد وتقوی غالب
است اهل نسبت را در صحبت ایشان همان نسبت حاصل میشود وازنسبت شریفهٔ
خود که فوق همه نسبتها است بازمیمانند چه حکم غالب راست می بینند که صحبت بدان
وبیگانگان را چه تاثیر باشد وازایشان چه نسبتهاے تیره حاصل شود ومیفرمودند
با جمعے نشینید که برشما غالب نباشند تاشما را نه خورند غالب نباشند یعنی بحسب نفس
وهوا قوی نباشند وشما را نخورند یعنی وقت شما را ضائع ونابود نه کنند ومیفرمودند
کسے را که داعیه این طریق باشد ودران اثناے خاطر تاهل تشویش دهد باید
که استغفار بسیار کند واگر بآن دفع نشود جائے رود که از زنان دور تر بود و
اگر بآن نیز دفع نشود مدتے بر صوم وتقلیل طعام مداومت نماید ومعالجه کند که
قوت شهوت را تسکینی حاصل شود واگر بآن نیز دفع نشود گرد گورستانها گردد
وازمردگان عبرت گیرد وازارواح مردگان استمداد همت کند اگر بآن نیز دفع
نشود گرد زندگان گردد وازبواطن ارباب قلوب دریوزه نماید شاید که بار آن خاطر
ازوے بردارند واورا در زیر بار ضائع نگذارند وهمے فرمودند که خداے
انبیا را واولیا را مناسب است که باوجود آن از حق سبحانه تعالی محجوب نمی شوند وعوام الناس
را نیز لائق است که بآن تکمیل مرتبه حیوانیت میکنند اما طائفه که درین میانه اند
وآرزوی طریقه دارند ایشان را نهایت نامناسب است یک نفس که باحق سبحانه تعالی
ازدرون بر آرند بهتر از هزار فرزند است زیرا که دران هزار فائده ونفع است
ودرین هزار فتنه وضرر وهمی فرمودند که اگر بالفرض مرا پانصد سال عمر باشد وهمه را

حضرت استغفار کنم هنوز تدارک آن گناهی که ازمن صادر شده است نتوانم کرد وآن
گناهی که خدائی است سوال اگر در سخنانیکه از حضرت ایشان نقل افتاد کسی را
دغدغه شود که که خدائی نسبتی است پسندیده ودر صفت آن آیات قرآنی ظاهر
است واز احادیث صحیحه ثابت شد پس نفی کردن آن روا نبود جواب این دغدغه
آنست که نفی اینجا نه بر سبیل اطلاق است بلکه بنسبت بعضی اشخاص است که
لائق بحال ایشان تجرید ظاهر وباطن است ومخفی نماند که در هر زمانی بحسب حکمت
الٰهی آنچه مناسب حال طالبان ومصلحت کار مریدان است بر زبان اولیاء الله
اهل ارشاد که وارثان علوم خاصه محمدیه اند جاری میشود پس چون درین زمان مناسب
حال مبتدیان طریقت شیوهٔ تجرد وفراغت بود لاجرم حضرت ایشان بحکم الٰهی بجامع
کلم نامتناهی تجرد ایما نمودند واز تاهل اعتنا فرمودند وحضرت ایشان روزی یکے
ازحضار مجلس را مخاطب ساخته از تعلق او بعشق بظاهر جمیله منع میکردند ومیفرمودند
که من این نسبت را از تازی مشاهده کرده ام که وقتی را بصاحب جمالی تعلق شده بود
هرجا که وقتی میرفت آن یار در پے میرفت وشنیدم که شیری را هم درین حالت
بوده است پس در امر غیر ضروری که حیوانات شریک باشند گرفتار بودن وعمر شریف
بآن صرف کردن مقتضاے همت نیست لیکن اگر استعداد کسی بر جهی افتاده باشد
که بے اختیار گرفتار نسبت جهی میباشد آن دیگر است بعد از آن این عبارت فرمودند که
نصیحت ناصحانه در کارخانه گرفتاران راه نیست ومیفرمودند که چون در صحبت ارباب جمعیت
نشسته شود ودل بحق سبحانه جمع شود وآرام گیرد آنجا احتیاج بذکر نیست زیرا که غرض از
ذکر حصول این نسبت است ذکر از براے آنست که محبتی که در دل مضمر است ظاهر گردد

روزی حضرت ایشان این ابیات خواندند بیت تا بهاد هوا شارت میکنی + یا
بحرف ما عبارت میکنی ؛ بنده حرفی نیاید از تو کار + جهد کن تا از رہت خیزد غبار +
ما بفگن وا ورا آزاد کن + بنده شو بی ما و هوائش یاد کن ؛ بعد ازان فرمودند
که این ابیات اشارت است باین نسبتی که در صحبت حاصل میشود و آنچه نتیجه صحبت است
نه بواسطه ما و هوا است و میفرمودند که چون از صحبت کسی نسبتی فرا گیرند طریق
نگاهداشت او با آنست که وجهی سازند که شما را ازان کسی کراهتی نشود و ازینجاست که
گفته اند شیخ باید که خود را در نظر مرید محبوب تواند ساخت زیرا که منشای آن محبت
که سبب ظهور این نسبت شده است وی بود پس هرگاه که از وی کراهیت شود که
ضد محبت است محبت زائل شود و چون محبت زائل شود نسبت نماند و میفرمودند که کسیکه
بصحبت این طائفه می آید میباید که خود را بغایت مفلس نماید تا ایشان بار و رحم
آیند و میفرمودند حاصل طریقه خواجگان دوام اقبال است بجناب حق سبحانه تعالی بر
وجهیکه درین اقبال هیچ کلفت نباشد و میفرمودند که مقصود کلی آنست که لطیفهٔ مدرکه
را بر سبیل دوام اقبالی بحق سبحانه تعالی واقع باشد از تو نیز باید که این اقبال واقع باشد
تا مقبل باشی و میفرمودند که خواجگان این سلسله بهر زراقی و رقاصی نسبت ندارند
کارخانه ایشان بلند است خواجه اولیای کلان علیه الرحمة که از کبار اصحاب حضرت
خواجه عبد الخالق قدس سره در مسجد صرافان بخارا جمله خواطر بر آورده اند این کارخانه
باندازهٔ عقل و ادراک است یعنی از دائرهٔ ادراک بیرون است از ایشان پرسیده اند
که خلوت در انجمن کدام است فرموده اند خلوت در انجمن آنست که ببازار در آئی و آواز
بازاریان بگوش تو نرسد این عزیزان اینچنین مشغولی ها داشته اند این طریق را

آسان نباید شمرد و میفرمودند که طریقه خواجگان را آسان ندانید حضرت خواجه محمد پارسا
با انهمه کمالات صوری و معنوی دائم از رساله های خواجگان همراه میداشته اند
از آنکه دائم قدسیه را مطالعه کنند و همراه دارند که ناگزیر است و میفرمودند که معرفت خواطر
بر وجه کمال منحصر در طریقه خواجگان خواجه عبد الخالق آنست بنا بر کمال احتیاط ایشان
در پاس انفاس و میفرمودند که آنچه معتقد ماست ازین طریق آنست که دائم دل
بر سبیل ذوق و لذت آگاه بحق سبحانه باشد و این معنی را که باعمال مناسب کنند
بدایتش آنیست و نهایتش آنکه کسب را هیچ مدخلی نماند و این معنی ملکهٔ نفس گردد و
ملک شود و میفرمودند یقینی حاصل میباید کرد که هیچ آسیب آنرا نبرد و هیچ آتشی آنرا
نسوزد و مثلاً کسی را که یقینی حاصل شده باشد بوجود گندم هیچ چیز این یقین را زائل
نمی تواند کرد بخلاف آنکس که گندم را بتکلف در ذهن خود حاضر میگرداند بسا که بسبب
استعمال گوناگون از وی ذهولی شود و می فرمودند که این بیت مرا خوش آمده است
بیت بر آستان ارادت که سر نهاد شبی ؛ که لطف دوست بروئش دریچه بکشاد
بعد ازان فرمودند در باطن هر که نسبت ارادت ظهوری کرد باید که آن را از حق
سبحانه تعالی نعمتی عظیم دانسته بحق آن قیام نماید و قیام نمودن بحق آن چیز این نیست
که بکلی خود بجناب حق سبحانه متوجه شده هستی خود را صرف آنجناب کند پیش خود همین
ثابت شده است که وجه آن بر طلب آن مقدم است و آن حدیث را که حضرت
نبی صلی الله علیه وسلم فرموده است من طلب شیئا وجد وجد چنین تعبیر کرده اند که من
وجد شیئا طلبه زیرا که حق سبحانه هر دلیکه بوصف ارادت تجلی کند آن دل را استعداد
ارادت و طلب حق سبحانه حاصل میشود و نتیجه آن تجلی میل و انجذاب است بجناب حق سبحانه

یعنی اول بنده واجد تجلی ارادهٔ حق سبحانه شده باشد بعده طالب و مرید وی گشته و
این بعد تمثیلی است آن اینست که شخصے در پای منظری میرود ناگاه صاحب جمالی از
بالای منظر بروی جلوه کرد و دل وی را بربود و در باطن وی میل و انجذاب بآن صاحب
جمال پیدا شد پس در صورت وجدان بر طلب و ارادت مقدم است بعضی سوال کرده اند
که چون وجدان مقدم است طلب را چه فائده است جواب گفته اند که طلب برای استیفای
حظ است دیگر آنکه وجدانیکه بر طلب مقدم است بر وجه اجمال است و فائده در طلب آنست
که آن اجمال تفصیل یابد و سے فرمودند که قیمت مرد بقدر حرکت مدرکه اوست بحقائق
این طائفه قدس الله ارواحهم وقتی فرمودند که کار نه آنست که توجه و مراقبه کنند بلکه کار آنست
که همه کارها را تابع یک مقصود سازید و ادراکے خاص در مجموع اشیا پیدا کنید
می‌فرمودند که عمل را محبوب میباید گرفت نه حضور و جمعیت را زیراکه حضور و جمعیت از مواهب
است و عزیز الوجود است و در تحت اختیار نیست و قصد آن موجب کسل و فتور است
بخلاف عمل که از مکاسب است و در تحت اختیار است و مواظبت بران موجب جمعیت
و حضور است بالخاصیت چنین واقع است که بحضور و جمعیت فتور راه نمیابد پس
این دو بیت خواندند بیت خالقا تا این سخن در باطن است ٭ راه جانم سوی تو
تا این است ٭ یا بحکم شرع در کارش فگن ٭ یا بکلی در نگسارش فگن ٭ روزے
به بعضی از حاضران از روی سیاست می‌فرمودند که هرگاه شما را در صحبت ما نسبتی حاصل
شد باز مے آید اگر کلفے رسید سر دید این سهل میباشد کسیکه مثل فقیرے خاص از برای
ذوق و حال می آید آنرا نسبتی است عارضی نه ذاتی پس این بیت خواندند بیت
در دل چو شراب شوق ما میریزی ٭ باید چو خمار گیر دست نگیری ٭ روزی حضرت

ایشان

ایشان معارف دلآویز و لطائف شوق انگیز مے گفتند و یکے از حاضران خود را تمام
بآن سخنان در داده بود و شغف هرچه تمامتر گوش هوش باستماع آن نهاده حضرت
ایشان فرمودند که شما بر سبیل سخن شنیدن دارید خود را به مضمون آنچه می‌شنوید
در مے باید داد و سخن یکی است از گفت و شنید کار نگشاید و سے فرمودند که کلام
را جمالی است بر آنکس که حق سبحانه عنایت کرد دلی هر گرد امید از ینجاست که حق سبحانه
انبیا را علیهم السلام بکلام فرستاد نه بخدمت و تصرف وقتی فرمودند که زبان مرآة دل است
و دل مرآة روح و روح مرآة حقیقت انسانی و حقیقت انسانی مرآة حق سبحانه حقائق
غیبیه از غیب ذات قطع اینهمه مسافات بعیده کرده بزبان می آید و از انجا صورت
لفظی پذیرفته بمسامع حقائق مستعدان میرسد وی فرمودند که جمال سخن آن ست
که مستمع را از مستمع بازستانند و جمال بینند هر سخن را مگر بکلم اولیا پس این ابیات خواندند
بیت سه نشان بود ولی را زنخست آن معانی ٭ که چو روی او ببینی دل تو باو گراید ٭
دوم آنکه در مجالس چو سخن کنند معنی ٭ همه را ز هستی خود بحدیث می رباید ٭ سوم این
بود معنی و سے اخص عالم ٭ که ز هیچ عضو او را حرکات بد نیاید ٭ و سے فرمودند
که بعضی اکابر را که ملازمت کردم دو چیز کرامت کردند یکے آنکه هرچه نویسم جدید بود
نه قدید دوم آنکه هرچه گویم مقبول بود نه مردود در کرهٔ ثانیه که راقم این حروف یعنی
علی بن حسین الواعظ کاشفی بشرف آستان بوسی حضرت ایشان مشرف شد قصیده
مشتمل مناقب آنحضرت نظم کرده بود و بعضی از معارف صوفیه ساخته بود که بعضی
ازان اینست قصیده یار برداشت پرده از رخسار ٭ این تمشوا یا اولی الابصار ٭
لمعهٔ آفتاب طلعت او ٭ طلعت من مشارق الانوار ٭ دیده اشیا ما بکی این اشراق ٭

همه ذرات محو این انوار؛ همه را صاف ساخته است این نور؛ همه را پاک سوخته است
این نار؛ لمعهٔ اوست در مکین و مکان؛ جلوهٔ اوست در یمین و یسار؛ نیست تکرار
در تجلی او؛ گرچه باشد برون ز حد شمار؛ لیکن آن از تجدد امثال همی نماید
بصورت تکرار؛ جمله ذرات کون آئینه هاست؛ که دران جلوه می کند رخ یار؛
در هر آئینه با آئینی؛ می نماید بعاشقان دیدار؛ گاه مستور در پس پرده؛ گاه
مشهور بر سر بازار؛ گاه در پرده می نوازد ساز؛ گاه در پرده می درآند تار؛
پردگی اوست ما همه پرده؛ پرده ساز اوست ما همه او تار؛ تا شود نقش
پرده شان حائل؛ از تماشای نور آن رخسار؛ ای ز پندار غیر در پرده؛ خیز و بردار
پردهٔ پندار؛ گر درین پرده یار میخواهی + روی دل سوی نقشبندان آر؛ آن عزیزان
بارگاه الست؛ وان ندیمان صدر صفهٔ یار؛ همه در بزم شوق شاه نشان؛ همه
در رزم عشق شاه سوار؛ همه عالی و زان میان اعلی؛ شاه ابرار خواجهٔ احرار؛
برادر طریقه مولانا موسی که از اخص خادمان این آستان و محرمان آن دولتخانه
بود این قصیده را در خلوتی بنظر مبارک حضرت ایشان گذرانید روز دیگر حضرت
ایشان فقیر را مخاطب ساخته فرمودند که در زمان مرزا شاهرخ که در هرات بودیم
و اشعار حضرت سید قاسم قدس سره شهرت یافته بود بعضی جوانان نورسیده امثال
این اشعار توحید آمیز میگفتند که ظاهر آن نبود که حقائق معارف باطنی حضرت سید بود
که منتشر شده از بواطن آن جوانان بی اختیار ایشان سر میزد اگرچه آن سخنان حسب الحال
ایشان نبود لکن چون استعداد ایشان قبول مظهریت آن حقائق و معارف کرده بود
باین سبب ایشان از سائر ابنای جنس امتیاز تمام داشتند و میفرمودند از پیری

در هری که بیرون دروازهٔ ملک کله پوستین میدوخت یک دو سخن آشنا شنیدم
که از ان بوی مذاق این طائفه می آمد دیگر نسبت بوی رعایت ادب چنان کردم
که در هیچ راهی و بازاری قدم من از قدم وی پیش نرفت بجهت عزت آن دو سخن
وی می فرمودند که اگر شنوم و دانم که در ختای کافری سخنان این طائفه را بهنجار
میگوید میروم و ملازمت وی میکنم و منت میدارم اول سخنی که در کرت اولی از حضرت
ایشان در ترشی استماع افتاد این بود که فقیری را مخاطب ساخته فرمودند که یکی
از اکابر گفته است که نحو علمی است که اصول آن را بیک هفته ضبط میتوان کرد ما
آرزو می بردیم که چه بودی که درویشی نیز در کتابی نوشته بودی که بیک هفته
میتوانستمی آموخت آنچه مقصود است بسهولت حاصل شدی اما یکی از درویشان
گفته است که درویشی کار آسان است آئینه است روی در کار درویشی همین است
که روی آئینه را گردانند و در خلوتی خاص بفقیری میگفتند که خلاصه علوم متداوله تفسیر و
حدیث و فقه است و خلاصه آنها علم تصوف و موضوع این علم بحث وجود است که
میگویند در جمیع مراتب الهی و کونی نیست الا یک وجود ظاهر بصور علمیه خود این مبحث
بنهایت مشکل و دقیق است و معضل و مجمل دران خوض کردن موجب ضلالت
و زندقه است چه درین عالم سگ و خوک و امثال آن از حیوانات خسیسه و انواع
نجاسات و قاذورات بسیار است اطلاق وجود بر اینها کردن در غایت قباحت
و شناعت و مستثنی ساختن آنها موجب خرم قاعده و خلاف اصطلاح این طائفه است
پس واجب بر اذکیا آنکه بتصفیهٔ مرآت حقیقت خود از نقوش کونیه مشغول شوند و از ان
شغل بامری دیگر نپردازند تا وقتیکه بواسطهٔ تزکیه و تصفیهٔ محل پرتو نور وجود بر لطیفهٔ مدرکه

تا بهر وا نمی خبا نچه هست روے نماید در کرة ثانیه در قصبه کاشان که دهی است از
ولایت قرشی بر جانب بخارا در صحبت خاص فقیرے را مخاطب ساخته این ابیات
خواندند بیت تو مباش اصلا کمال این است و بس * رو در و گم شو وصال این است و
بس * اے کمان و تیرها پرساخته * صید نزدیک و تو دور انداخته * نحن اقرب
گفت من حبل الورید * تو فگندی تیر فکرت را بعید * بعد ازان التفات کرده
سخنان بسیار فرمودند که بعضے ازان این است که تا تو آمده بحال تو نپرداخته ایم
اما باید که این را دانی که بسیار چیزها که نمی باید از تو رفته اند و بسیار چیزها که مے باید بجای
آن نشسته لیکن تو از آن خبر نداری و بر سبیل تمثیل فرمودند که خربزه چون از گل
بیرون آمد و قصد مرتبه پختگی کرد در هر آنے یک خامی از وے مے رود و پختگی
بجاے آن مے آید و وے ازان خبر ندارد و هیچ حسی ادراک این معنی نمیتواند کرد
و اگر دهقان او را گوید که بسے خامی از تو رفته است و بسی پختگی بجاے آن نشسته
است وی باور نخواهد کرد لیکن چون بمرتبه پختگی رسد و در خود نظر کند خود را از
سرتا پاے پخته بیند داند که دهقان راست مے گفته است و در اثناے این
سخنان بر حضرت ایشان گریه عظیم غالب شده بود از چشمهاے مبارک ایشان دانه
دانه اشک میریخت غالباً نسبت گریه و رقت آن مخاطب بود که بطریق انعکاس
از حضرت ایشان ظاهر گشته بود والله اعلم و در کرة اولے که بشرف ملازمت
آن حضرت رسیده شد پرسیدند از کجائی گفتم مولد سبزوار است و اما در هرے
نشو و نما یافته ام تبسم کردند و بر سبیل انبساط فرمودند که سنی سبزوار افتاده و در سایه
دیواری نشست بعد از لحظه سر بالا کرد رافضی را دید که بر سر دیوار نشسته است

و پایها فرو آویخته است و نام ابوبکر و عمر رضی الله عنهما برای اهانت ایشان بر کف پاے
خود نوشته سنی را غیرت دین در حرکت آمد کاردی کشیده و چنان بر کف پاے وے زد
که از پشت پای وی سر بر کرد رافضی فریاد کرد که یاران در یابید که خارجی مرا
کاردی زده است وی دید که در آن ازدحام و غوغا تلف می شود حیله انگیخت و
گفت مرا گذارید که حال خود گویم من از جنس شما ام خواستم که درین سایه دیوار سے
لحظه استراحت نمایم چون نشستم و ببالا نگاه کردم دیدم که شخصے نامهای را که من هرگز
نمیتوانم دید آورده بالاے سر من داشته است مرا لغایت ناخوش آمد آن بود که
کارد زدم تا وی آن نامهای را از سر من دور کند روافض که ازوی این سخن شنیدند
دست وی بوسیدند و بروی آفرین کردند و وی بآن حیله از وے خلاص یافت آنگاه
آن حضرت تبسم کنان فرمودند که شما از چنین شهرے بوده اید بعد ازان فرمودند
که یکے از مشائخ ما را عرضه رسید جمعی از غلاة و سفهاے ایشان بر کبار
قافله شیخ آمده زبان بسب ابی بکر صدیق رضی الله عنه بکشادند و ناسزا گفتند
اصحاب شیخ دران مقام شدند که ایشان را زجر و منع کنند شیخ فرمودند که ایشان را
مرنجانید ایشان نه ابوبکر مراد شما میدهند ابوبکر ما دیگر است و ابوبکر ایشان دیگر است
ایشان ابوبکر موهوم خود را که خلافت بے استحقاق گرفت و با حضرت صلی الله علیه وسلم
و اهل بیت وی نفاق داشت دشنام مے دهند و ناسزا میگویند آنچنان ابوبکر را ما
نیز دشنام و ناسزا می گوییم روافض این سخن از شیخ شنیدند متاثر و متنبه گشته از
طریق باطل خود برگشتند و بر دست شیخ توبه کردند بعد ازین سخنان حضرت ایشان از
فقیر پرسیدند که پدر تو بچه کار هست و چه نام دارد گفتم واعظ است و مولانا حسین نام

وانده فرمود که من صفت وی شنیده ام میگویند بسی فضائل وکمالات دارد وموعظهٔ
وی مقبول خواص وعوام است پس فرمودند که مولانا شهاب الدین سیرامی
علیه الرحمة که استاد شیخ زین الدین خوافی بودند بسمرقند آمده اند وخواسته اند که در
مسجد جامع وعظ گویند خدمت مولانا محمد عطار سمرقندی که از کبار طبقهٔ خواجگان
اند وبه کمال علم وتقوی وزهد وورع آراسته بوده اند ونسبت قوی ولطافت
تمام داشته اند در آن مجلس حاضر بوده اند خدمت مولانا شهاب الدین در وقت
بر آمدن بمنبر پایهٔ منبر را بوسه داده وبمنبر بالا رفته اند خدمت مولانا محمد چون آن صورت
مشاهده کرده اند فی الحال از مجلس برخاسته وبیرون آمده ومولانا شهاب الدین
سخن ناگفته از منبر فرود آمده اند ودر عقب ایشان رفته استفسار نمود که از من چه
بی ادبی در وجود آمد که شما بیرون آمدید ودر مجلس ننشستید ایشان فرمودند
که ما علی الدوام خاطر مشغول میداریم وسعی واهتمام می نمائیم که هیچ نوع بدعتی
درمیان مردم نماند شما این بدعت را از کجا آوردید که در حین بر آمدن بمنبر پایهٔ منبر
بوسیده اید این در کدام کتاب وسنت است وکدام از ائمهٔ سلف این کرده اند
از امثال شما مردم دانشمند که این امر واقع شود بودن ما را دران مجلس مصلحت
نیست حضرت ایشان فرموده اند که خدمت مولانا محمد عطار همه وقت در اتباع
سنن ودفع بدع بحد کمال مبالغ بودند وفرزند ایشان مولانا حسین را ملاحظه های
خوب در دین وملت مثل والد شریف خود بسیار بوده است چون راقم این حروف
از ملازمت حضرت ایشان بخراسان آمد بمجلس وعظ خدمت والد رسید دید که در
وقت بر آمدن بمنبر پایهٔ منبر را بوسیدند چون بخانه آمدند این حکایت مولانا شهاب الدین

ومولانا محمد عطار سمرقندی را که از آنحضرت شنیده بودم بوالد عرض کردم گریستند و
گفتند که این نصیحتی است که حضرت ایشان بزبان تو بمن فرستاده اند ودیگر در امثال
این امور ملاحظه واحتیاط لازم گرفتند واز حرکات فضول بر سر منبر ودست وپا
زدن باز ایستادند حضرت ایشان گاه گاه بتقریب وعظ ووعظی والد ما قدس سره
مراعات حسن التفات باین فقیر از اکابر واعظان که دیده بودند نقلها میفرمودند
ببعضی از ان در ذکر درویش احمد سمرقندی ایراد یافته وی فرمودند که وعظ دو کس
در سمرقند مرا خوش بسیار آمد یکی وعظ خدمت سید عاشق ودیگر وعظ خدمت
مولانا ابوسعید تاشکندی وفرمودند که خدمت سید مردی مرتاض بود ودائم اثر
گرسنگی وخشکی لب از خدمت سید ظاهر بود ایشان بسیار وعظ پخته خوب میگفتند
درکنار مجلس ایشان برپای می ایستادم آثار ریاضت ومجاهده از ایشان نیک
ظاهر میشد وانوار طاعت وعبادت از بشرهٔ ایشان لائح می نمودند میفرمودند که
عزیزی خواب دیده بود که جمعی کثیر ایستاده اند ومی گویند که حضرت موسی کلیم الله
می آیند آن عزیز گفته من نیز رفتم گفتم من هم ایشان را ببینم چون آمدند سید عاشق بود
حضرت ایشان فرمودند سید بآن صفا واشراق بودند که ایشان را چنین میدید میفرمودند
اول بار که بهری میرفتم بزیارت گاه رفته بودم دو سه روز باشیدم بعد از مراجعت
بده مولانا شمس الدین محمد سنوگردی رسیدم وی از علمای متقی بود واز مریدان
شیخ شاه قرشی رحمهما الله تعالی در مسجد وی وقت نماز شام بانصد کس بوده باشند
روز دیگر علی الصباح وعظ فرمودند مرا آنجا بسیار خوش آمد ودو کس از مردم تاشکند
همراه من بودند خواستم که ایشان بسبب من آنجا توقف کنند بشهر آمدم وبعد از

دور و تر رفتم و یک هفته باشیدم دران مسجد اکثر اوقات از اصحاب طاعات جمع میبودند روزی خدمت مولانا شمس الدین محمد وعظ میگفتند دران وعظ بسیار میگریستند گوش داشتم که سبب گریه ایشان چیست فرمودند که میرزا شاهرخ را پادشاه مسلمان میگویند شنیدم که دیوان گوهرشاد را به کنیزکی متهم کردند که فرموده است تا ویرا از مناره انداختند خالی ازان نیست که بموجب شریعت ثابت شده یا نه اگر ثابت شده دره میباید زدن یا رجم کردن واگر ثابت نشده بی جهت مسلمانی را باین نوع چرا کشتند بعد از اثبات از مناره انداختن شروع نیست بسبب آنکه این حکم از میرزا شاهرخ بحسب شریعت واقع نشده بود خدمت مولانا بسیار متألم شده بود و بی اختیار میگریستند حال بزرگان دین چنین بوده است غم دین و ملت بر ایشان زیاده از غمها بوده است و می فرمودند که شیخ ابوعثمان حیری از شیخ خود خواجه ابوحفص حداد قدس سره استخاره کرد که خلق را وعظ گوید و نصیحت کند شیخ فرموده باعث برین داعیه چیست گفت شفقت بر خلق پرسیدند که شفقت تا چه حد گفت اگر عوض همه عصات امت محمدی صلی الله علیه وسلم مرا بدوزخ برند راضیم که ایشان خلاص شوند شیخ فرمودند اینچنین کس را میرسد که نصیحت خلق کند پس اجازت دادند و در پای منبر وی نشستند و وی افتتاح مجلس کرد و دران اثنا سائلی برخاست و جامه خواست شیخ ابوعثمان فی الحال جبه از بر کشیده بوی داد شیخ ابوحفص بانگ بر شیخ ابوعثمان زد که انزل یا کذاب شیخ ابوعثمان سخن تمام ناکرده از منبر فرود آمد و نزد شیخ رفت و گفت از من چه کذب ظاهر شد شیخ فرمودند گفته بودی که باعث بر نصیحت و موعظت شفقت بر خلق است چیست

اگر ترا به برادران مومن شفقت بودی توقف کردی تا فضیلت احسان و ثواب آن یکی از ایشان را میبود طریق آن بود که صبر کنی اگر احسان از کسی در وجود نیامدی و آن سائل محروم ماندی بعد ازان تو اقدام بر آن چیز کردی روزی فقیر راقم این حروف را بخاطر گرفت که اگر وقتی از اوقات وعظ خواهم گفت بر زبان مبارک ایشان دران باب سخن گذرد و به این نیت بمجلس آن حضرت درآمدم بعد لحظه فرمودند که شخصی پیش یکی از بزرگان دین رفت و گفت میخواهم که وعظ گویم بچه نیت گویم آن بزرگ ویرا عجب جوابی گفته است فرمودند که نیت و معیت نافع نیست این جواب صحیح است زیراکه پیش از وقت سخن گفتن و نصیحت کردن معیت است پس فرمودند که ازین سخنان معلوم میشود که درجه سخن بسیار عالی است بعد ازین فرمودند که اکنون نقل کلام میکنم با آنکه وقت سخن گفتن کی است و اکابر طریقت را در باب وقت موعظت و تذکیر سخن بسیار است بعضی فرموده اند که وقتی سخن گفتن رواست که متکلم بآن درجه رسیده باشد که زبان او نائب دل گشته باشد و دل او نائب حق سبحانه تعالی و میفرمودند چون زنگ نقوش کونیه از آئینه قوت مدرکه زدوده شود محاذی او جز ذات هیچ نیست حق فرمودند هر که عمل از کامل کمتر فراگیرد مواظبت و مداومت بران سبب وصول بمقامات عالیه است میفرمودند بدفع اخلاق ردیه مشغول شدن مشکل است یا چیزی از اعمال باطنی بر خود میباید گرفت یا منتظر میباید شد که یکبار امری ظاهر شود و مرا او را از همه خلاص گرداند و میفرمودند که یاران ما باید که یکی از دو امر اختیار کنید یا آنکه از وجه حلالی قبول نمائید و بزراعت مشغول شوید و در مجموع مشغولیها خود را آگاه دارید چنانچه طریقه خواجگان است

یا خود را در افگنید و از شدن و ناشدن اندیشه نکنید و سعی بلیغ نمایید که تا بایست
خود را در بایست دیگری گم کنید تا بسعادتی عظیم که فنافی الله است مشرف شوید
پس این بیت خواندند بیت تو در افگن خویش قسم تو ز دوست ٭ خواه ماتم باش
خواهی سور باش ٭ و می فرمودند که رجال غیب در هر زمانی ملازمت صحبت کسی
میکنند از صلحا که عمل بعزیمت میکند و از رخصت اجتناب مینماید این طائفه از ارباب
رخصت میرمند و برخصت عمل کردن کار ضعفا است طریقهٔ خواجگان عزیمت است
وقتیکه بطریق عزیمت و اجتهاد امر میکردند فرمودند که در لقمه و طعام احتیاط کردن از
لوازم است پزندهٔ طعام باید که بطهارت کامل باشد و از روی شعور و آگاهی هیزم
در دیگدان نهد و آتش افروزد و در هر طبخی که بر سر آن غضبی رفته بودی یا سخنان
پریشان گذشته بودی حضرت خواجه بهاءالدین از ان طعام نخوردی و میگفتند این
طعام را ظلمتی است که ما را خوردن آن روا نیست حضرت ایشان در زمستان
بغایت سرد که برف عظیم افتاده بود در ده قل کلاغان که بر دو فرسنگی سمرقند است
سحری بطهارت ساختن بیرون آمدند و از در مطبخ بگذشتند در ان محل دو غلام طباخ
دیگهای بزرگ پر آب کرده آتش افروخته بودند و آب گرم میکردند از برای طهارت
ساختن اصحاب در اثنای آن خدمت با یکدیگر سخنان روزمره میگفتند حضرت
ایشان ایستادند و غلامان را پیش طلبیده قهر کردند و چوب طلبیده زدند و لت کردند
و در ان عتاب و خطاب فرمودند این قدر ندانسته اید که در وقت آب گرم کردن و
طعام پختن بدل حاضر میباید بود و زبان را از ما لایعنی نگاه میباید داشت تا از ان آب وضو
ساختن و از ان طعام خوردن نور حضور و آگاهی در دل پیدا شود و اینکه بغفلت گرم کنید

و طعامیکه بغفلت پزید از ان آب وضو ساختن و از ان طعام خوردن ظلمت غفلت
در باطن پیدا شود خدمت مولانا لطف الله که از مقربان اصحاب بوده گناه آن
غلامان را درخواست کردند حضرت ایشان عفو کرده بطهارت خانه رفتند و میفرمودند که
سر اختیار بعضی از صوفیه آواز نی را از انست که آن بزرگواران نظر بر اصل مقصود داشته اند
و بصفای فطرت دریافته اند که مقصود اصلی آنست که حقیقت انسانی را از قیود بشریت
رهائی حاصل شود و از استماع آواز نی ایشان را همین معنی حاصل میشده است بنا بر آن
اختیار کرده اند و حکمت در آنکه بعضی ائمه جائز نداشته اند آن تواند بود که چون نی را
ارباب هوا و بدعت اخذ کرده اند و شنیدن آنرا شعار و دثار خود ساخته اند این بزرگواران
از ننگ مشارکت ایشان ترک شنیدن آن کرده اند و از مقصود در گذشته تمسک
در تحصیل نسبت جمعیت باسباب دیگر کرده اند روزی در مجلس ایشان شخصی خود را بتکلف
و تعمل بر نسبت بیخودی و کیفیت استغراق میداشت حضرت ایشان متوجه وی شده
این بیت خواندند بیت گرد مرز بیا به تهمت مستی که در طریق ٭ ما را نشانهاست از ان شاه
بی نشان ٭ و می فرمودند تا آن زمان که نسبت مرید قوت نگرفته است و در ان متمکن
نشده است با وی مدارا و مواسا میکنند و بجانب او میروند و مواخذه نمی نمایند آنچه از وی
میرسد از اخلاق و افعال نا ملائم تحمل میکنند اما چون نسبت وی قوت گرفت و او را یقین
باین طریق حاصل شده کار بها افتاد باید که در هر نفس پاسبان احوال بود تا چیزی از وی
صادر نشود که سبب گرانی و کراهت خاطر گردد و اگر از وی امری در وجود آید مواخذه
میکنند و سیاست مینمایند و میفرمودند که بعضی گفته اند که شیخ باید که مرید را تواند خورد شیخی که چنین
نبود وی را شیخی نرسد و مرید خوردن را آن معنی است که شیخ باید که چنان باشد که در باطن مرید

تصرف کند و اخلاق ذمیمهٔ وی را بتواند خورد یعنی نابود تواند کرد و اخلاق حمیده
بجای آن اثبات تواند کرد و او را بدرجهٔ حضور و آگاهی تواند رسانید روزی حضرت
ایشان اصحاب را میگفتند که هم اندازه شما که بنسبت شما نسبت با زیاده تصرف واقع
نشده است هر بار بیرون رفتید و ضایع کردید کسی را که وانگی نور از پیشگاه کرامت
آورده اند باید که آن نور مصالح خود سازد و بآن نور ظلمت خود را ببیند و خود را از میان
بردارد و می فرمودند که چند روزی که من در حیاتم سعی بکنید و خدا بین بشوید که خواهید شد
این فرصت را غنیمت شمارید که پشیمان خواهید شد و پشیمانی سود نخواهد داشت وقتیکه
حضرت ایشان فقیری را بطریق رابطه اشارت فرمودند این بیت خواندند بیت
جای کن در اندرونها خویش را ÷ دور کن ادراک غیر اندیش را ÷ پس فرمودند یعنی
دور کن ادراک غیر این اندیشه را تا در دل مردم جا کنی یعنی همگی خود متوجه آن باش
که خود را در دل مردم که عبارت از مشایخ طریقت است جای سازی چنانچه طریقهٔ
خواجگان است که در هر نفس پاسبانی باید کرد تا چیزی واقع نشود که سبب کراهت
خاطر پیر گردد تا بجای رسد که همه مراد او مراد پیر باشد و پیر مراد او و بسبب این پاسبانی
بسعادتی مشرف شود که فوق آن متصور نیست و آن فنا فی الله است فقیری در مجلس
صحبت بسیار در روی مبارک حضرت ایشان مینگریست روزی وی را مخاطب ساخته
فرمودند که شخصی در چهرهٔ مبارک حضرت خواجه بهاء الدین قدس سره بسیار مینگریست
حضرت خواجه فرمودند که بسیار در روی ما نظر مکن تا دل بباد ندهی پس حضرت ایشان این مصرع
خواندند ع دیوانه شود هر که به بیند رخ ما را ÷ بعد از آن فرمودند که توجه مرید باید که در میان
دو ابروی پیر باشد و پیر را در مجموع اوقات و احوال مطلع و حاضر خود داند تا هیبت و عظمت

پیر در وی تصرف کرده هر چه ملائم حضور وی نیست از باطن مرید رخت بندد و از رعایت این معنی
بجائی رسد که حجاب از میان پیر و مرید مرتفع شود و مجموع مرادات و مقاصد پیر بلکه احوال
و مواجید وی معاینه و مشاهدهٔ مرید گردد مصرع ع این کار دولت است کنون تا کرا دهند
و می فرمودند که طریق خلاصی از گرفتاری بخواطر ردیه و مقتضای طبیعت به یکی از
سه چیز تواند بود اول آنکه عملی از اعمال خیر بر خود گیرد از آنچه این طائفه مقرر کرده اند
و طریق ریاضی اختیار کند دوم آنکه حول و قوت خود را از میان بردارد و بداند که
او از آن جمله نیست که خود را بخود ازین بلیه خلاص تواند کرد و بر سبیل نیاز و افتقار
بدوام تضرع و انکسار بجناب حق سبحانه رجوع نماید باشد که حق تعالی او را خلاصی ازین
بلیه کرامت فرماید سوم آنکه مستمد از باطن و همت پیر باشد و وی را قبلهٔ توجه خود سازد
بعد ازین تقریر از حاضران پرسیدند که ازین سه طریق کدام بهتر است هم خود فرمودند که استمداد
از همه چه پیر و توجه بوی بهتر است زیرا که طالب خود را از توجه بحق سبحانه عاجز دانسته
پیر را وسیلهٔ این توجه و وصول بجناب حق سبحانه گردانیده است اینمعنی بحصول نتیجه
اقرب است انچه مقصود طالب است برین زودتر متفرع شود که همیشه مستمد از همت
پیر باشد و می فرمودند که هر که بیکی ازین طائفه می نشیند باید که جهدی کند تا از حقیقت
وی خبردار شود بعد ازین این سه بیت از مثنوی خواندند ؎ من بهر جمعیتی نالان شدم ÷
جفت بدحالان و خوش حالان شدم ÷ هر کسی از ظن خود شد یار من ÷ وز درون
من نجست اسرار من ÷ سر من از نالهٔ من دور نیست ÷ لیک چشم و گوش را این نور
نیست ÷ روزی در تعلیم اهل صحبت می فرمودند گرسنگی و بیداری برد ماغ را منحرف و
ضائع میسازد و او را از ادراک حقائق و دقائق باز میدارد و ازین جهت است که در کشف بعضی

از اہل ریاضت غلطها واقع شده است کسی را بیداری ضرر نمیکند که دران بیداری
سروری وفرحی دارد وآن سرور وفرح کار خواب میکند ودماغ را از ید دست نگاه
میدارد و پس فرمودند که خواجه علاء الدین غجدوانی میگفتند که روزی حضرت خواجه بزرگ
بهاء الدین قدس سره بطواس آمدند ما با جمعی از اصحاب در غجدوان بودیم ما را طلبیدند
آمدیم چون شب نزدیک رسید شیخ محمد ورزی طواسی را که از جمله مخلصان و خدام ایشان
بود بخواندند و گفتند یاران را ببرید و خدمت کنید تا بمنزل شیخ محمد رفتیم بعد ازان نماز
شام حضرت خواجه آنجا آمدند و بر کنار صفه نشستند و پای مبارک فرو آویختند و شیخ محمد را
طلب کردند و پرسیدند که برای یاران چه خواهید پخت شیخ محمد گفت مرغکی و کرنجکی در
خاطر دارم فرمودند که مرغ را آرید تا ببینم که فربه است یا لاغر شیخ محمد مرغها را آوردند حضرت خواجه
یک یک را بدست مبارک خود گرفتند و ملاحظه کردند و فرمودند که نیک است بعده اصحاب را
گفتند که طعام را خورید و شب خواب کنید و چون صبح شود پیش ما آیید پس برخاستند و
برفتند و ما شب آنجا باشیدیم و طعام خوردیم و خواب کردیم و صبح بالاتفاق یاران بملازمت
ایشان رفتیم و می فرمودند که ذکر بشما همیشه است که با آن خار خاطر را از راه دل بیرند
و میفرمودند که کار آنست که استغراق در ذکر شود بر وجهیکه درانه ذوق بهشت ماند و نه
خوف دوزخ خواب و بیداری برابر یکسان شود و شیطان را خود چه زهره که گرد این بگرد او گردد
و میفرمودند اگر سکوت در صحبت برای حفظ آگاهی بحق سبحانه باشد و ملاحظه آنکه لغوی گفته نشود
آن صحبت بهشت است در آیه کریمه لا یسمعون فیها لغوا اشارتی بچنین صحبت واقع است کسانی
را که دل گرفتار محبوب حقیقی شده است در همه حال دل ایشان با آنحضرت در مکالمه و مناجات
است و میفرمودند که نزد محققان حق سبحانه آنست که بهیچ وجه مدرک و مفهوم نشود و طریق

ادراک وی مسدود است و عقل کامل آنکه بهیچ وجه از طلب ادراک وی بیارامد
پس برین تقدیر سکون و آرام از مقتضای عقل نباشد دست دار دوست
این آشفتگی ها کوشش بیهوده به از خفتگی ها و فرمودند که ارواح انسانیه در جوار قدس
همیشه در مشاهده بودند چون باین عالم خاک آوردند و محبوس قفس ناسوتی گردانیدند
بواسطه تعلق بابدان مشغول محتاج الیه ابدان شدند از مسکن و ملبس و مطعم و غیر آن و بعضی
را با وجود این شغل اضطراب و میل برسیدن بمقر اصلی خود غالب آمد و متعلقات بهیمی و
متلذذات طبیعی مانع توجه ایشان بمقر اصلی نشد از کجا معلوم که مقصود از وجود انسانی
حصول آن اضطراب نیست اگرچه مقصود را مردم نوعی دیگر بیان کرده اند و میفرمودند
عبادت عبارت از آنست که باوامر عمل کنند و از نواهی اجتناب نمایند و عبودیت
عبارت از دوام توجه و اقبال است به حق سبحانه تعالی و فرمودند که در بعضی
کتابها فرق میان عبادت و عبودیت چنین کرده اند که عبادت اداء وظائف بندگی
است بموجب شریعت و عبودیت حضور و آگاهی دل است بصفت تعظیم و میفرمودند که
مقصود از خلقت انسانی تعبد است و خلاصه تعبد آگاهی است بجناب حق سبحانه و تعالی
در همه احوال بصفت تضرع و خضوع و میفرمودند که شریعت است و طریقت است و حقیقت است
شریعت اجرای احکام است بر ظاهر و طریقت تمحل و تکلف است در جمعیت باطن و حقیقت
رسوخیت درین جمعیت و می فرمودند که معراج دو نوع است معراج صوری و معراج
معنوی معنوی نیز دو نوع است اول انتقال کردن از ماسوی بحق سبحانه و میفرمودند که سیر
بر دو نوع است سیر مستطیل و سیر مستدیر سیر مستطیل بعد در بعد است و سیر مستدیر قرب
در قرب سیر مستطیل مقصود از خارج دائره خود طلبیدن است و سیر مستدیر بر

ع

گرد دل خود گشتن و مقصود را از خود جستن وی فرمودند که علم دو است علم وراثت
و علم لدنی علم وراثت آنست که مسبوق بعملی باشد چنانچه حضرت رسول صلی الله علیه و
سلم فرموده است من عمل بما علم ورثه الله علم ما لم یعلم و علم لدنی آنست که مسبوق بعملی
نباشد بلکه بسابقه عملی حق سبحانه بمحض عنایت بی علت بعلمی خاص از نزد خود بنده
را مشرف گرداند کما قال سبحانه وآتیناه من لدنا علما و فرمودند اجر نیز دو است اجر
ممنون و اجر غیر ممنون اجر ممنون آنست که در مقابله عملی نباشد بلکه محض موهبت بود
و اجر غیر ممنون آنکه در مقابله عملی باشد و فرمودند که فرق است میان عالم و عارف مثلاً کسیکه
علم مسائل نحوی دارد که عبارت از قواعد کلیه است که فاعل مرفوع است و مفعول منصوب ویرا
عالم بعلم نحو گویند نه عارف اما عارف بعلم نحو آنزمان گویند که هر یکی از مسائل بیشائبه تکلف و توقف
در محل خود استعمال کند همچنین عالم بعلم توحید گویند کسی را که توحید وی بحسب علم است یعنی اعتقاد کرده است
وحدت افعال و صفات و ذات را و در دل خود قرار داده که لا فاعل فی الوجود الا الله
همچنین کس را عالم بعلم توحید گویند و اگر در عین ظهور هر یکی از افعال و اوصاف در مظهر
خود و غیر خود بی تعمل و تکلف میداند که فاعل حق است او را عارف گویند و اگر این معنی را
بتعمل میداند یعنی بقوت ایمان وی را متعرف گویند و نیز بر سبیل تمثیل می فرمودند که
مرغان اجتماعی کردند تا خود را بسیمرغ رسانند هر یکی در میان راه بعذری باز ماندند اما در
هر کدام که از سیمرغ چیزی بود بسیمرغ رسید و همی فرمودند که مردم تصور کرده اند که کمال در
انا الحق گفتن نیست کمال در آنست که انا را از پیش بردارند و هرگز یاد وی نه کنند
و میفرمودند که اصل کار بی پیوندیست بس از خود تمه که پیش من هیچ شعری بهتر ازین
رباعی نیست که پهلوان محمود پوریا گفته است رباعی جانان بقمارخانه رندی چند اند

با هر دم کم عیار کم پیوندند * رندی چند اند کس نداند چند اند * بی کیسه و نقد بر دو عالم
خندند * بعد از آن فرمودند اگر کسی حقیقت معنی لا اله الا الله را داند از این سخن حقیقت
داند که پهلوان محمود گرفتار هیچ قیدی نبوده است و تجلی ذاتی مشرف بوده روزی
بعضی از خدام اصحاب را مخاطب ساخته سخنان می فرمودند درین اثنا گفتند حاصل
آنکه سعی میباید کرد تا دل را توجه دائمی بحق سبحانه حاصل شود بعد از آن تواند بود که ویرا
آگاه سازند بآن معنی که این توجه از دست بذات و آن توجه را در میان هیچ مدخلی
نبوده است و میفرمودند که فنای مطلق را معنی نه آنست که صاحب فنا را با اوصاف
و افعال خود شعور نباشد بلکه معنی وی آنست که نفی اسناد اوصاف و افعال کند از خود
بطریق ذوق و اثبات کند مر فاعل حقیقی را جل ذکره آنکه صوفیه گفته اند نفی با اثبات
جنگ ندارد باین معنی است و فرمودند مثلاً این جامه که من پوشیده ام عاریتی است و مرا
علم نیست با آنکه این عاریت است و ازین سبب که من آنرا ملک خود دانم بآن تعلق دارم
ناگاه مرا علم شد با آنکه این جامه عاریتی است فی الحال تعلق من از آنجامه منقطع شد و حال
آنکه ملتبس من بآنجامه بالفعل واقع است جمله صفات را برین قیاس باید کرد که همه عاریت
اند تا دل از ما دون حق سبحانه منقطع شود و پاک و مطهر گردد و میفرمودند وصل پیش ما آنست
که دل را بجناب حق سبحانه نسبت آگاهی حاصل شود بر سبیل ذوق و از غیروی ذهول
دست دهد و چون این نسبت متصل گردد بدوام وصل مشرف گشته است انچه از خردی
معتقد ماست انست و همی فرمودند وصل بحقیقت آنست که دل بحق سبحانه جمع شود
بر سبیل ذوق چون این معنی دائم شود آنرا دوام وصل گویند نهایت این است و آنکه
حضرت بهاء الدین قدس سره فرموده اند که ما نهایت را در بدایت درج می کنیم

همگی بلکه به لعنت یکی و یگانگی داین شهود را صوفیه شهود احدیت در کثرت می نامند وحضرت رسول صلی الله علیه وسلم بعد از بعثت درین شهود بودند و میفرمودند عجب دارم از کسی که گفته است مصرع منگر که میگوید بنگر که چه میگوید * بالستی که چنین گفتی منگر که چه میگوید بنگر که میگوید یعنی قائل و متکلم از پردهٔ مظاهر حق است سبحانه و وے فرمودند که حق سبحانه عنایت فرموده چیزے چند از صفات به بنده نسبت کرده و او را بآن منسوب ساخته و وعده و وعید را بر آن متفرع گردانیده و کمال بنده جز آن نیست که غایت سعی بجا آورده و همگی و تمامی خود را در سلوک طریقهٔ مستقیمه صرف کرده خود را بجاے رساند که داند که آنچه ؛ درا حق سبحانه بآن منسوب ساخته از آن او نیست در وی یعنی همین است لیکن مردم آنرا دور و دراز گردانیده اند روزی یکی از اعزه در مجلس حضرت ایشان پرسید که اکابر صوفیه گفته اند که وجودے غیر وجود حق و هستی مطلق نیست و ظاهر از پردهٔ مظاهر کیست بنابرین تحقیق مخالفت و منازعت اهل اسلام با اهل کفر از برای چیست حضرت ایشان باین دو بیت مثنوی جواب آن عزیز گفتند ع چونکه بیرنگی اسیر رنگ شد * موسیی با موسیی در جنگ شد * چون به بیرنگی رسی کان داشتی * موسی و فرعون دارند آشتی * و میفرمودند که واقفان سر قدر متحیر اند یعنی بعد از علم باینمعنی که مجموع معدوم اند و ظاهر بصور مجموع او ست بیاسودند همچون آبیکه در انهار و جداول است بعد از آنکه دانست که از انبساطات بحر محیط است او را لذتی و ذوقی برسیدن باصل خود که محیط است حاصل شد و در راحت افتاد بیت چون بدانستی که ظل کیستی * فارغی گر مُردی و گر زیستی * پوشیده نماند که عبارت این کلمات قدسیهٔ انفاس نفیسه که مذکور شد بسی حقائق و معارف بلند و دقائق

مراد همین است و آنکه فرموده اند ما بواسطه وصول بیش نیستیم از ما منقطع می باید شد بمقصود باید پیوست همین وصل است و فرمودند اگر این نسبت را نزد ما قدری بودے بایستی سنگها را بر سر خود برداشتی و می فرمودند هرگاه شما در صحبت من داخل شدید مرا از آن چه وحق را سبحانه از آن چه و فرموده بسیار است که ما در غم خلق ایم و خلق بواسطهٔ ما در شادی اگر چه این شرک است که کسے خود را چنین کلان سازد اگر وی خراب شود عالم خراب شود لیکن ما چه کنیم کل یوم هو فی شان ما را بے ما چنین کلان ساخته اند و میفرمودند که اگر ذکر بر وجهے ملکه شود که دل همیشه حاضر بود و اگر درین حضور ملتذ باشد از ابرار است و وی را حاضر مع الله میتوان گفت اما واصل مع الله نمیتوان گفت واصل آنست که استناد حضور از وی منفی گردد و حاضر حق را سبحانه داند بذات خود و می فرمودند نهایت کار اولیا بآن میرسد آنست که مشاهده از ایشان غائب نشود یا آنکه مشاهده از ایشان غائب شود از غایت استغراق در شاهد حقیقی و می فرمودند که تجلی کشف است و ظهور این معنی بر دو گونه تواند بود یکے کشف عیانی و آن مشاهده مقصود است بچشم سر از دار الجزاء دوم آنکه بتوسط کثرت احضار یا غلبهٔ محبت آنچه غائب است کالمحسوس شود زیرا که از خواص محبت است که غائب را کالمحسوس گرداند این ست نهایت اقدام ارباب کمال در دنیا و میفرمودند که آیا نهایت این کار حضور و مشاهده است یا فنا و نیستی آنچه فهم میشود از کلام بعضے اکابر این است که نهایت حضور و مشاهده باشد لیکن در واقع نهایت فنا و نیستی مینماید زیرا که گرفتار حضور و مشاهده نیز گرفتار غیر است و میفرمودند که شهود را دو معنی است یکی شهود ذات مقدس معرا از ظهور در لباس مظاهر و شهودے دیگر آن ست که آن ذات مقدس را از پردهٔ مظاهر مشاهده کنند بے وصف

و لطائف ارجمند که از حضرت ایشان در خلال احوال استماع افتاد و بواسطهٔ فتور
قوت حافظه و ظهور امور مالغه ضبط عبارات و استعارات آنحضرت دست نداد اما بعضی
ابیات و اشعار که در اثنای معارف لطائف شعار بر زبان ایشان گذشت بر لوح ضمیر
مرتسم و در آئینهٔ خاطر منتقش میگشت و آن این ست وقتیکه خواجه محمد یحیی را بعلو همت
امر میفرمودند این مصرع خواندند ع چون پلنگان سوے بالا خیز کن ؛ وقتیکه بیان
ترک هستی و خودپرستی میفرمودند خواندند ع یک قدم بر فرق خود نه وان دگر در
کوی دوست + وقتیکه بیان سر معیت و از ذکر جهر منع میفرمودند خواندند ع نعره
کم زن که نزدیک است یار ؛ وقتیکه بیان تفاوت قابلیات میفرمودند خواندند ع
بقدر روزنه افتد بخانه نور قمر ؛ در بیان آنمعنی که عشق و محبت موجب ظهور حقائق و معارف
است این بیت خواندند بیت گر عشق نبودی و غم عشق نبودی + چندین سخن خوب که
گفتی و شنیدی ؛ در بیان آنمعنی که آگاهی دوام بترک مالوفات و مانوسات باز بسته است
میفرمودند که در یکے از رسائل شیخ خاوند طهور است این بیت بیت ما را خواهی همین
حدیث ما کن + خو با ما کن ز غیر ما خو وا کن + وقتیکه بطریق توجه بوجه خاص اشارت میکردند
این بیت خواندند بیت آن دارد آن نگار که آنست هر چه هست ؛ آن را طلب کنید
حریفان که آن کجاست + در بیان آنمعنی که بعد صوری اهل رابطه را مانع قرب معنوی
نیست میخواندند بیت گمان مبر که برفتیم و مهرت از دل رفت + بخاک پای عزیزت
که همچنان باقیست ؛ در بیان غنای فوائی حق و عجز خلق از ادراک حقیقت او میخواندند
بیت دلال غمش رغبت جانبازان دید + زد نعره و فریاد که صد جان بجوی داد ؛ در
بیان آنمعنی که اهل ظاهر از حقیقت عشق بیخبر اند میخواندند بیت عشق را بو حنیفه درس نگفت ؛

شافعی را در و روایت نیست ؛ در بیان ضعف ارادت طالبان میخواندند بیت
گو ارباب دل رفتند و شهر عشق شد خالی ؛ جهان پر شمس تبریز است کو مردی چو مولانا ؛
در بیان آنمعنی که بسی کسان را بواسطهٔ التفات این طائفه ذوقی حاصل شده بود و باندک
ترک ادبی آن ذوق نماند میفرمودند بیت هر چه بودی داوت آمده بود ؛ چون تو
کج باختی کسے چه کند ؛ در ترغیب بصحبت و منع از عزلت میخواندند بیت شکر تنها
مخور با گل بر آمیز ؛ که در ترکیب باشد نفع بسیار ؛ در بیان آنمعنی که صفات بشری و
مقتضیات طبعی ارباب کمال و اصحاب نفوس قدسیه را از شهود آنچه مقصود است مانع
و مزاحم نمیشود این قطعه خواندند قطعه موسی اندر درخت آتش دید + سبز تر میشد آن درخت
از نار + شهوت و حرص مرد صاحبدل + این چنین دان و این چنین انگار ؛ در
بیان شکایت از قید بشریت میفرمودند که بر در شیخ ابوبکر قفال شاشی نوشته دیده ام
بیت دانی چه حکمت است که فرزند از پدر ؛ منت ندارد ار دهدش روز و شب عطا + یعنی
در بیجهان که محل حوادث است + در محنت وجود تو آورده مرا + وقتیکه بیان طریقهٔ رابطه
میکردند این ابیات از مثنوی خواندند بیت آن یکی را روی او شد سوی دوست ؛ وان
یکے را روی او خود روی اوست + روی هر یک می نگر میدار پاس + بو که گردی تو ز خدمت
روشناس + در بیان جان ایشان ؛ خانه گیر + در فلک خانه کند بدر منیر ؛ در بیان
آنمعنی که حکم غالب دارد میخواندند بیت اے برادر تو همین اندیشهٔ + مابقی تو
استخوان و ریشهٔ + گر گل است اندیشهٔ تو گلشنی ؛ ور بود خاری تو هیمه گلخنی ؛ در تنبه
بوحدت نظر و نکتهٔ فراست میفرمودند + بیت آدمی دید است باقی پوست است +
دید آن باشد که دید دوست است ؛ وقتیکه سر معیت مے کردند خواندند بیت

ہمچو نا بینا مبر ہر سوی دست ÷ با تو در زیر گلیم است ہر چہ ہست ÷ یار تو خرجین تست
و کیسہ است ÷ در تو رامینی مجو جز و لیسہ است ÷ و یسہ و رامین تو ہم ذات تست ÷
وین بروتیہا ہمہ آفات تست ÷ و ہم در بیان سرمعیت و منع ذکر جہر میفرمودند بیت
کار نادان کوتہ اندیش است ÷ یاد گیرد کسے کہ در پیش است ÷ در بیان کسب و لوداع
شوق و اضطراب میخواندند بیت آب کم جو تشنگی آور بدست ÷ تا بجوشد آب از بالا
و پست ÷ ہم درین معنی میخواندند بیت تشنہ بخفتید گر اند کے ÷ تشنہ کجا خواب گران
از کجا ÷ چونکہ بخفتید بخواب آب دید ÷ یا لب جو یا کہ سبو یا سقا ÷ در بیان غلبات شوق
و محبت این طائفہ میخواندند بیت از عطش گر در قدح آبی خورند ÷ در درون آب
حق را ناظرند ÷ بعد از بیان آنمعنی کہ یک حقیقت ست ظاہر در لباس مظاہر این
ابیات خواندند بیت گر گشائیم بحث این را ہمن بسازد ÷ تا سوال و تا جواب آید
دراز ÷ ذوق نکتہ عشق از من میرود ÷ نقش خدمت نقش دیگر میشود ÷ پس کنم خود زیر کا نرا
این بس است ÷ بانگ دو کردم اگر در دہ کس ہست ÷ و میفرمودند کہ ہمت عبارت از
جمع خاطر است بر امر واحد بر وجہیکہ بر خلاف آن بر خاطر نگذرد و از چنین ہمت مراد
متخلف نیست اصحاب تجرید باید کہ گاہ گاہ امتحان ہمت کنند و معلوم نمایند کہ ایشانرا
مناسبت بحضرات اسمائیہ بچہ مرتبہ رسیدہ است و ہمت ایشانرا چگونہ تاثیر است و میفرمودند
کہ اکابر گفتہ اند ہمچنانکہ معارضہ با قرآن ممکن نیست ہمت عارف خلاق ست مرادات
از وی متخلف نیست ہر کہ با چنین ہمتی معارضہ کند البتہ مغلوب شود تا گفتہ اند اگر کافرے
ہمیشہ خاطر خود بر امری دارد و ہمت بر چیزے گمارد البتہ میسر گردد و ایمان و
عمل صالح دران شرط نیست ہمچنانکہ قوت صافیہ را تاثیر است نفوس شریرہ را

نیز تاثیر است و میفرمودند کہ صرف خاطر در رفع موانع و دفع اعدائے دین عیب
نمیباشد ہمہ انبیا علیہم السلام با وجود استغراق در بحر توحید ہمت مصروف این معنے
داشتہ اند و می فرمودند کہ میرزا بابر کہ میگفت عارف را ہمت نیست معنی این نہ فہمیدہ
بودہ است عارف بعنایتی مشرف شدہ است کہ وی و جملہ اوصاف و سے بعدم
آبادی رفتہ است کہ از وی نہ نام ماندہ است و نہ نشان ہر چہ از وی صادر میشود بوے
منسوب نیست آیہ وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی و کریمہ وما قتلوہم ولکن اللہ
قتلہم مبنی از ہمین معنی است و اگر نہ چنین بودی نسبت با ایشان مشکل میشود کہ عالمی را بسلطہ
قوت قاہرہ برہم زدند مثل نوح و ہود علیہما السلام کہ قوم خود را بہ آب و باد ہلاک
ساختند و می فرمودند کہ آنچہ حضرت شیخ محی الدین عربی در فتوحات فرمودہ اند کہ عارف
را ہمت نیست معنی وی آنست کہ ممکن نظر بحقیقت و ذات خود ہیچ ندارد و آنچہ از اوصاف
حال او را حاصل است مثل علم و قوت و ارادت ہمہ عاریت است و حق را ست
سبحانہ پس عارف حد خود دانستہ در مقام فقر حقیقی کہ نیستی محض میباشد چنانچہ مقتضائے
ذات اوست با اوصاف عاریتی ظاہر نمیشود لکن جمعیکہ از ہواجس و وساوس
نفسانی و شیطانی بسبب کمال عنایت و محض موہبت الٰہی باز رستہ اند باید کہ باطن
خود را تابع ارادت و مشیت حق سبحانہ گردانند یعنے در صورتیکہ این طائفہ ملہم
شوند بہ بسط ہمت بر اندفاع و ہلاک ظالمین و تخلیص مسلمین از اشرار باید کہ ہمت
مصروف دارند و خاطر بتمام بر دفع و منع اعدا گمارند عبد اللہ ملیانی
رحمۃ اللہ علیہ درویشے نہ نماز و روزہ است نہ احیائے شب اینہمہ اسباب
بندگی است درویشی نرنجیدن است اگر این حاصل کنی واصل گردی و گفت

خدای دان باشید اگر خدای دان نباید خود دان نیز مباشید از برای آنکه چون خود دان نباشید خدای دان باشید پس گفت ازین بهتر بگویم که خدای باشید و اگر خدای نباشید خود مباشید که اگر خود نباشید خدای باشید چنانچه از اشعار اوست بیت ما جمله خدای پاک پاکیم ٭ نی زآتش و باد و آب و خاکیم ٭ از هستی و نیستی همیشه ٭ عریان شده ایم و جامه چاکیم ٭ و نیز از وی است بیت حقیقت جز خدا دیدن روا نیست ٭ که بیشک در دو عالم جز خدا نیست ٭ نمی گویم که عالم جمله او شد ٭ که این نسبت بدو کردن روا نیست ٭ نه او عالم شد و نی عالم او شد ٭ همه او را چنین دیدن خطا نیست ٭ ع تا حق بدو چشم سر نه بینم هر دم ٭ از پای طلب نمی نشینم هر دم ٭ گویند خدا بچشم سر نتوان دید ٭ آن ایشانند من چنینم هر دم ٭ ابوعبدالله الزوغندی رحمة الله علیه گفت خوشحال کسیکه وی را وسیله نباشد بجناب حقتعالی جز حق و گفت ترک دنیا از جهت دنیا و قبول خلق از جمله دنیاست و گفت الله تعالی بنده که خود را از معرفت خود چیزی بدهد و بآن مقدار که وی را معرفت داده بود بلا بروی گمارد تا بقوت آن معرفت آن بلا برمیدارد و گفت که دور باش از تمیز در خدمت زیرا که کسانیکه ایشانرا در خدمت ممتاز گردانی ظاهر نمانده اند پس همه را خدمت کن تا مراد حاصل شود و مقصود فوت نشود رکن الدین علاء الدوله سمنانی قدس الله سره العزیز درویشی از وی سوال کرد که چون این بدن را در خاک ادراک نیست و بدن تکبیت یا روح از وی مفارق شده و در عالم ارواح حجاب نیست چه احتیاج است بسر خاک رفتن فرمودند که فائده بسیار دارد یکی آنکه چون بزیارت کسی میرود چندانکه میرود توجه او زیادت می شود

و چون بسر خاک رسد و بحس مشاهده کند خاک او را حس او نیز مشغول او شود و بکلی متوجه گردد فائده بیشتر باشد و دیگر آنکه هرچند ارواح را حجاب نیست و همه جهان او را یکی است اما در بدنیکه هفتاد سال با او صحبت داشته باشد و بدان محشور او که بعد از حشر ابدالآباد خواهد بود و آنجا باشد بآن موضع نظر او و تعلق او بیشتر بود که بموضع دیگر این را بدلائل عقلی و نقلی ثابت کرد چنانچه در نفحات به تفصیل مذکور است و فرمود که جمله انبیا برای آن آمده اند که تا چشم خلق را بگشایند بعیب خود و کمال حق بعجز خود و قدرت حق و بظلم خود و بعدل حق و بجهل خود و بعلم حق و بذلت خود و عزت حق و ببندگی خود و خداوندی حق و بفقر خود و غنای حق و بتقصیر خود و بنعمای حق و بفنای خود و بقای حق و هم برین قیاس شیخ نیز برای آن است که چشم مریدان را بآن معنی بگشاید پس هرچند مرید در اثبات خود و کمال خود بیش کوشد یا عمل کند تا کمال او ظاهر شود شیخ از وی بیشتر رنجد چه شیخ اینهمه رنج از برای آن میکشد که تا چشم کمال بین نفس او را بدوزد و چشمیکه کمال حق بیند بگشاید و او هر لحظه دکمال خود چشمی دیگر میگشاید پس در اضاعت رنج شیخ میکوشد درویش میباید که در کمین نفس باشد تا هر چشمی که بکمال خود بگشاید حالی آنرا می بندد و اگر نه چنین کند تا او را خبر شود نفس از هر سر موی چشمی بدیدن کمال خود بگشاید و از دیدن کمال حق کور گرداند که خاصیت نفس اینست و گفت که این مردمان عجب اعتقادها دارند که می گویند که درویش باید که گدا و محتاج باشد نمیدانند که حق تعالی هرگز هیچ مرشد را محتاج نداشته است بخلق چرا بایدکه بندگان خدایتعالی جز بخدای محتاج باشند آخر این دنیا را برکت ایشان بپا میدارد بلکه مقصود از آفرینش ایشانند نه دیگر و گفت که حق تعالی این زمین

و مزارع را بحکمت آفریده و می‌خواهد که معمور باشد و فائده بخلق رسد و اگر خلق بدانند که از عمارت دنیا که برای فائده و دخل کنند نه بوجه اسراف چه ثواب است هرگز ترک عمارت نکنند و اگر بدانند که از ترک عمارت و گذاشتن زمین را معطل چه گناه حاصل میشود هرگز نگذارند که اسباب او خراب شود هر کسی که زمین دارد از آن هر سال هزار من غله حاصل میتواند کرد و اگر بتقصیر و اهمال نهصد من حاصل کند بسبب آن صد من از خلق دور افتد بعد از آن از وی بازخواست خواهند کرد و اگر کسی را جائی هست که زمین و عمارت نمی‌پردازد خوش وقت او بود و اگر از کاهلی ترک زمین کند و آن را ترک و زهد نام کند جز متابعت شیطان چیزی دیگر نیست و هیچ کس کمتر از آدمی بیکار نیست اخرویاً و دنیویاً و گفت که ممکن نیست که کسی بمرتبه ولایت رسد الا که حق تعالی پرده بر سر او پوشد و او را از چشم خلق پنهان دارد که معنی اولیائی تحت قبائی این است این قباب صفات بشریت است نه پرده ایست از کرباس وغیره و صفات آنست که در وی عیبی ظاهر کند یا هنری را از وی در چشم مردم بعیب فرا نماید معنی لا یعرفهم غیری آن است که تا هنوز ارادت باطن کسی را منور نه کند آن ولی را نشناسد پس آن نور او را شناخته باشد نه آن کس و هم گفت درویشانیکه بکار مشغول اند میباید که بطال را در میان ایشان راه نباشد که یک بیکار صد مرد در کار را از کار باز دارد و فرمود که میباید که درویشان جهد نمایند تا در وقت لقمه خوردن نیک حاضر باشند که تخم اعمال در زمین قالب انسانی لقمه است چون بغفلت تخم انداز ممکن نیست که هرگز جمعیت خاطر حاصل شود اگرچه لقمه حلال باشد و فرمود که انبیاء علیهم السلام از انشای گناه عامداً معصوم اند و اولیای از خورد داشت گناه محفوظ نه و لیک این بیچاره هیچ گناه بتر از آن نیست که بنده خود را

مجرم و مقصر نداند مولانا جلال الدین رومی قدس سره گفت با اولیای حق هم زانو بر زانو باید نشست که آنرا اثرهائی است عظیم و گفت مرغیکه از زمین بالا پرد اگرچه بآسمان نرسد اما این قدر باشد که از دام دورتر باشد و بر همچنین اگر کسی درویش شود بکمال درویشی نرسد اما اینقدر باشد که از زمره خلق و اهل بازار ممتاز باشد و از زحمتهای دنیا برهد و سبکبار گردد که نجی المخففون و هلک المثقلون یکی از ابنای دنیا بسبب نرسیدن خود بخدمت وی عذر میکرد فرمود که حاجت باعتذار نیست آن قدر که دیگران از آمدن تو منت میدارند ما از نیامدن تو منت داریم یکی از اصحاب را غمناک دید فرمود همه دلتنگی از دل نهادگی برین عالم است هر دمیکه آزاد باشی ازین جهان خود را غریب دانی و در هر رنگ که بنگری و هر مزه که بچشی دانی که بآن نمانی و جای دیگر روی پس هیچ دلتنگ نباشی روزی از بهاء الدین پسر خود گفت اگر خواهی که دائما در بهشت برین باشی با همه کس دوست شو و کین کسی را در دل مدار و این رباعی خواند بیت بیشی طلبی ز هیچ کس بیش مباش + چون مرهم و موم باش چون نیش مباش + خواهی که ز هیچ کس بتو بد نرسد + بدگوی و بدآموز و بداندیش مباش + و فرمود که آزاد مرد آن است که از رنجانیدن کسی نرنجد و جوانمرد آنست که مستحق رنجانیدن را نرنجاند شخصی با ایشان خوش نبود بسخن ایشان که من با هفتاد و سه مذهب یکی ام معترض شد و برای امتحان شخصی را بر در ایشان فرستاد که دشنام ها داد ایشان بخندیدند و گفتند با این همه که تو میگوئی یکی ام آن کس خجل شده باز گشت و نقل است که از خادم همیشه پرسیدی که در خانه ما امروز چیزی هست اگر خادم گفتی هیچ نیست شاد شدی و شکرها کردی که الحمد لله امروز خانه ما بخانه

پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم بیماند واگر خادم گفتی مالا بد مطبخ مہیا است منفعل گشتی گفتی ازین
خانہ بوی فرعون می آید روزے در مجلس وی حکایت اوحدالدین کرمانی کردند
کہ شاہد بازو پاکباز بود گفت کاشکی کردی وگذشتے فرمود شخصے بخلوت درویشی
آمد پرسید کہ چرا پنہان نشستند گفت این دم تنہا شدم کہ تو آمدے ومرا از
حق مانع شدے از وی پرسیدند درویش گناہ کند گفت اگر طعام بی اشتہا خورد
کہ این درویش را گناہی است عظیم وگفت صحبت عزیز است مصاحبت مکنید
غیر ابنای جنس را وگفت کہ در یمعنی حضرت خداوندم شمس الدین تبریز فرمودہ است
کہ علامت مرید قبول یافتہ آنست کہ اصلا با مردم بیگانہ صحبت نتواند داشتن و
اگر اتفاق شود چنان نشیند کہ منافق در مجلس و کودک در مکتب و اسیر در زندان
و در مرض اخیر با یاران گفت کہ از رفتن من غمناک مشوید کہ نور منصور بعد از صد
و پنجاہ سال بروح شیخ فریدالدین عطار تجلی کرد و مرشد او شد در ہر حالتیکہ باشید
با ما باشید و مرا یاد کنید تا من شما را مدد باشم در لباسی کہ باشم و نیز فرمود کہ در عالم
مارا دو تعلق است یکی ببدن ویکی بشما چون بعنایت حق سبحانہ فرد و مجرد گردم آن
تعلق نیز از آن شما خواہد شد شیخ صدرالدین برائے عیادت آمد و شفاک اللہ گفت
فرمود کہ شفاک اللہ شمارا باشد کہ درمیان عاشق و معشوق پیراہنی از شعر بیش
نماندہ نمی خواہید کہ نور بنور پیوندد و این غزل خواند ع چہ دانی تو کہ در باطن چہ
شاہی ہمنشین دارم ٭ و یاران را وصیت کرد بدین عبارت اوصیکم بتقوی اللہ فی السر
والعلانیۃ وبقلۃ الطعام وقلۃ الکلام وہجران المعاصی والآثام ومواظبۃ القیام ودوام
الصیام وترک الشہوات علی الدوام واحتمال الجفاء من جمیع الانام وترک مجالسۃ السفہاء

والتزام مصاحبۃ الصالحین والکرام وان خیر الناس من ینفع الناس وخیر الکلام
ما قل ودل والحمد للہ وحدہ مولانا شمس تبریز قدس سرہ گویند کہ در بغداد
شیخ اوحدالدین کرمانی را دریافت پرسید کہ در چہ کاری گفت ماہ را در طشت آب
می بینم مولانا فرمود اگر بر گردن دمل نداری چرا بر آسمانش نمی بینی دفرمود کہ
یکی گفت کہ در سقابہ نام حق نباید گرفت وقرآن نباید خواند مگر آہستہ گفتم آن را چہ کنم
کہ او را از خود جدا نمی توانم کرد شاہ از اسپ فرو نمی آید اسپ بیچارہ چہ کند
مولانا سلطان الدین رحمۃ اللہ علیہ نے فرمود کہ حاصل این کار و بازذوق
یافت والم نایافت است باید کہ طالبان ہرچہ یابند از واردات و مواجید ذوقین
شوند و باز از آن ذوق تہی گشتہ برای انچہ کہ نیافتہ اند و باقیماندہ متالم شوند چہ مقصود
بے نہایت است انچہ از وی دریابند یا انچہ از وی در نیافتہ اند حکم نیم قطرہ دارد
بہ نسبت دریائے محیط انس اگر بانچہ دریابند سر فرود آرند و بآن آرام گیرند و در ذوق
آن از عالم بیرون روند تا ابد دران محبوس باشند و از دیگر اذواق و مواجید بی نہایت
محروم مانند و اگر بعمرے ابدی درین نہنت دنیا یافت سیر کنند ہنوز ہیچ کار نکردہ باشند
و ہیچ راہ نرفتہ و روزی در معنی آیہ سورۂ اخلاص میگفتند اول موجودی کہ بایجاد
حق سبحانہ بی واسطہ شئی دیگر بوجود آمد صادر اول بود چون از مبدء فیاض اظہار
صادر اول مشابہ بود بزادن نمود لاجرم حق سبحانہ درین صورت بآیہ کریمہ لم یلد نفی آن
مشابہت فرمود و چون حق سبحانہ بعد از ایجاد موجودات و اظہار تعینات در مظاہر الٰہی
وکونی بحسب ذات و صفات و اسماء و افعال ظہور فرمود اینچنین ظہوری از مظاہر
مشابہ بود بزادہ شدن لاجرم حق سبحانہ درین سورہ بآیہ کریمہ لم یولد نفی آن مشابہت فرمود

چون بعد از ایجاد موجودات نوع انسان را بحکم خلق اللّٰہ آدم علے صورۃ الرحمن نسخۂ جامعہ و مظاہر جمیع اشیاے گردانید و ویرا آیۃ ذات و صفات و افعال بی نہایت خود ساخت از حسب جامعیت ویرا مشابہتی بود بہ آن ذات یگانہ مقدس کہ آیۃ قل ہو اللّٰہ احد اللّٰہ الصمد صفت اوست پیدا شد کہ در آن وہم کفو بود لاجرم حق سبحانہ بہ آیۃ ولم یکن لہ کفواً احد نفی آن مشابہت و مماثلت فرمود خواجہ شمس الدین محمد کوسوی رحمۃ اللّٰہ علیہ در معنی احسن کما احسن اللّٰہ الیک فرمود نکوئی کن ہمچنان کہ نکوئی کردہ است خداے تو نکوئی خدا بہ بندہ آن بود کہ در ازل خدای تعالے ظاہر بود و بندہ نہان پس نسبت بہ بندہ آن نکوئی کرد کہ بندہ را ظاہر گردانید و خود نہان شد پس تعلیم میدہد بندہ را و امر میکند کہ نکوئی کن ہمچنانکہ خدا تعالے نکوئی کردہ است یعنی تو نیز خود را نفی وجود نہان کن تا خدا تعالے ظاہر گردد۔

خاتمۃ الطبع از جانب کارپردازان مطبع

رہ نوردان صحرای عشق آلہی و غواصان قلزم اسرار نا متناہی را نوید مسرت انتما کہ درین ایام برکت فرجام مجموعۂ حالات مردان خدا مخزن اسرار برگزیدگان کبریا مطلع عنایات قدسیہ موسوم بہ مقالات صوفیہ کہ طرح تالیفش زبدۃ الکاملین حضرت شاہ محمد کاظم قلندر علوی مرحوم از کتاب تذکرۃ الاولیا و نفحات و رشحات و غیرہ انداختند و بعد اسوۃ الموحدین خلاصۃ المحققین حضرت شاہ تراب علی صاحب کاکوروی باتمام رسانیدند سابق ازین حسب فرمائش قدوۃ العرفا افضل الاتقیا حضرت مولانا مولوی ابو الحسن صاحب عم فیضہ در مطبع حافظ محمود حسن صاحب طبع شدہ بود حالا بہ کشش قدر دانی مشتاقان در مطبع نامی منشی نول کشور صاحب سی آئی ای۔ واقع لکھنؤ بماہ مئی سنہ ۱۸۹۳ع بحلیۂ طبع در بر کشید

سفینۃ الاولیا - از شاہزادہ دارا شکوہ بہادر مرحوم -

رشحات - تذکرۂ اولیا نہایت نفیس کتاب از مولانا معین واعظ کاشفی -

کتب تصوف فارسی

انیس الارواح - از حضرت شیخ معین الدین چشتی

کلمۃ الحق - از شاہ عبد الرحمن مع شرح نور مطلق از ملا نور اللّٰہ در بیان وحدت وجود مع دلائل و دفع شکوک -

مکتوبات جوابی شیخ شرف الدین یحیی منیری قدس سرہ -

مکتوبات - حضرت شرف الدین یحیے منیری قدس سرہ -

مکتوبات امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی

مطلع الانوار نظم از طوطی ہند امیر خسرو دہلوی رح تحشی مولانا ابو الحسن فرید آبادی

حدیقۂ حکیم سنائی معروف بالٰہی نامہ تحشی مجلد

کیمیاے سعادت - از امام غزالی معروف متداول -

ہدایۃ المومنین - رسالہ در بیان بیعت صالحین از ملا معین الدین -

مطالب رشیدی - از حضرت شاہ تراب علی قلندر قدس سرہ -

نفحات الانس - مع سلسلۃ الذہب از ملا عبد الرحمن جامی -

فوائد الفوائد - از حضرت نظام الدین اولیا

فوائد سعدیہ از قاضی مرتضی علی خان تصوف میں -

مصباح الہدایۃ - ترجمۂ عوارف از حضرت شاہ محمود کاشانی -

پندنامۂ عطار - از حضرت شیخ فرید الدین

منطق الطیر - از شیخ فرید الدین عطار قدس سرہ -

گلشن اسرار - رموز تصوف از مولوی انور علی

می باید شنید - رموز تصوف قابل دید از شاہ رفعت علی -

مرغوب القلوب مصنفہ مولانا شمس الدین واضح قلم -

ایضاً خفی قلم -

زبدۃ المقامات ۔ نفیس کتاب ۔

رسالۂ رموز الحقیقۃ ۔

مثنوی عطار ۔ از شیخ فریدالدین عطار

بے سر نامہ مصنفۂ فریدالدین عطار ۔

مثنوی راجہ ۔ مطبوعہ ۱۸۹۱ء ۔

می باید دید ۔ قابل شنید از ملا محمد حسین

مثنوی شاہ بوعلی قلندر ۔ معروف ۔

مثنوی شیخ بہلول ۔ حکایات عارفانہ

مثنوی مولانا روم ۔ قدس سرہٗ مقبول

عام جار مصرعہ محشی ہر شش دفتر مع تکملۂ دفتر ہفتم

شرح مثنوی مولوی روم ۔ از ملا بحر العلوم مقبول

عام سہ مجلد کامل ۔

شرح مثنوی مولوی روم ۔ از شاہ عبداللطیف

معروف بہ لطائف معنوی ۔

شرح مثنوی مولوی روم ۔ از ملا محمد رضا معروف

بہ مکاشفات رضوی ۔

جواہر غیبی ۔ از حضرت مظفر علی شاہ

اکبرآبادی بحث وحدت وجود و توحید

صفات و تحقیق رسالت و مراتب علم و سلسلۂ

طریقت ۔

تذکرۃ الٰہی ۔ احوال شاہ مظفر علی قدس سرہٗ

از مولانا ابوالحسن صاحب فریدآبادی ۔

فتوح الغیب ۔ مع شرح از حضرت غوث الاعظم

جیلانی مع شرح فارسی از شاہ عبدالحق

محدث دہلوی ارشادات فقر و تصوف مینہ

دلیل العارفین ۔ ملفوظات حضرت

سلطان معین الدین چشتی جمع کردہ حضرت

قطب بختیار کاکی مطبوعہ ۱۹۰۸ء ۔

ایضاً حسب مراتب بالا مطبوعہ ۱۸۹۹ء

مثنوی بزم وصال ۔ معرفت کے مذاق

مین عمدہ مثنوی ۔

رسالہ حق نما ۔ از شاہزادہ دارا شکوہ

مرحوم ۔

مجموعۂ نکات فقر ۔ چار رسالہ نظم از مولوی

مظہر علی العلائی ۔

معرفۃ السلوک ۔ از حضرت شاہ محمود ۔

لوائح جامی ۔ از مولانا عبدالرحمن جامی ۔
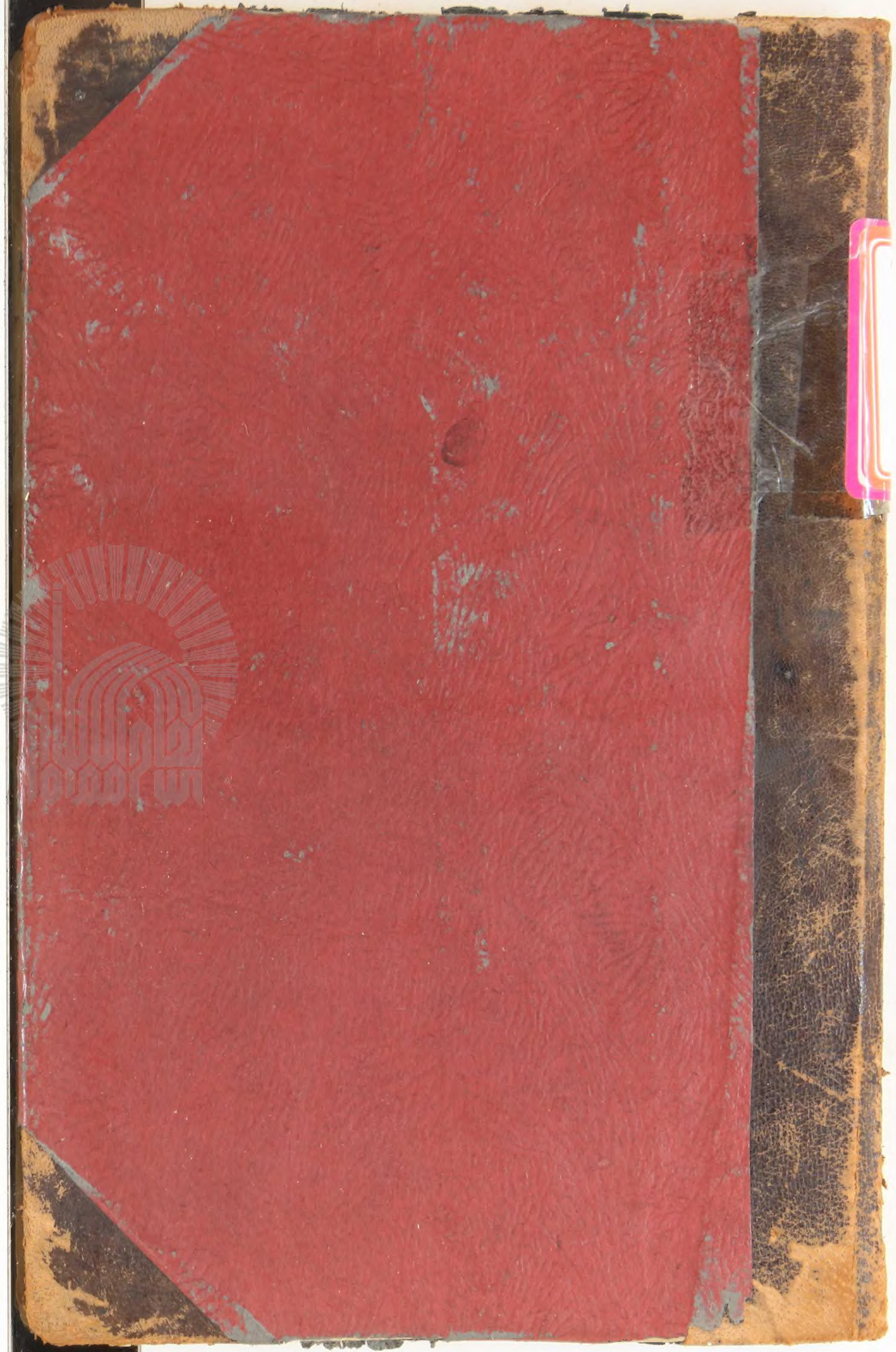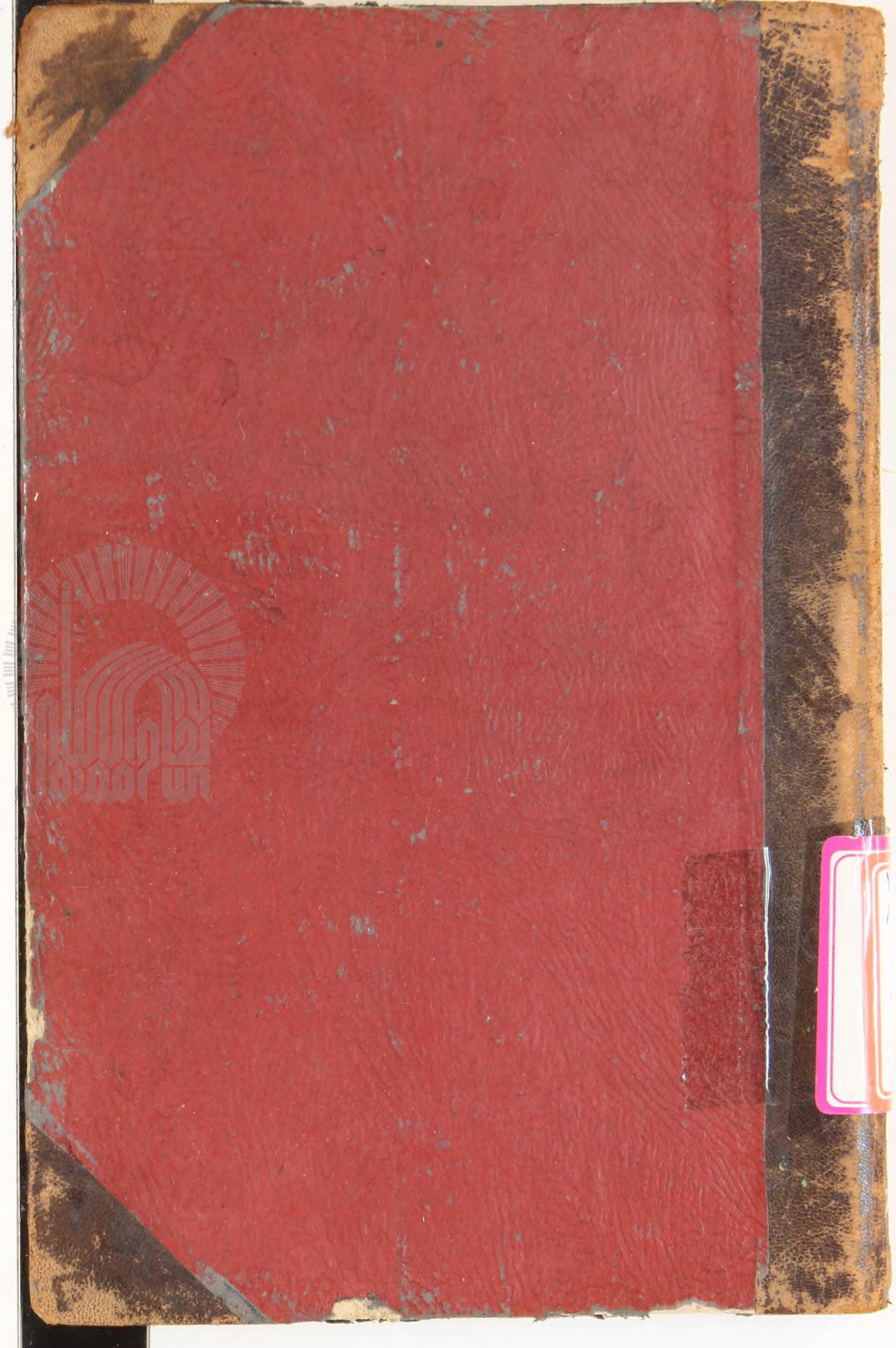
کتابخانه مرکزی آستان قدس
رضوی